حب علیؑ رحمۃ اللہ

بغض علیؑ لعنۃ اللہ

ہمارے شعبہ تبلیغ کی گیارہویں پیش کش

بنو امیہ اور معاویہ

بینڈ باجے سے خلافت تک

اور

ان کی خاندان نبوت پر تبرا بازی

از قلم حقیقت رقم

وکیل آل محمدؐ غلام حسین نجفی فاضل عراق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غرض تالیف رسالہ ہذا

کافی عرصہ سے وکلاء معاویہ نے پاکستان میں ناصبیت کے محاذ پر جنگ کو تیز تر کر رکھا ہے اور آئے دن کتابچے اور اشتہارات پر اشتہار شائع کر رہے ہیں اور تحفظ ناموس صحابہ کا بہانہ بنا کر حضرت علیؑ کے عقیدت مندوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں اور ان نواصب کا خطرناک ہتھیار اور مخلوق خدا کو گمراہ کرنے کا مضبوط ترین بہانہ یہ ہے کہ روافض صحابہ کرام کو لعن طعن کرتے ہیں پس فلاں مفتی اور اعلیٰ حضرت کا یہ فتویٰ ہے کہ روافض کافر اور مرتد ہیں ان سے رشتہ نہ کیا جائے اور ان کو قربانی میں شریک نہ کیا جائے۔

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے کہ عزت والا عزت کے مارے خاموش ہوا تھا اور بے شرم نے سمجھا کہ مجھ سے ڈر گیا ہے ہم رواداری اور اتحاد بین المسلمین اور ملک ملت کی سالمیت کی خاطر صبر و تحمل کر کے خاموشی اختیار کرتے ہیں اور نواصب یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے فتاویٰ کی گولہ باری سے ڈر کر تقیہ کے مورچہ میں چھپ گئے ہیں۔

پس اس خطرہ کے لحاظ سے کہ ہمارے مخالفین ہماری خاموشی کو ہماری کمزوری نہ سمجھ لیں اور عوام الناس کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا نہ ہو جائیں اور چوہا خواب میں اپنے آپ کو لونٹ نہ سمجھ لے ناموس تشیع سے دفاع کی خاطر ہم نے قلم اٹھایا ہے تاکہ کافر گر مولانا صاحبان کو معلوم ہو جائے۔

کہ پلے نہیں دھیلہ تے کردی اسے میلہ میلہ

ارباب انصاف معاویہ اپنے دور حکومت میں حضرت علیؑ اور آنجناب کی پاکیزہ اولاد پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کرتا تھا اور اس بدعت کو اتنی سختی سے شروع کرایا کہ معاویہ کی گورنمنٹ کے خلاف کسی نے کوئی مظاہرہ یا احتجاج نہ کیا اور مارشل لا معاویہ کا اتنا سخت تھا کہ اس محاذ پر تمام اہل سنت تقیہ باز ہوگئے تھے۔ اور طاغیہ شام کی یہ بدعت مسجد و محراب و منبر سے نکل کر دربار تک اور پھر کوچہ بازار تک پہنچی۔ حتیٰ کہ یہ بدعت شریعت اور سنت کی شکل اختیار کرگئی تھی اور فقہ بنوامیہ کی فیکٹری میں یہ فتویٰ بھی ڈھالا گیا کہ نماز جمعہ معاذ اللہ ابوتراب پر لعنت کے بغیر صحیح نہیں ہے اور حکم بن عاص چھپکلی کی اولاد خلفاء بنومروان ۹۰ سال تک اس بدعت پر عمل پیرا رہے اور عمر بن عبدالعزیز نے جب اس بدعت معاویہ کو روکا تو جمعہ پڑھنے والے نمازیوں نے احتجاج کیا تھا کہ السنۃ السنۃ یا امیر المومنین ترکت السنۃ کہ اے امیر آپ نے سنت کو ترک کیا ہے اس محاذ پر امیر شام کی صفائی دینے سے وکلاء معاویہ سخت پریشان ہیں اور درد زہ سے بھی زیادہ ان کو تکلیف ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ہر مسلمان کو میں دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر پر اگر کوئی شخص لعنت کرتا ہے تو وہ بقول نواصب کافر اور مرتد ہے اور اگر خلیفہ راشد صحابی رسولؐ داماد نبیؐ حضرت علیؑ پر معاویہ ۲۰ سال تک لعنت کرتا رہے تو وہ کافر اور مرتد نہیں ہے کیونکہ

معاویہ نے نبی کریم کو بیٹی دی ہوئی تھی ایک حیثیت اور یزید ہوا ہیں
آخر یہ فیصلہ کس شریعت کا ہے۔
بندہ نے یہ رسالہ یکم جنوری تا پندرہ: سنہ ۱۹۸۷ء رجب اپنے گوٹھ علی آباد
ضلع نواب شاہ سندھ میں جنوری تعطیلات کے دوران قیام کے وقت تصنیف
کیا ہے ہر مسلمان خصوصاً پاکستان کے سنی سادات کو متوجہ کیا ہے جو بیٹا اپنے
باپ کے دشمن سے عقیدت رکھتا ہے وہ بے غیرت ہے اور اس رسالہ میں
جتنے علماء اسلام کی کتابوں سے میں نے حوالہ جات دیئے وہ علماء نکاح متعہ کی
کرامت نہیں ہیں بلکہ وہ نکاح حلالہ کی سنت اور نکاح جماعت کا معجزہ بتی
ہزار عاجزی سے اللہ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ میرے اس رسالہ لئے
حق تعالیٰ بھٹکے ہوئے لوگوں کو ہدایت نصیب کرے۔
میں نے مولا علیؑ کی حمایت میں جو یہ ادنیٰ خدمت کی ہے بارگاہ احدیت
اور خاندان رسالت سے دنیا اور آخرت میں اس کے صلہ و انعام کی خواہش
رکھتا ہوں ۔ ۲۷-۵-۱۹۸۷

وکیل آل محمد:-

غلام حسین نجفی فاضل عراق

ساکن ضلع نواب شاہ سندھ

(تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ بھل بمقام گوٹھ علی آباد رہے ہمیشہ رہے آباد)
رابطہ کے لئے: جامعہ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

فہرست المطالب

بنوامیہ خاندانِ نبوت پر اپنے دورِ حکومت میں لعنت کرتے تھے اور اس برائی کی ابتداء معاویہ نے کی

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۲۲ ج ۲ ذکر علیؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۳۱۶ ج ۲ ذکر علیؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ ذکر سعد
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص نسائی ص ۵۵ ص ۳۷
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۵۵ ج ۳ ذکر علیؑ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۹۳ باب ۸ فصل ثالث
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۶۳ ذکر حسنؑ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۸۱ ذکر وفات علیؑ
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۱۳
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۲۳ ج ۲ ص ۴۱ ص ۱۹۳ ذکر عمر بن عبدالعزیز
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۲۱ ج ۵ پ ۱۳ س ابراہیم۔

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص۴۵۰ ج۳ ذکر مغیرہ نیز ذکر سعد بن ابی وقاص ص۴۹۹ ج۳

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر ص۲۴۶ ج۲ ذکر امام حسنؑ

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۸۶ ج۱ ذکر اخبار معاویہ

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا ص۱۹۶ ج۱ ذکر معاویہ نیز ص۲۰۱ ج۲

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص۲۰۵ ج۳ ذکر صلح امام حسنؑ ص۲۰۲ ج۵ ذکر عمر بن عبد العزیز ص۲۳۸ ج۳ قتل حجر۔

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستطرف ص۱۸۸ ج۱ باب ۳۶

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معجم البلدان ص۱۹۱ ج۱ ذکر سجستان

۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنھایہ ص۱۹۳ ج۹ ذکر عمر بن عبد العزیز

۲۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص۵۰ ج۲ ذکر عمر بن عبد العزیز

۲۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۳۱۶ ج۲ ذکر عمر بن عبد العزیز

۲۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۲۴۳ ذکر عمر بن عبد العزیز

۲۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید ص۴۶۴ ج۱

۲۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ ص۵۰

۲۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۴۶ ۱۶۸

۲۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص۱۵۱ ذکر علی

۲۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۱۴۳ باب ۴۴

۲۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول فی مناقب آل رسول ص۴۷

۲۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر ص۲۲۶

۳۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۱۹۴ ج۲

۳۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۳۸۵ ج۲ باب القنوت
۳۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عزیزی ص۲۱۴
۳۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص۱۵
۳۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی ص۶
۳۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا مقصد دوم ماثر علیؑ
۳۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب مولیٰ اور معاویہ ص۲۴۶
۳۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص۱۳ ج۲ از معین الدین ندوی
۳۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب حکایات الاولیاء ص۱۲۴ از اشرف علی تھانوی
۳۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۷۴ مناقب علیؑ
۴۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ المذاہب الاسلامیہ ص۳۸ ج۱ ابوزہرہ مصری
۴۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب اسماء الخلفاء والرواۃ ص۲۶۶ ابن حزم اندلسی
۴۲ - اہل سنت کی معتبر لوامع الانوار البہیہ ص۳۲۹ ابن احمد الحنبلی
۴۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت خلیفہ الزاہد ص ڈاکٹر عمر فروخ
۴۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب نفع المفتی والسائل ص۱۷ ج۱ عبدالحی
۴۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب انساب الاشراف
۴۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب فیض الباری ص۵۳۹ ج۲ انور شاہ کشمیری
۴۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب العرف الشذی ص۲۳
۴۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ابن تیمیہ ص۴۰۸ ج۳
۴۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت النبی ص۶۷ ج۱ شبلی نعمانی
۵۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص۴۸۲ ج۲ الحد ۲۰
۵۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ج۲ ابن تیمیہ

۵۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابو داؤد صفحہ ۳۸۳ باب الخلفاء
۵۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب مسند امام احمد صفحہ ۹۹ ج ۲
۵۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۵۴ ج ۴
۵۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عزیزیہ صفحہ ۲۲۵ اردو طبع کراچی
۵۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان صفحہ ذکر مروان
۵۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب الکوکب الدری صفحہ از رشید احمد گنگوہی
۵۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب التقریر للترمذی صفحہ ۷۹ از مولانا محمود الحسن
۵۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب خلافت و ملوکیت پر اعتراضات کا تجزیہ صفحہ ملک غلام علی -
۶۰ - اہل سنت معتبر کتاب معاویہ اور استخلاف یزید صفحہ از لعل شاہ بخاری
۶۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ج ۶ صفحہ ۱۱ سنہ ۵۱
۶۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب معاویہ استخلاف یزید صفحہ از لعل شاہ بخاری
۶۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۴۲ باب گیارہ مقدمہ ۹
۶۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف صفحہ ۲۲۵ المقصد السابع ۶۶
۶۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد صفحہ ۳ البحث السابع ۵۶
۶۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب المعجم الصغیر للطبرانی صفحہ ۲۴۴
۶۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب [illegible]

معاویہ حضرت علیؑ کو صحابہ کرام سے

گالیاں دلواتا تھا

صحیح مسلم میں عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال امر
کی عبادت یا معاویہ بن ابی سفیان سعدؓ فقال ما منعک ان
تسب ابا تراب الخ

ترجمہ: سعد کا بیٹا عامر اپنے باپ سے روایت کرتا ہے کہ معاویہ
نے میرے باپ سعد کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی کو گالیاں دے میرے
باپ نے انکار کیا) پھر معاویہ نے کہا کہ آپ کو ابوتراب کو گالیاں دینے
سے کس چیز نے روکا ہے سعد نے کہا کہ حضرت علیؑ کی شان میں تین فرمان رسول
یاد کرتا ہوں۔

(۱) نبی پاک نے کئی دفعہ حضرت علی کی شان میں فرمایا تھا کہ آپ میرے لئے
ایسے ہیں جیسے ہارون نبی موسیٰ کے لئے تھے۔

(۲) نبی پاک نے جنگ خیبر میں حضرت علی کے حق میں فرمایا تھا کہ میں علم
اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو خدا اور رسول سے محبت رکھتا ہے
اور خدا اور رسولؐ اُسکے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور اللہ اس کے ہاتھ پر
فتح دے گا اور وہ بھاگنے والا نہیں ہے۔

(۳) جب آیت مباہلہ نازل ہوئی تو نبیؐ پاک نے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ
اور حسینؑ علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا اللھم ھولاء اھلی کر

اے خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف صحاح ستہ کہ یہ وہ روایت ہے جس نے تحفظ ناموس صحابہ کی تمام تنظیموں کو رسوا کر کے رکھ دیا ہے اور قوم معاویہ کا ناک میں دم کر دیا ہے ۔

کیونکہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ معاویہ بن ہند حضرت علیؑ کو صحابہ کرام سے گالیاں دلواتا تھا ۔ اور اگر صحابہ کو گالیاں دینے سے کوئی آدمی کافر یا مرتد ہو جاتا ہے تو حضرت علیؑ صحابی بھی تھے ۔ خلیفہ راشد بھی تھے اور نبی کریم کے چچا کے بیٹے بھی تھے اور رسول اللہؐ کے داماد بھی تھے پس جب معاویہ اتنے بڑے جلیل القدر صحابی اور خلیفہؑ کو گالیاں دلواتا تھا تو معاویہ کے بارے میں دیانت داری سے فیصلہ سنانا قوم معاویہ کے لئے ایک قسم کی موت ہے ۔

اس روایت کے بارے میں قوم معاویہ نے بھانت بھانت کی تاویلوں کی ایک پٹاری کھول رکھی ہے ۔ لیکن ہمارے مولا علیؑ کی یہ ایک کرامت ہے کہ کہ نواصب کو اس محاذ پر اپنے گھر سے ہی جوتے پڑتے ہیں اور اب علماء اہل سنت کی عبارات نقل کر کے ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں ۔

اعتراض : اس روایت میں یہ نہیں لکھا کہ معاویہ نے سعد کو معاویہ نے گالیاں دینے کا حکم دیا ہو ۔

جواب : اس روایت اور دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ معاویہ نے سعد کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت علی کو گالیاں دے اور وکلاء معاویہ نے اس کی تصریح کی ہے اور ثبوت پیش خدمت ہے ۔

ریاض النضرہ } امر معاویۃ سعداً ان یسب ابا
کی عبارت } تراب الخ

معاویہ نے سعد کو حکم دیا تھا کہ وہ ابوتراب کو گالیاں دے

نوٹ: وکیل محب الدین طبری کے قلم نے ٹھوس گواہی دے دی کہ معاویہ نے سعد کو گالیاں دینے کا حکم دیا تھا مگر حضرت علیؑ کو گالیاں دینا اتنا بڑا گناہ تھا کہ جس کی سنگینی کا اندازہ ایک اور وکیل معاویہ کے قلم سے حضرت سعد کی زبانی ملاحظہ ہو۔

فتح الباری } لو وضع المنشار علی مفرقی علی ان اسب
کی عبارت } علیا ما سببتہ ابداً

ترجمہ: ابن حجر عسقلانی شرح بخاری شریف میں فرماتے ہیں کہ معاویہ کی طرف سے حضرت علیؑ کو گالیاں دینے کا حکم سن کر حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ جواب دیا کہ اگر میرے سر پر آری رکھ کر مجھے حضرت علی کو گالیاں دینے کا حکم دیا جائے تو میں ہرگز حضرت علی کو گالیاں نہ دوں گا۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی کو گالیاں دینا اتنا بڑا گناہ تھا کہ آری سے سر میں شگاف کروانا حضرت سعد کو منظور تھا۔ مگر اس برائی کے لئے وہ تیار نہ تھا مگر افسوس ہے معاویہ پر کہ اس کے دل میں اس برائی کے کرنے سے ذرا بھر خوف خدا نہ تھا اس محاذ پر وکلاء معاویہ کی عبارات اگرچہ الفاظ کے لحاظ سے مختلف ہیں مگر معنی کے لحاظ سے متحد ہیں کہ معاویہ نے سعد صحابی کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دے۔

سنن ابن ماجہ کی عبارت } قال قدم معاویۃ فی بعض حجاتہ

فذکر علیہ سعد فذکروا علیا فنال منہ فغضب سعد و قال تقول هذا ۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ معاویہ حج کے بعض سفر میں آیا اور سعد بن ابی وقاص معاویہ سے ملنے آیا۔ معاویہ اور اس کے ساتھیوں نے حضرت علیؑ کا ذکر کیا اور معاویہ نے حضرت علیؑ کی شان میں گستاخیاں کیں اور سعد غضبناک ہوا اور کہا کہ تم ایسی باتیں کیوں کرتے ہو۔

نوٹ: کتاب اہل سنت لسان العرب صفحہ ۶۹۵ مادہ نیل میں نال کا معنی صحابہ کی شان میں گستاخی کرنا لکھا ہے۔ خلاصہ صحیح مسلم کی عبارت سے واضح ہے کہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا تھا کہ وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دے اور شارح نووی نے اس حدیث کی تشریح میں معاویہ کی حمایت میں جس بددیانتی اور خیانت کا مظاہرہ کیا ہے اس کا ایک سنی عالم نے سختی سے نوٹس لیا ہے اور وہ نوٹس ہم آپ کی خدمت میں پیش کر کے ہر مسلمان کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

عالم اسلام کی نایہ ناز کتاب تشدید المطاعن صفحہ ۲ میں لکھا ہے عالم اہل سنت ذہبیہ الدین عمر بن عبد المحسن نے اپنی نایہ ناز کتاب حدائق الازہار شرح مشارق الانوار میں لکھا ہے اعلم ان بعض اہل العلم لما رای مایدل الخ کہ جب کچھ اہل علم نے دیکھا کہ معاویہ کا کلام انصاف کی راہ سے ہٹا ہوا ہے تو اس کے کلام کی تاویل شروع کر دی اور وہ غلط ہے کیونکہ مذکورہ کلام من باب الایجاز بالحذف ہے جس طرح حضرت یوسف کے قصہ میں ہے۔ فارسلون یوسف اسی طرح معاویہ کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ حضرت حضرت علیؑ کو گالیاں

دے۔ پس سعد نے انکار کیا پس معاویہ نے پوچھا کہ آپ کو کس چیز نے ابو تراب کو گالیاں دینے سے روکا ہے پھر سعد نے تین عدد حضرت علیؑ کے فضائل بیان کر کے انکار کی وجہ بتائی۔

معاویہ کا سعد بن ابی وقاص کو حکم دینا کہ وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دے اور سعد کا انکار کرنا

تذکرہ خواص الامۃ کی عبارت } قول معاویہ لسعد ما منعك ان تسب ابا تراب فان معاویۃ لما سب علیاً وامر الناس بذالك تورع سعد عن سبہ ولم یاخذہ فی اللہ لومۃ لائم

ترجمہ: سبط بن جوزی حنفی نے کلام معاویہ کی یوں تشریح کی ہے کہ معاویہ نے عام لوگوں کو اور سعد بن ابی وقاص کو جب یہ حکم دیا کہ حضرت علی کو گالیاں دیں تو سعد نے خوف خدا کی وجہ سے انکار کیا اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کی پروا نہ کی۔

منہاج السنۃ کی عبارت } اما سعد لما امرہ معاویۃ بالسب فابی فقال ما منعك ان تسب ابا تراب۔

ترجمہ: ابن تیمیہ ناصبی کہتا ہے کہ جب معاویہ نے سعد کو حکم دیا کہ وہ ابو تراب کو گالیاں دے تو سعد نے انکار کیا پھر معاویہ نے انکار

کی وجہ پوچھی ۔

ملا علی قاری کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ کو گالیاں دینا کفر ہے

مرقات کی عبارت { صفحہ ۳۴۴ جلد ۱۱ } روا الاحمد من سب علیا فقد سبنی و من سبنی فقد سب اللہ ثم مقتضاہ ان یکون سب علیؑ کفرا ۔

ترجمہ : شارح مشکوۃ ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ امام احمد نے روایت کی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا کہ جس نے علی کو گالیاں دیں اس نے مجھے دیں اور جس نے مجھے دیں اس نے اللہ کو دیں اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؑ کو گالیاں دینا کفر ہے ۔

نوٹ : اس بحث کو طول دینا اس لئے مقصود ہے کہ وکلاء معاویہ کی اس کے بارے میں دفاعی لائن کے پرخچے اڑ جائیں ۔

ارباب انصاف اگر کوئی شخص ابوبکر یا عمر کو گالیاں دے تو چونکہ وہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین کو بقول قوم معاویہ گالیاں دیتا ہے ۔ پس وہ بقول نواصب کے کافر اور مرتد ہے اور اگر حضرت علی کو جب کہ وہ صحابی اور خلیفہ راشد بھی ہیں معاویہ خود بھی اور دوسرے لوگوں سے بھی گالیاں دلوائے تو معاویہ امام اور خلیفہ ہے اگر عدالت اسلامی اسی چیز کا نام ہے تو پھر عدالت اسلامی بلے بلے ۔ ملا علی قاری کے فتویٰ کے بعد معاویہ کے بارے

میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کا دینی فریضہ ہے۔

امیر المومنین حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا منافق کی نمایاں نشانی ہے

صحیح مسلم کی عبارت | کتاب الایمان عن علیؑ والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق۔

ترجمہ: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا ہے اور روح کو پیدا کیا ہے کہ نبی کریم ؐ نے مجھے فرمایا تھا کہ میرے ساتھ محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور میرے ساتھ دشمنی نہیں رکھے گا مگر منافق۔

ترمذی شریف کی عبارت | باب مناقب علی عن ابی سعید الخدری قال کنا لنعرف المنافقین ببغضہم علیا

ترجمہ: صحابی رسول ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ منافقین کو حضرت علی کے ساتھ دشمنی رکھنے کے باعث ہم پہچانتے تھے۔

نوٹ: خاندان نبوت پر اور خصوصاً حضرت علی پر معاویہ نے سب و شتم اور گالیاں دینے کا جو سلسلہ شروع کیا تھا یہ جذبات محبت اور آپس میں شیر و شکر ہونے کی ترجمانی نہیں کرتا بلکہ حضرت علیؑ کے ساتھ معاویہ کی پختہ دشمنی کا ٹھوس ثبوت ہے اور حدیث رسول اللہ گواہ ہے کہ حضرت

علیؑ سے دشمنی منافق کی خاص نشانی ہے اور اس کے بعد معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو اتنا ہی عرض کر سکتے ہیں کہ معاویہ کو رضی اللہ یا سیدنا کہنا فرمان نبیؐ سے کھلی ہوئی بغاوت ہے وہ معاویہ جس نے حضرت علیؑ کی صحابیت اور خلافت راشدہ اور نبی کریم سے نہایت ہی قریبی رشتہ داری کا کوئی لحاظ نہ کیا اس معاویہ کا اہل سلام کا اہل سلام کے دلوں میں ذرہ بھر بھی احترام پیدا نہیں ہو سکتا۔

حضرت علی کا فرمان کہ معاویہ میرا دشمن ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صد فصل اخبار علیؑ
سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسائل عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب الى يسألني

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ پاک کی حمد ہے کہ جس نے ہمارے دشمن کو امر دین میں ہم سے سوال کرنے پر مجبور کیا ہے تحقیق معاویہ نے مجھے خط لکھا ہے اور خنثی کی میراث کی بابت سوال کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہ کو لفظ دشمن سے تعبیر کیا ہے اور حضرت علیؑ کی دشمنی یقیناً نفاق کی نشانی ہے اور معاویہ کے بارے میں فیصلہ کرنا تو اسب کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

اعتراض معاویہ کے وکلاء اس کی صفائی میں یہ آیت پیش کرتے ہیں کہ پارہ ۲۸ سورۃ تغابن آیت ۱۴ میں ہے ان من ازواجکم واولادکم عدوا فاحذروھم کہ تمہاری بیویوں اور اولاد سے بھی تمہارے کچھ دشمن ہیں پس جب اللہ نے ہماری اولاد اور بیگمات کو ہمارا دشمن کہہ دیا ہے تو اگر حضرت علیؑ نے معاویہ کو اپنا دشمن کہہ دیا ہے تو کیا حرج ہے۔

جواب: ارباب انصاف ہیرا پھیری سے رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور زکوٰۃ و اوقاف کی آمدنی حرام کرنے سے قیامت کے دن سوال ہوگا۔ آیت میں لفظ من تبعیض کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ اولاد ازواج نا کہ تمام آپ کے دشمن ہیں پھر حکم ہے فاحذروھم کہ ان سے بچو اور ان سے ڈرو۔

ارباب انصاف جو عورت اپنے شوہر کی اور جو اولاد اپنے والدین کی دشمن ہے وہ قابل احترام نہیں ہے۔

اور اسی طرح جو شخص امام برحق امیرالمومنین حضرت علیؑ کا دشمن ہے وہ بھی قابل احترام نہیں ہے۔

اہل سنت سادات کو دعوت فکر و انصاف

پاک سرزمین کے اے غیور سادات آپ کی غیرت ہاشمیہ کہاں گئی وہ شخص جو جمعہ کے خطبہ میں آپ کے باپ علی بن ابی طالب پر معاذ اللہ لعنت کرتا تھا اور اصحاب رسولؐ کو خاندان نبوت کو گالیاں دینے پر مجبور کرتا تھا آج اس زمانہ میں اس کو ماننے پر آپ کو کیا مجبوری ہے طائفہ شام کی

مذکورہ برائی کوئی من گھڑت افسانہ نہیں ہے بلکہ علماءِ اسلام کی تصدیق شدہ بات ہے امام اہل سنت مسلم بن حجاج نے اس کو اپنی صحیح مسلم میں اور امام اہل سنت محمد بن یزید بن ماجہ نے اپنی سنن ماجہ میں لکھا ہے اور یہ دونوں کتابیں صحاح ستہ میں شمار ہوتی ہیں نیز اس کی رپورٹ محب طبری نے ریاض النضرہ میں اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں دی ہے نیز اسی رپورٹ کو تذکرہ خواص الامہ میں ابن جوزی حنفی نے اور منہاج السنۃ میں ابن تیمیہ نے بھی درج کیا ہے مذکورہ علماء جب بنو امیہ کی فضیلت میں وکالت کرتے ہیں تو ان کا کلام مروان کی روحانی اولاد کو آسمانی وحی معلوم ہوتا ہے اور جب معاویہ کی بدعت کا یہ علماء ذکر فرماتے ہیں تو یہ پھر یہ بچارے بد باطن سبائی کہلاتے ہیں۔ اولاد علی کہلوانے والو آپ کو کس طرح باور کرایا جائے کہ نیک اولاد اپنے باپ کے دشمن کو دوست نہیں رکھتی اور معاویہ حضرت علی کا دشمن تھا۔ علامہ جلال الدین سیوطی کی گواہی گزر چکی ہے کہ معاویہ کو حضرت علی نے اپنا دشمن کہا ہے معاویہ نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی ہے۔

آنجناب کی حکومت میں تخریب کاری کی ہے اور مولا علی سے جنگ لڑی ہے اور حضرت علیؑ کی شہادت پر خوشی منائی ہے اور خطبہ جمعہ میں آنجناب پر خود بھی اور اپنی رعایا سے لعنت کروائی ہے اور صحابہ کرام کو بھی اپنی بدعت پر عمل پیرا ہونے کے لئے مجبور کرتا تھا۔ اگر معاویہ کے یہ کام حضرت علیؑ کے ساتھ اس کی دشمنی کے ٹھوس ثبوت نہیں ہیں تو پھر اگر یہی سلوک تمہارے ساتھ کوئی کرے تو اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جس سید کو اپنے باپ علی کی عزت کا پاس نہیں ہے اس کو اہل سلام سے اپنی عزت

کرانے کی خواہش سوچ سمجھ کر کرنی چاہیے۔

معاویہ خود حضرت علی پر معاذ اللہ لعنت بھی کرتا تھا اور گالیاں بھی آنجناب کو دیتا تھا

البدایہ والنہایہ کی عبارت: لما حج معاویۃ اخذ بید سعد فاجلسہ معہ علی سریرہ ثم ذکر علیؑ بن ابی طالب فوقع فیہ فقال اجلستنی علی سریرک ثم وقعت فی علی تشتمہ الخ

ترجمہ: ابو زرعہ دمشقی روایت کرتے ہیں کہ جب معاویہ نے حج کیا تو سعد بن ابی وقاص کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا پھر معاویہ نے حضرت علی کا ذکر کرتے ہوئے گالیاں ان کو دیں۔ سعد نے کہا تم نے مجھے تخت پر بٹھا کر یہ برائی شروع کر دی ہے کہ تو حضرت علی کو گالیاں بک رہا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اگر کوئی سخت کلمہ کسی کے منہ سے صحابہ کرام کے بارے میں نکل جاتا ہے تو نواصب کے فتاوی کا توپ خانہ فوراً ہی کفر کے فتاوی والی گولہ باری شروع کر دیتا ہے اور معاویہ بن ہند خاندان نبوت کے افضل ترین ذات پر اور گلشن صحابہ کے سدا بہار اور ہر دل عزیز پھول پر یعنی لیعسوب الدین امام الموحدین سید العارفین حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابو طالب پر مسلسل بیس۲۰ سال تک لعنت اور تبری کرتا رہا اور آنجناب کو گالیاں دیتا رہا لیکن مذکورہ توپ خانہ کا منہ معاویہ کی طرف

نہیں پھرتا اس کی ایک اہم وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ معاویہ کے زمانہ میں ناصبیت کو فروغ ملا ہے اور اس نے اپنی رسوائے زمانہ سیاست سے لوگوں کے دلوں میں خاندان نبوت سے نفرت کے وہ بیج بوئے ہیں کہ مسلمان جس طرح صحابہ کی کھل کر حمایت کرتے ہیں اس طرح خاندان نبوت کی حمایت نہیں کرتے۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں معاذ اللہ خاندان نبوت پر معاویہ کا لعنت کرنا

شرح حدیدی اور نصائح الکافیہ کی عبارت } ذکر ابو عثمان الجاحظ ان معاویۃ کان یقول فی اخر خطبۃ الجمعۃ

اللھم ان ابا تراب الحد فی دینک وصد عن سبیلک فالعنہ لعنا وبیلا وعذبہ عذابا الیما وکتب بذالک الی الآفاق فکانت ھذہ الکلمات یشاد بھا علی المنابر الی خلافۃ عمر بن عبد العزیز۔

ترجمہ: جاحظ نے نقل کیا ہے کہ خطبہ جمعہ کے آخر میں معاویہ یہ کلمات بکتا تھا کہ اے خدایا ابو تراب نے تیرے دین سے الحاد کیا ہے اور تیری راہ سے روکا ہے پس تو اس پر سخت لعنت کر اور اس کو عذاب دردناک دے اور اس نے اس بدعت کا اپنی حکومت کے اطراف میں حکم دے رکھا تھا اور عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک یہ بدعت جاری رہی

(۴۶) نوٹ: ارباب انصاف اگر خاندان نبوت کی مظلومیت کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں ہرگز ان کلمات کے لکھنے کی جسارت نہ کرتا کیوں کہ ان کلمات

کو دیکھنے کے بعد ہر شیعہ کا جگر پھٹ جاتا ہے۔

فقہ بنو امیہ میں ابو تراب پر لعنت کے بغیر نماز جمعہ صحیح نہیں تھی

نصائح الکافیہ کی عبادت { اجمع اھل حمص فی زمن ما علی ان الجمعۃ لا تصح بغیر لعن ابی تراب علیہ السلام

ترجمہ: ایک زمانہ میں حمص شہر کے نواصب کا اس مسئلہ پر اجماع تھا کہ نماز جمعہ ابو تراب پر لعنت کرنے کے بغیر صحیح نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اہل اسلام کی اس گمراہی کا سبب معاویہ کی رسوائے زمانہ سیاست تھی اگر یہ طاغیہ شام اس برائی کی ابتداء نہ کرتا اور لوگوں کو گمراہی کے دلدل میں نہ ڈالتا تو خلق خدا اس گناہ میں اس طرح جری نہ ہوتی، معاویہ کی یہ پیدا کردہ بدعت عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ تک شریعت اور سنت بن چکی تھی اور عمر نے جب اس برائی کو روکا تو نمازیوں نے ابن عبدالعزیز کے خلاف احتجاج کیا تھا اور ثبوت پیش خدمت ہے

خاندان نبوت پر لعنت روکنے کے خلاف نمازیوں کا احتجاج

نصائح الکافیہ کی عبادت] حتی ان عمر بن عبدالعزیز

نودی من جوانب المسجد یوم ترکھا من الخطبۃ السنۃ السنۃ یا امیر المؤمنین ترکت السنۃ ۔

ترجمہ : جس دن عمر بن عبد العزیز نے جمعہ کے خطبہ میں خاندان نبوت پر لعنت کو روک دیا اور خود بھی ترک کیا تھا تو مسجد میں ہر طرف سے نمازیوں نے شور کیا تھا اور احتجاج کیا کہ سنت سنت اے امیر المومنین اپنے سنت کو ترک کر دیا ۔

وکلاء معاویہ کو دعوت فکر و انصاف

ارباب انصاف ابن کثیر دمشقی شہر معاویہ یعنی دمشق کا رہنے والا ایک ناصبی عرب اور وکیل معاویہ تھا اور محمد بن عقیل شافعی اہل سنت کا مایہ ناز عالم تھا معاویہ کے خلاف ان کی مذکورہ رپورٹ کے بعد سیاست معاویہ زندہ باد کہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیوں کہ سیاست معاویہ کی وجہ سے ہی بنو امیہ نے ہزار مہینہ سر ملا منبروں پر خاندان نبوت پر معاذ اللہ لعنت کی ہے ۔ اور ان کی یہ برائی اُن کے دشمن ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے اور حضرت علیؑ کے فضائل میں آنجناب کا صحابی رسولؐ ہونا بھی شامل ہے ۔

پس نواصب کا یہ نعرہ کہ دشمن صحابہ یا لعنتی صحابہ لعنۃ اللہ ہم تمام عالم اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا اس نعرہ کی زد میں صرف روافض آتے ہیں یا بنو امیہ اور معاویہ کی طرف بھی اس نعرہ کے تین حرف آجاتے ہیں ۔

حضرت علی سے دشمنی رکھنے والا حلال زادہ نہیں ہے

ریاض النضرہ } فصل ۱۶ ص ۱۱۷ ج ۳ عن ابی بکر قال رسول
کی عبارت } اللہ لا یحبھم الا طیب الولادۃ ولا
یبغضہم الا ردی الولادۃ

ترجمہ: ابوبکر راوی ہے کہ نبیؐ پاک نے فرمایا تھا کہ علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ سے محبت نہیں رکھے گا مگر حلال زادہ اور ان سے بغض نہیں رکھے مگر حرام زادہ۔

نوٹ: ارباب انصاف خاندان نبوت پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کرنے کی بدعت کی ابتداء معاویہ نے کی اور پھر فرقہ بنو امیہ میں یہ بدعت سنت کی شکل اختیار کر گئی اور حمص شہر کے معاویہ خیل مولانا صاحبان نے فتویٰ دے دیا کہ ابوتراب پر لعنت کرنے کے بغیر نماز جمعہ صحیح نہیں ہے اور عمر و بن عبدالعزیز کے خلاف احتجاج کیا۔

میں ہر مسلمان کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ خطبہ کے آخر میں حضرت علیؑ کی ذات گرامی پر لعنت کرنے کا آغاز معاویہ نے کیا، جذبات محبت کی وجہ سے کیا تھا یا دشمنی کی وجہ سے کیا تھا۔ اگر محبت کی وجہ سے کیا تھا تو تمام معاویہ خیل مل کر خطبہ جمعہ کے آخر میں اسی قسم کا نذرانہ محبت اور ہدیہ عقیدت معاویہ کی بارگاہ میں پیش کر کے ثواب

دارین حاصل کریں اور بہشت برین کے درجات بک کرائیں اور اگر معاویہ کی کاروائی دشمنی اور بغض کی وجہ سے تھی تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس فرمان رسولؐ پر دیانت داری سے غور و فکر کرکے جو شخص حضرت علی سے دشمنی رکھے گا وہ حلال زادہ نہیں ہے پس معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا نواصب کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم صرف اتنا مشورہ دے سکتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے آخر میں خاندان نبوت پر لعنت کرنے والے معاویہ کو رضی اللہ کہنا اور سیدنا کہنا فرمان رسالتؐ سے بغاوت ہے اور روح نبیؐ کو اذیت پہنچانا ہے۔

اور جو لوگ سیاست معاویہ زندہ باد کا نعرہ لگاتے ہیں وہ بیچارے بدھو ہیں اور ناصبی ملاؤں نے ان کو گمراہ کیا ہے۔

سیاست معاویہ یہ تھی کہ لوگوں کو خاندان نبوت سے نفرت دلائی جائے اور یہ نفرت کفر و نفاق ہے اور اسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے جو نکاح حلالہ کی پیداوار ہیں اور نکاح حلالہ کی پیدائش سے پروان چڑھنے والے لوگ جب بغض صحابہ لعنۃ اللہ والی توپ چلاتے ہیں تو اس توپ کا پہلا گولہ ابو سفیان اور ہند کے گھر جاکر گرتا ہے کیوں کہ ان کی اولاد صحابہ سے دشمنی رکھنے میں پہلے نمبر پہ ہے۔

خاندانِ نبوت پر لعنت کرنے سے معاویہ کو اس کی قوم کا منع کرنا اور معاویہ کا صاف انکار

شرح حدیدی اور نصائح الکافیہ } نصائح ص ۷۶ اور شرح حدیدی ص ۴۶۲/۱ خطبہ دیباچہ البلعوم میں لکھا ہے۔ کہ ان قوماً من بنی امیہ قالوا لمعاویۃ یا امیر المومنین انک قد بلغت ما املت فلو کففت عن ھذا الرجل فقال لا واللہ حتی یربو علیہ الصغیر ویھرم علیہ الکبیر ولا یذکر لہ ذاکر فضلا

ترجمہ: بنو امیہ سے کچھ لوگوں نے معاویہ سے کہا کہ تم نے حکومت دنیا حاصل کرنے والا مقصد پا لیا ہے۔ پس کاش کہ تم اب حضرت علیؑ پر لعنت کرنے سے باز آجاتے معاویہ نے کہا خدا کی قسم ہرگز نہیں رکوں گا حتیٰ کہ میری بدعت پر عمل کرتے ہوئے بچے جوان ہوں گے اور جوان بوڑھے ہوں گے اور کوئی بھی ان کی فضلیت کا ذکر کرنے والا نہیں ہوگا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ نے حضرت علیؑ کی زندگی میں خون عثمان کا جھوٹا بہانہ بنا کر مرکز اسلام امیر المومنین حضرت علیؑ کے خلاف

بغاوت کر کے خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر تخریب کاری کی، زمین میں فساد کیا اور صحابہ کرام اور اہل سلام کا جنگ صفین میں قتل عام کیا اور حضرت علیؑ کی وفات کے بعد خاندان نبوت پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کرنے کو رواج دیا اور اس بدعت پر اتنا ڈٹ کر عمل کیا کہ روکنے کے باوجود نہ رکا۔

خاندان نبوت پر لعنت کرنے کا معاویہ کی طرف سے اپنی رعایا کو حکم نامہ

شرح حدیدی کی عبارت } ان معاویۃ امر الناس بالعراق و الشام وغیرھما بسب علیؑ علیہ السلام والبرائۃ منہ وخطب بذالک علیؑ منابر الاسلام و صار ذالک سنۃ فی ایام بنی امیۃ الی ان قام عمر بن عبدالعزیز۔

ترجمہ: حضرت علیؑ کے اس فرمان کی تشریح میں کہ میرے بعد ایک شقی تم کو میرے اوپر لعنت اور سب کرنے کا اور مجھ سے برائت کا حکم دے گا۔ شارح حدیدی لکھتے ہیں کہ عراق اور شام کے صوبہ کے لوگوں کو معاویہ نے حکم دیا تھا کہ وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دیں اور ان سے برائت کریں اور اہل سلام کے منبروں پر اس حکم نامہ کا اعلان کیا گیا اور خاندان نبوت پر لعنت کرنا۔ بنو امیہ کی حکومت کے دنوں میں سنت بن گیا اور

بن عبدالعزیز نے اس بدعت کو ختم کیا۔

نوٹ: ارباب انصاف اس بحث کو اس لئے طول دیا جا رہا ہے تاکہ طرح آپ کو یقین آجائے کہ طاغیہ شام نے خاندان نبوت پر لعنت نے کو اس طرح رواج دیا تھا کہ یہ بدعت سنت بن گئی۔ اور معاویہ کی کاروائی امیر المومنین حضرت علیؑ سے دشمنی کی وجہ سے تھی اور حضرت علیؑ کے حق میں یہ فرمان رسالت ترمذی اور نسائی میں صاف لکھا ہے کہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ کہ اے خدا جو علیؑ سے محبت رکھے تو بھی اس سے محبت رکھ اور جو شخص علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اس کے ساتھ دشمنی رکھ معاویہ کا حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا ایک یقینی بات ہے پس معاویہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے بعد دوست یا دشمن خدا تھا اس کا فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ ہمارا تو برادرانہ مشورہ ہے کہ کسی دشمن خدا کو سیدنا اور رضی اللہ کہنا ایمان کی بربادی ہے۔

معاویہ کا اپنے گورنروں کو حکم دینا کہ وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دیں

تاریخ کامل کی عبارت } استعمل معاویۃ المغیرہ بن شعبۃ علی الکوفۃ دعاہ وقال لہ اما بعد لاتترک شتم علی وذمہ ۔ فاقام المغیرۃ عاملا علی الکوفہ وانہ لایدع شتم علیؑ والوقوع فیہ

ترجمہ : اختصار کی خاطر عربی کم دی ہے۔ کوفہ پر مغیرہ بن شعبہ کو معاویہ نے حاکم بنا دیا اور حلف لیتے وقت اس کو بلایا اور کہا کہ میں نے تیری بصیرت اور عقل مندی پر بھروسہ کرتے ہوئے بہت سے امور کی وصیت کرنے کو ترک کر دیا ہے مگر ایک بات کی وصیت کرنے کو ترک نہیں کروں گا اور وہ یہ ہے کہ علیؑ کو گالیاں دینے اور اس کی مذمت کرنے کو ترک نہ کرنا اور عثمان کے لیئے دعا خیر بھی ترک نہ کرنا پس مغیرہ ایک عرصہ تک حاکم کوفہ رہا اور حضرت علیؑ کی مذمت اور ان کو گالیاں دینا ترک نہ کیا۔

نوٹ : وزیر چنیں شہریار چناں۔ جیسا معاویہ ویسے اس کے وزیر تاریخ ابن خلکان ص ۲/۳۹۴ میں لکھا ہے کہ اس مغیرہ نے حضرت عمر کے زمانہ میں بصرہ میں جب مغیرہ حاکم تھا تو زنا کیا تھا اور حضرت عمر کی عدالت میں کیس آیا جناب عمر نے اس کو اپنی مایہ ناز سیاست کے ذریعہ سزا سے بچا لیا مگر اس کو بعد میں جب حضرت عمر اس کو دیکھتے تھے تو فرماتے کہ اے مغیرہ جب میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو ڈر لگتا ہے کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسیں اسی مغیرہ نے بیعت ملعونہ، بیعت یزید کا مشورہ دیا تھا۔

آمر اور فاعل برائی میں دونوں برابر کے شریک ہیں، پس معاویہ اور مغیرہ دونوں حضرت علی کو گالیاں دینے کے گناہ میں برابر کے شریک ہیں دنیا میں جب تک مولا علیؑ کا ایک بھی حب دار موجود رہے گا اس وقت تک رد عمل کے طور پر ان دونوں کو ان کے عمل کا خراج عقیدت ان الفاظ میں پیش کرتا رہے گا کہ دشمن مولا علی مردہ باد۔ تحفظ ناموس

صحابہ کی تمام انجمنوں کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر ہم سوال کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے مناقب میں داماد رسولؐ، خلیفہ رسولؐ کا صحابی ہونا بھی شامل ہے اور معاویہ نے حضرت علیؑ کے بارے میں سے کسی چیز کا لحاظ نہیں کیا پس اس دشمن صحابہ کے بارے میں انجمنوں کو صحیح فیصلہ کرنا چاہیے اگر کوئی عام شخص صحابہ سے دشمنی رکھے تو وہ اس نعرہ کی زد میں آجاتا ہے کہ دشمن صحابہ لعنۃ اللہ اور اگر معاویہ دشمنی صحابہؓ کا اظہار کرے بلکہ اس دشمنی کو رواج دینے کا اپنی حکومت میں آرڈی ننس جاری کرے اور اپنے گورنروں کو اس بات کی نصیحت کرے تو یہ رحمت اللہ۔ یہ فیصلہ ہر عقل مند کی دیانت و انصاف کو چیلنج ہے۔

جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوت پر لعنت کرنے کا معاویہ نے اپنے تمام گورنروں کو حکم دیا تھا

سیرت الخلیفۃ الزھراء کی عبارت } وکانت سرت فی البلدان بدعۃ و تحت نکشفت عن وجہہا ثم سادت قطاً کل المنابر وتصرخ فی کل الاذان ولم تستح فصعدت فی مسجد رسول اللہ وبین اھلہ وعلی منبرہ کان ابتدھا معاویۃ بن ابی سفیان واصدر امرہ الی الولاۃ ان یجعلوھا تقلیداً فی خطبۃ الجمعۃ

ترجمہ : ڈاکٹر عمر فروخ نے عمر بن عبدالعزیز کی ایک سیرت کی کتاب میں ایک مستقل فصل بدعت معاویہ لکھی ہے اس میں یہ رپورٹ دی ہے کہ کہ بنو امیہ کے زمانہ میں ایک بدعت اسلامی شہروں میں پھیل گئی تھی اور یہ ایک عالم اسلام کے لئے شرمناک بدعت تھی جو ہر طرف پھیل گئی تھی حتیٰ کہ اس نے ہر منبر کو لتاڑ دیا اور ہر شخص کے کان میں پہنچی یہ بدعت مسجد رسول اللہ اور منبر نبوی پر بھی پہنچی اس بدعت اور برائی کی ابتدا معاویہ نے کی تھی اور اپنے گورنروں کے نام معاویہ نے فرمان جاری کیا تھا کہ وہ اسے جمعہ کے خطبوں میں پیروی اختیار کرتے ہوئے مستقل طور پر اختیار کریں۔

نوٹ : ارباب انصاف اس عبارت کے بعد ڈاکٹر عمر فروخ لکھتے ہیں ہیں کہ وانفطا معاویۃ الرائی و عادت البدعۃ بغیر ما ظن کہ معاویہ کا یہ خیال غلط ثابت ہوا اور اس بدعت کا نتیجہ معاویہ کے گمان رائے کے خلاف نکلا۔

مقصد ڈاکٹر صاحب کا یہ ہے کہ معاویہ کا گمان یہ تھا کہ وہ لوگوں کے دلوں میں حضرت علیؑ سے اس طرح کی نفرت پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائے گا کہ دنیا میں عقیدت سے حضرت علی کا نام لینے والا کوئی بھی نہ رہے گا مگر معاویہ کا خیال غلط ثابت ہوا۔

معاویہ نے ایک سو سال تک تقریباً حضرت علی پر لعنت کروائی اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ خود معاویہ پر لعنت کی جا رہی ہے اور ممکن نہیں ہے کہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔

امیر المومنین حضرت علیؑ سے دشمنی وہ برائی ہے جس کے بعد کوئی نیکی نفع نہ دے سکے گی

نصائح الکافیہ ص۶۷ اخرج ابن عساکر فی الفردوس کی عبارت ہے بغض علی سیئۃ لا تنفع معہا حسنۃ وحب علی حسنۃ لا تضر معہا سیئۃ

ترجمہ: حضرت علیؑ سے دشمنی وہ برائی ہے کہ جس کے ساتھ کوئی نیکی نفع نہ دے گی اور آنجناب سے محبت وہ نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی برائی نقصان نہ دے گی۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ خود بھی اپنے گورنروں سے بھی اور اپنی رعایا سے بھی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب پر لعنت کرواتا تھا اور یہ کام دشمن کرتا ہے پس معاویہ کا دشمن علی ہونا ایک یقینی بات ہے۔

حضرت علی کی دشمنی وہ برائی ہے کہ جس کے بعد کوئی نیکی نفع نہ دے گی۔ پس معاویہ کا نامۂ اعمال ایک تو نیکیوں سے ہے ہی خالی اور بالفرض محال اگر کوئی نیکی ٹوٹی پھوٹی ہوئی اس کے نامہ اعمال میں ہے بھی سہی تو جس شخص کے نامۂ اعمال میں یعسوب الدین امیر المومنین

کی دشمنی لکھی ہوئی ہے اس کے ساتھ اس کو کوئی نیکی نفع نہ دے گی پس معاویہ کے لئے صحیح فیصلہ کرنا نواصب کے لئے ایک قسم کی موت ہے

ہمارا تو عالم اسلام کو اور اپنی ملوانہ برلوری کو یہی مشورہ ہے کہ دنیا فانی ہے آخر میں ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے اور کسی دشمن کی وکالت کرنا، اس کی حمایت کرنا اس دشمن سے کسی قسم کی ہمدردی کرنا اپنا منہ سیاہ کرنا ہے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنے آپ کو رسوا کرنا ہے۔

معاویہ کا منبر نبوی پر بیٹھ کر حضرت علیؑ پر لعنت کرنا اور اپنے گورنروں کو اس برائی کا حکم دینا

عقد الفرید ج ۲ صہ ۲۴۶ ذکر اخبار معاویہ لمامات حسنؑ بن علیؑ کی عبارت حج معاویۃ فدخل المدینۃ واراد ان یلعن علیا علیؑ منبر رسولؐ اللہ الخ۔

اختصار کی خاطر عربی کم دی ہے جب حضرت امام حسنؑ کی وفات ہو گئی تو معاویہ مدینہ منورہ میں آیا اور منبر رسولؐ پر بیٹھ کر حضرت علیؑ پر لعنت کرنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے کہا کہ یہاں سعد بن ابی وقاص موجود ہے اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرے گا اس کو بلا کر اس کی رائے معلوم کر د معاویہ نے سعد کو بلا کر مشورہ کیا سعد نے کہا اگر تو نے یہ کام کیا تو میں

مسجد چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور پھر واپس نہیں آؤں گا پس معاویہ نے اس پروگرام کو سعد کی وفات پر ملتوی رہنے دیا۔ جب سعد مر گیا فلما مات لعنہ علیؑ المنبر وکتب ای عمالہ ان یلعنوہ علی المنابر ففعلوا سعد کی وفات کے بعد معاویہ نے حضرت علیؑ پر برملا منبر نبوی پر بیٹھ کر لعنت کی اور اپنے گورنروں کو بھی یہی حکم دیا اور انہوں نے بھی لعنت کی ام سلمہ ام المؤمنین زوجہ رسول اللہ نے معاویہ کو پیغام بھیجا کہ تم خدا اور رسولؐ پر لعنت کرتے ہو اور وہ اس طرح ہے کہ تم علیؑ بن ابی طالب اور اس کے محبوب، پر لعنت کرتے ہو اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت علیؑ کو خدا اور رسول دوست رکھتے ہیں۔

نوٹ : ام سلمہ کی صحت روایت اور عزت و شرف کا معاویہ کو علم تھا مگر اس نے ام سلمہ کے فرمان کی کوئی پروا نہیں کی کیوں کہ اس کے دل پر زنگ اور پردے آچکے تھے

حضرت علیؑ کو گالیاں نہ دینا معاویہ نے امام حسنؑ کو شرائط صلح میں لکھ کر دیا تھا مگر پھر وعدہ خلافی کی

وفیتاریخ الکامل لا یشتم علیا فلم یجبہ الی الکف عن شتم علیؑ فطلب ان لا یشتم وھو یسمع فاجابہ الی ذالک ثم لم یف بہ ایضاً

ترجمہ: امام حسنؑ نے یہ مطالبہ فرمایا تھا کہ معاویہ حضرت علیؑ پر لعنت نہ کرے اور گالیاں نہ دے لیکن معاویہ نے شتم علیؑ سے رکنے کے مطالبہ کو قبول نہ کیا پھر امام حسنؑ نے یہ مطالبہ کیا کہ کم از کم معاویہ ایسی حالت میں حضرت علیؑ کو گالیاں نہ دے جب کہ حضرت حسنؑ سن رہے ہوں معاویہ نے یہ بات مان لی لیکن انہوں نے یہ شرط بھی پوری نہ کی۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ پر معاویہ کا لعنت کرنا یہ معاویہ کا اتنا عام اور علانیہ گناہ تھا کہ امام حسنؑ کو اسے رکوانے کے لئے شرائط صلح میں یہ شرط لگانی پڑی کہ معاویہ اپنی برائی کو حضرت علی کے بارے میں روکے گا اور معاویہ اپنے اس گناہ پر اتنا جری تھا کہ اس نے اس برائی کو چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا پھر امام حسنؑ کو یہ شرط لگانا پڑی کہ اس برائی کو ہمارے سامنے نہ کرے اگرچہ معاویہ نے اس شرط کو وقتی طور پر قبول کر لیا۔ مگر بعد میں اس کو پورا نہ کیا۔

بخاری شریف کتاب الایمان میں صاف لکھا ہے منافق کی تین نشانیوں میں سے ایک یہ نشانی بھی ہے کہ اذا وعد اخلف کہ جب وہ وعدہ کرے گا تو بے وفائی کرے گا اور حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا بھی کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ منافق کی خاص نشانی ہے پس منافق کی ان دو علامتوں کے بعد معاویہ کے بارے صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ ہمارا تو برادرانہ اپنی ملوانہ برادری کو یہ مشورہ ہے کہ جب معاویہ نے خاندان نبوت کی عزت و احترام کا لحاظ نہیں کیا حضرت علی کی صحابیت اور خلافت راشدہ اور نبی کریم سے نہایت ہی قریبی

رشتہ داری کا لحاظ نہیں کیا۔

اور فرمان رسولؐ کہ لا تسبو ۔۔ الاموات کہ جو لوگ وفات پا گئے ہوں ان کو گالیاں نہ دو اور لا تسبوا اصحابی کہ میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو اور اسی قسم کے دیگر ارشادات نبوی کا لحاظ نہیں کیا اور برملا منبر نبویؐ پر خود بھی اور اپنے حکام سے بھی حضرت علیؑ پر لعنت کرتا اور کرواتا رہا تو ہمیں چاہیے کہ اگر ہم معاویہ کا کوئی اور نوٹس نہ لیں تو کم از کم اس طاغیہ شام کو سید نا اور رضی اللہ تو نہ کہا جائے کیوں کہ محمد بن عقیل شافعی نے نصائح الکافیہ ص۱۱۱ میں انس اور بریدہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ جب کسی فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ بڑا غضبناک ہوتا ہے اور عرش رحمٰن کانپ جاتا ہے اور جب کوئی صاحب بدعت کی عزت کرتا ہے تو گویا وہ ایمان کے ستون کو گرانے پر مدد دیتا ہے اور حضرت علی و دیگر آل نبی پر لعنت کرنے سے بڑا فسق اور بدعت کیا ہو سکتا ہے۔ اس فسق اور بدعت کو شروع کرنا اور رواج دینے کا سہرا معاویہ کے سر پر ہے۔

کتاب کردار معاویہ و یزید

ہدیہ ۳۰ روپے

اس کتاب میں معاویہ کی برائیوں میں سے اس برائی کی نشاندہی کی گئی ہے کہ معاویہ نے اپنے شرابی و کبابی بیٹے یزید کو اپنا خلیفہ بنا کر شریعت اسلامیہ کو تباہ برباد کر دیا جس طرح فرعون کے جھوٹے ہونے میں شک نہیں ہے اسی طرح یزید کے جھوٹے ہونے میں شک نہیں اس رسالہ میں یزید کے فسق و فجور کو اور اسکے قاتل امام حسینؑ ثابت کیا گیا ہے

معاویہ کے گورنر اس کے حکم سے اس کی خوشنودی کی خاطر خاندان نبوت پر لعنت کرتے تھے

تاریخ اسلام کی عبادت } صفحہ ۱۲ جلد ۲ طبع ۵ میں شاہ معین الدین ندوی فرماتے ہیں امیر معاویہ نے اپنے زمانہ میں برسرِ منبر حضرت علی کو گالیاں دینے کی مذموم رسم جاری کی تھی اور ان کے تمام گورنر اس رسم کو ادا کرتے تھے

مغیرہ بن شعبہ بھی معاویہ کی پیروی میں اس بدرسم اور مذموم بدعت سے نہ بچ سکے حجر بن عدی اور ان کی جماعت کو قدرے تکلیف پہنچی تھی مغیرہ بن شعبہ کے بعد زیاد کے زمانہ میں بھی یہ رسم جاری رہی۔

تاریخ المذاہب الاسلامیہ از محمد ابو زہرہ کی عبادت } صفحہ ۳۸ ج ۱ وقد کان العصر الاموی محرضاً علی المغالاة فی تقدیر علیؓ لان معاویة سن سنة سیئة فی عهده وفی من تلقه من الامویین وتلک السنة هی لعن امام الهدی علی ابن ابی طالب عقبه تمام خطبته ولقد استنکر بقیة الصحابة ونهوا معاویة وولاته عن ذالک حتی لقد کتب ام سلمة زوج رسول الله الیه الخ

ترجمہ: اور بنو امیہ کا زمانہ حضرت علیؑ کی عزت میں زیادتی کا سبب بنا کیونکہ معاویہ نے اپنے زمانہ میں بری سنت قائم کی جو ان کے بعد کے جانشینوں نے بھی عمرو بن عبدالعزیز کے زمانہ تک جاری رکھی وہ سنت یہ تھی امام ہدیٰ حضرت علیؑ پر حضرت علیؑ پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کی جاتی تھی دوسرے صحابہ نے بھی اس چیز کو برا منایا اور معاویہ اور اس کے گورنروں کو اس برائی سے روکا تھا کہ زوجہ رسول اللہ ام سلمہ نے معاویہ اور اس کے گورنروں کو خط لکھا اور ان کو منع کیا اور یہ بھی لکھا کہ تم اللہ اور رسول پر بر سرِ منبر لعنت کرتے ہو اور یہ اس طرح کہ تم حضرت علی پر اور ان کے محبوں پر لعنت کرتے ہو اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت علیؑ رسول اللہ کے محبوب تھے

تاریخ ابو الفداء ج ۱ ص ۱۲۰ میں عماد الدین اسماعیل شافعی الملک المؤید جو شام کے والی بھی تھے لکھتے کی عبارت ہیں کان معاویہ و عمالہ یدعون لعثمان فی الخطبۃ یوم الجمعۃ ویسبون علیا و یقعون فیہ۔

ترجمہ: معاویہ اور ان کے گورنر جمعہ کے خطبے میں عثمان کے حق میں دعا کرتے تھے اور امیر المومنین علی بن ابوطالب کو گالیاں دیتے تھے اور آنجناب کے حق میں بدگوئی کرتے تھے

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ اور اس کے گورنر خاندان نبوت اور حضرت علیؑ پر لعنت کرتے تھے اور اس امر کی تاریخ اسلام میں دہائی ہے اور اس کی رپورٹ پیش کرنے والے علماء کو متعہ کی پیداوار کہہ کر جان چھڑانا بے انصافی ہے کیوں کہ وہ تو نواصب کے امام ہیں

اور نکاح حلالہ اور نکاح جماعت کی پیداوار ہیں۔

معاویہ کے گورنر بُسر بن ارطاۃ کی حضرت علی کی شان میں بدزبانی

انساب الاشراف کی عبارت } لما قدم بُسر بن ارطاۃ البصرۃ... صعد المنبر فذکر علیا بالعیب و شتمہ و تنقصہ الخ۔

ترجمہ: جب بسر بن ارطاۃ بصرہ میں آیا اور معاویہ نے اس کو روانہ کیا تھا کہ معاویہ کے مخالفین کو قتل کر دے اور موافقین کو زندہ چھوڑ دے بسر منبر پر بیٹھا اور حضرت علی کا ذکر کیا اور آنجناب کو گالیاں دیں اور ان کی شان میں بدگوئی کی پھر کہنے لگا اے لوگو! تمہیں خدا کی قسم کیا میں نے سچ کہا ابوبکر صحابی نے کہا تم بڑی ذات کی قسم دلا رہے ہو خدا کی قسم تم نے نہ سچ کہا ہے اور نہ ہی نیکی کا کام کیا بسر نے حضرت ابوبکر کو مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ وہ مار سے بے ہوش ہو گئے۔

نوٹ: سچ دزیر چنیں شہر یار چناں۔ جس قماش کا معاویہ تھا اسی قماش کے اس کے دزیر تھے۔ فرمان رسول کہ لا تسبوا اصحابی، میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو یہ فرمان سب امت کے لئے ہے۔ اگر کوئی عام مسلمان اس فرمان کی نافرمانی کرے تو وہ بقول قمار معاویہ کافر اور مرتد ہے اور اگر اس فرمان کی معاویہ اور اس کے وزرا نافرمانی کرے تو معاویہ امام

اور خلیفہ ہے ۔

تو تم معاویہ تیرے انصاف دے جلے بلے

البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۵ کان معغیرہ بن شعبہ علی الکوفۃ
کی عبارت اذا ذکر علیا فی خطبتہ لینتقصہ
فیغضب حجر ھذا و تظھر الانکار علیہ ۔

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ کوفہ کا والی تھا جب وہ حضرت علی کا ذکر کرتا تھا تو آنجناب کی بدگوئی کرتا تھا اس چیز سے حضرت حجر غضبناک ہو کر احتجاج کرتے تھے ۔

تاریخ کامل ج ۳ فاقام المغیرہ عاملا علی الکوفۃ وانہ
کی عبارت لا یدع شتم علی والوقوع فیہ

ترجمہ: مغیرہ ایک عرصہ تک کوفہ کا حاکم رہا اور وہ حضرت علی کو گالیاں دیتا اور ان کی بدگوئی کو ترک نہیں کرتا تھا ۔

مسند امام احمد ج ۴ ص ۳۶۹ ان رسول اللہ کان ینھی عن سب الموتی
کی عبارت فلم تسب علیا وقد مات ۔

مغیرہ نے حضرت علیؑ کی شان میں بدگوئی کی اور زید بن ارقم نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ نبی پاک نے جو شخص وفات پا گیا ہو اس کو گالیاں دینے سے منع کیا ہے پھر تو علیؑ کو کیوں گالیاں دیتا ہے حالانکہ وہ فوت ہو چکے ہیں ۔"

نوٹ: ارباب انصاف اس بحث کو آپ معمولی نہ سمجھیں خاندان نبوت کو گالیاں دینا، دلوانا معاویہ کا وہ جرم اور گناہ ہے کہ معاویہ کی خلافت تو کجا رہی اس برائی کے بعد یقین ہو جاتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال ایمان وائی نیکی سے خالی تھا

کسی منافق کو سیدنا کہنے سے نبی پاک نے منع فرمایا ہے

ادب المفرد ص ۳۵۵ ب ۳۲۵ میں محمد بن اسماعیل بخاری نے نقل فرمایا ہے کہ عن النبیؐ انہ قال لاتقولوا للمنافق سیدنا فانہ ان یکن سیدنا فانہ ان یکن سیدکم فقد اسخطتم ربکم۔
کی عبادت

ترجمہ: نبیؐ پاک نے فرمایا تھا کہ منافق کو سیدنا نہ کہو کیوں کہ اگر وہ منافق تمہارا سردار ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا ہے۔

نصائح الکافیہ کی عبادت ص ۱۱۱ اخرج الحاکم فی المستدرک و البیھقی فی شعب الایمان عن بریدہ انہ قال اذا قال الرجل للمنافق یا سیدی فقد اغضب ربہ۔ وعن النبیؐ من مدح سلطانا جائرا او تواضع لہ طمعا فیہ کان قرینہ فی النار قال اللہ تعالیٰ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار

ترجمہ: بریدہ نے نبیؐ پاک سے روایت کی ہے کہ جب کوئی مرد کسی منافق کو یہ کہتا ہے یا سیدی اے میرے سردار تو وہ شخص اپنے رب کو غضب ناک کرتا ہے۔

اور نبیؐ پاک نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو شخص کسی ظالم بادشاہ کی تعریف

کرتا ہے یا کسی طمع کی وجہ سے اس کی عزت کرتا ہے تو وہ شخص دوزخ کی آگ میں اس بادشاہ کے ساتھ ہوگا۔ کیوں کہ باری تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کسی ظالم کی طرف نہ جھکو ورنہ تم کو آگ مس کرے گی۔

عالم اسلام کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوت فکر

کتب اہل سنت میں اس بات کی دہائی ہے کہ حضرت علی سے دشمنی نفاق کی ایک روشن نشانی ہے ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے تمام علماء اسلام کو دعوت فکر ہے کہ خاندان نبوت اور حضرت علیؑ کو گالیاں اور خطبہ جمعہ کے آخر میں ان پر لعنت کرنا اور اپنی رعایا اور گورنروں سے بھی یہ بدعت کروانا۔ اور یہ بدعت اور گناہ برملا اور علانیہ کرنا اور ازواج نبی اور صحابہ کرام کے روکنے کے باوجود نہ رکنا۔ اس برائی اور بدعت اور فسق سے اگر دشمنی ثابت نہیں ہوتی دشمنی کس چیز کا نام ہے

معاویہ نے پہلے تو خون عثمان کا جھوٹا بہانہ بنا کر حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کر کے اسلام میں بغاوت کا تمغہ حاصل کیا۔ پھر خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے خاطر زمین پر فساد برپا کیا۔ لوٹ مار اور ڈاکہ زنی کا بازار گرم کیا۔ پھر فرزند نبی امام حسنؑ سے وعدہ خلافی کی اور پھر آنجناب کو زہر دلوا کر شہید کرایا اور ۲۰ سال تک خود بھی اور اپنی رعایا سے بھی اور اپنے گورنروں سے بھی حضرت علیؑ پر لعنت کرتا اور کرواتا رہا۔ معاویہ

کے یہ تمام جرائم اور بدعات اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ اس کے دل میں حضرت علیؑ کی دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور یہی دشمنی منافق کی نمایاں نشانی ہے۔ مذکورہ واقعات اور احادیث رسولؐ کے بعد معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا تو م معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو صرف اتنا ہی کہیں گے کہ معاویہ جیسے آدمی کو سیدنا اور رضی اللہ کہنے کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

دعا قنوت میں معاویہ کا خاندان نبوت اور ان کے محبوں پر سب کرنا

نصائح الکافیہ کی عبارت { نقل ابن الاثیر ان معاویۃ کان اذا قنت سب علیا وابن عباس والحسنؑ والحسینؑ والاشتر

نوٹ: مستدرک حاکم میں لکھا ہے کہ ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ پاک نے فرمایا تھا کہ من سب علیا فقد سبنی جس شخص نے حضرت علیؑ کو گالیاں دیں اس نے مجھ کو گالیاں دیں، پس معاویہ نے حضرت علی کو گالیاں دے کر نبیؐ کریم کو گالیاں دینے والوں کی فہرست میں نام لکھوایا ہے۔

اور اگر کسی صحابی کو گالیاں دینے والا کافر اور مرتد ہے، بدمذہب اور بے دین تو معاویہ نے اپنی مارشل لا والی حکومت میں یہ کام جی بھر کر کیا ہے۔ پس طاغیہ شام کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ہر مسلم کا دینی فریضہ ہے جب معاویہ نے شیعوں کے مولا علیؑ کو گالیاں دی ہیں تو شیعہ بے غیرت نہیں ہیں اس معاویہ کو چوم کر نہیں رکھ سکتے۔

معاویہ کے گورنر زیاد بن سمیہ کا حضرت علیؑ پر معاذاللہ لعنت کروانا

نصائح الکافیہ کی عبادت { واستعمل معاویۃ زیاداً فکان من اشد العمال حرصا ودعوۃ الی لعن علیؑ علیہ السلام }

ترجمہ: معاویہ نے زیاد کو گورنر بنا دیا اور یہ لعین خاندان نبوت پر لعنت اور سب کی طرف بلانے میں سب سے آگے بڑھا ہوا تھا۔

تاریخ کامل کی عبادت { صیفی بن فسیل کو زیاد نے گرفتار کروا کر پوچھا اے دشمن خدا تو ابو تراب کے بارے میں کیا کہتا ہے تو اس نے } کہا کہ میں ان کو نہیں جانتا۔ زیاد نے کہا تو علی بن ابی طالب کو جانتا ہے صیفی نے کہا ہاں۔ زیاد نے کہا وہی ابو تراب ہے۔ صیفی نے کہا وہ تو ابو الحسن والحسین ہیں۔

ایک سپاہی نے کہا امیر کہتا ہے ابو تراب اور تو کہتا ہے کہ نہیں صیفی نے کہا کہ اگر امیر جھوٹ بولے تو میں بھی جھوٹ بولوں۔ زیاد نے کہا کہ مجھے ایک ڈنڈا لا کر دو وہ لایا گیا۔ پھر زیاد نے پوچھا کہ تو علیؑ بن ابی طالب کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ صیفی نے کہا کہ ان کے بارے میں اچھی باتیں کہتا ہوں۔ زیاد نے اس کو اتنا مارا کہ وہ زمین کے ساتھ چمٹ گیا۔ زیاد نے کہا کہ اس کو کھڑا کرو جب اس کو اٹھایا گیا۔ تو پھر زیاد نے پوچھا کہ تو علی کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اس نے کہا کہ میرے بدن کو اُسترے سے قیمہ قیمہ

اور ریزہ ریزہ کر دیا جائے تو بھی میں علیؑ کے بارے میں کلمہ خیر ہی کہوں گا
قال زیاد لتلعننہ او لاضربن عنقک قال لا افعل زیاد نے
کہا تو علی بن ابی طالب پر لعنت کر ورنہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا صیفی نے
کہا میں ان پر لعنت ہرگز نہ کروں گا۔ پھر زنجیروں میں باندھ کر اس کو قید
کر دیا گیا۔

نوٹ: ؎ وزیر چنیں شہریار چناں۔ جیسا معاویہ ویسے اس کے
وزیر یہ تمام ظالمانہ کارروائی معاویہ کو خوش کرنے کی خاطر کی گئی کیوں کہ
خاندان نبوت پر لعنت کرنے کی بدعت کی ابتداء معاویہ نے کی اور پھر
اس بدعت کو عالم اسلام کے پھیلانے کے لئے اپنے گورنروں کو ہر قسم
کے اختیارات دیئے، خدا کی ہزار ہزار رحمت اور لاکھوں سلام اس
شیعہ پر جس نے مولا علیؑ کی محبت میں یہ ظلم برداشت کیا اور خدا تعالیٰ
زیاد کو اس کے مظالم کی پوری پوری سزا دے۔

کتاب اہل سنت التذکرہ میں حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ اسی زیاد نے
رشید ہجری کو حضرت علیؑ کا محب ہونے کے باعث قتل کیا تھا اور ان
کی زبان کاٹی تھی اور ان کو سولی پر چڑھایا تھا۔

المحاسن والمساوی اور } قد کان زیاد جمع الناس بالکوفۃ
المروج کی عبارت } بباب قصرہ یحرضھم علیؑ لعن
علی علیہ السلام فمن ابی ذالک عرضہ علی السیف۔

ترجمہ: محمد بن عقیل شافعی نے اپنی مایہ ناز کتاب نصائح الکافیہ
صفحہ ۷۶ میں مسعودی اور بیہقی سے نقل کیا ہے کہ زیاد معاویہ کے گورنر
نے کوفہ شہر میں اپنے گورنر ہاؤس کے سامنے لوگوں کو اکٹھا کیا اور ان کو

حضرت علیؑ پر معاذ اللہ لعنت کرنے پر تیار کرنا تھا اور جو شخص انکار کرتا تھا اس کو قتل کر دیتا تھا۔ عبدالرحمٰن بن صاحب کہتا ہے کہ ایک دن چند انصار کے ساتھ مجھے بھی اسی بدعت کے لئے بلایا گیا ہم انتظار میں بیٹھے تھے کہ مجھے نیند آ گئی میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی آفت اور بلا اتری ہے میں نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے اس آفت نے کہا کہ میں نقاد ذوالرقبہ ہوں اور مجھے اس گورنر زیاد کی طرف بھیجا گیا ہے میں اس خواب سے بیدار ہوا۔ پھر تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ گورنر ہاؤس سے ایک نوکر باہر آیا اور اس نے کہا تم چلے جاؤ حاکم بیمار ہو گیا ہے۔

عبدالرحمن کہتا ہے کہ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ زیاد کے ہاتھ پر ایک پھوڑا نکلا ہوا ہے اور پھر وہ پھوڑا گوشت کھانے والا ایک ناسور بن گیا ہے اور پھر زیاد اسی پھوڑے سے ہلاک ہو کر جہنم وصل ہوا ہے

نوٹ: ارباب انصاف جس طرح قرآن پاک میں فوج، پولیس اور ارکان حکومت فرعون کے تمام مظالم کی ذمہ داری حق تعالیٰ نے فرعون پر ڈالی ہے اسی طرح معاویہ کا خاندان نبوت پر معاذ اللہ لعنت کروانا اور دیگر مظالم کی ذمہ داری معاویہ پر ہے کیونکہ معاویہ کے گورنر حضرت علیؑ پر سب و شتم معاویہ کے حکم سے کرتے تھے اور اور معاویہ کو خوش کرنے کی خاطر کرتے تھے۔

اور اگر معاویہ ان گورنروں کے کرتوتوں سے خوش نہیں تھا تو اس نے ان کو سزا کیوں نہیں دی معطل کیوں نہیں کیا کوڑے کیوں نہیں مارے ارباب انصاف معاویہ کی دنیاوی کامیابی کا راز یہی ہے کہ اس نے مسلمانوں پہ مارشل لاء لگا دیا ظالم گورنر مقرر کر دیئے تاکہ کسی مسلم کو گورنمنٹ معاویہ کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں ہوئی

حضرت علیؑ کو اذیت دینے والا قیامت کے روز یہود اور نصاریٰ کی صف میں اٹھایا جائے گا

مسند احمد کی عبارت } اخرج احمد فی مسندہ من عدۃ طرق ان النبیؐ قال من اذی علیا بعث یوم القیامۃ یھودیا او نصرانیا۔

ترجمہ: محمد بن عقیل شافعی نے اپنی مایہ ناز کتاب نصائح الکافیہ میں لکھا ہے کہ نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ جو شخص حضرت علی کو اذیت دے گا وہ قیامت کے دن یہود اور نصاریٰ کی صف میں کھڑا ہوگا۔

نوٹ: معاویہ اور اس کے گورنروں نے حضرت علیؑ پر معاذ اللہ لعنت کر کے آنجناب کو اذیت دی ہے پس طائفہ شام کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

اور اگر کسی پر لعنت کرنے سے اس کو اذیت نہیں ہوتی تو قوم معاویہ کو چاہیئے کہ نماز جمعہ کے بعد مسجد میں محراب و منبر کے قریب بیٹھ کر چند تسبیحات لعنت کی امیر شام کی روح کو ہدیہ ارسال کریں اور مذکورہ روایت کی رپورٹ دینے والا نکاح متعہ کی کرامت نہیں ہے۔ بلکہ وہ سگ در صدیق اکبر ہے اور نواصب کی فقہ کا چوتھا امام ہے۔

...علیؑ سے چند قیدیوں کو معاویہ کی ...ف سے حضرت علیؑ پر معاذ اللہ لعنت ...حکم اور انکار کی صورت میں قتل کا حکم

...کامل ... وقالوا لھم قبل القتل انا قد امرنا ان ...عبارت ... نعرض علیکم البراءۃ من علیؑ واللعن له ...فتم ترکناکم وان ابیتم قتلناکم فقالوا لسنا فاعلی ذالك ...ضرت القبور واحضرت الاکفان الخ۔

...جمہ: ابن اثیر جزری فرماتے ہیں کہ جب حضرت حجر چند دیگر محبان ...ساتھ قید ہو کر مقام مرج عذراء دمشق کے قریب میں پہنچے تو معاویہ نے ...بیاض حصین بن عبد اللہ اور ابو شریف بدری کو ان کے پاس ...ور ان تینوں میں سے ایک شخص کانا تھا۔ قیدیوں میں سے ایک شخص ...دیکھ کر کہا کہ ہم میں سے آدھے بچ جائیں گے پھر چھ بچ گئے اور ...کر دیئے گئے۔ وہ تین آدمی جو معاویہ کی طرف سے آئے تھے انھوں ...یوں سے کہا کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم آپ کے سامنے حضرت ...معاذ اللہ لعنت کرنا اور ان سے برائت کرنا پیش کریں اگر تم اس ...پیش کو قبول کر لو تو تم کو رہا کر دیا جائے اور اگر انکار کرو تو تم کو قتل ...یا جائے۔ قیدیوں نے کہا کہ ہم اس پیش کش کو قبول نہیں کر سکتے

پھر حکم ہوا اور قبریں کھود دیں گئیں اور کفن حاضر کیے گئے حضرت حجر اور ان کے ساتھی رات بھر اللہ کی عبادت کرتے رہے صبح کو آٹھ قتل کر دیئے گئے اور باقی بچ گئے۔

بچنے والوں میں سے عبدالرحمٰن بن حسان کو معاویہ کے پاس لایا گیا اور معاویہ اس سے اپنی بدعت پر عمل نہ کروا سکا۔ معاویہ نے اس کو زیاد کے پاس روانہ کر دیا اور حکم دیا کہ اس کو اذیتیں دے کر قتل کر دیں پس زیاد لعین نے اس کو زمین میں زندہ دفن کروا دیا۔

نوٹ: صحابی رسولؐ حضرت حجر کے قتل ہونے کی داستان بڑی پُر درد ہے اور اس بے گناہ قتل کے بعد پھر جب معاویہ کا وقت وفات نزدیک ہوا تو نزع کی حالت میں معاویہ کے منہ سے یہ سخن سنا گیا کہ یومی منک یا حجر طویل۔ اے حجر مجھ سے انتقام کا دن بڑا طویل ہے۔

ارباب انصاف اس قسم کے قتل سے معاویہ کا نامۂ اعمال بھرا ہوا ہے حضرت علیؑ سے محبت کی وجہ سے معاویہ نے کسی کو زہر دلوایا کسی کو تلوار سے قتل کروایا اور کسی کو زمین میں زندہ دفن کروایا۔ پس اللہ کرے اس زبان میں کیڑے پڑ جائیں جو کسی دشمن علیؑ کو سیدنا اور رضی اللہ کہتی ہے۔

مومن کے اعمال نامہ کا عنوان حضرت علیؑ کی محبت سے ہے۔

عنوان صحیفة المؤمن ... قال النبی ... صحیفة المؤمن

حب علی بن ابی طالب۔

ترجمہ: نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان حضرت علیؑ کی محبت ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کے اعمال نامہ کا عنوان خاندان نبوت کے خلاف بغاوت ہے پھر حضرت علیؑ پر معاذ اللہ لعنت کرنا اور کروانا ہے پھر فرزند نبی امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کروانا ہے۔ صحابہ کرام اور علماء مومنین کے قتل سے معاویہ کا اعمال نامہ پر ہے۔ اس کے بعد معاویہ کے بارے میں فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

معاویہ کے گورنر مروان کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا

البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۸۴ وعزلها مرتین بمروان بن الحکم وکان سعید لا یسب علیا ومروان یسبه الخ۔
کی عبارت

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ اس سعید بن عاص کو معاویہ نے دو مرتبہ گورنری سے ہٹا کر مروان کو گورنر مقرر کیا یہ سعید حضرت علیؑ کو گالیاں نہیں دیتا تھا اور مروان حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف آگے چل کر ہم اس مروان کا حدود اربعہ بیان کریں گے۔ اس جگہ صرف آپ کو یہ بتانا مقصود ہے کہ معاویہ خود بھی

اور اس کے گورنر خاندان نبوت پر لعنت کرتے تھے اور ان کی یہ بدعت اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ معاویہ اور اس کے وزراء دشمن خاندانِ نبوت اور دشمن اسلام تھے۔

مروان ناصبیت کی یونین کا چیئرمین تھا

تحفہ اثنا عشریہ ص۶۵ باب ۲ کید ۵۴ میں امام اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے لکھا ہے۔ کہ مروان کی عبادت

از جملہ نواصب بلکہ رئیس آن گروہ شقاوت پژوہ بود

ترجمہ: مروان بھی گروہ نواصب سے تھا بلکہ اس گروہ کا سردار تھا

نوٹ: وزیر چنیں شہر یار چناں: ارباب انصاف، مروان جن برائیوں کی وجہ سے گروہ نواصب کا سردار تھا۔ معاویہ ان برائیوں میں مروان جیسوں کا امام تھا۔ توہین اہل بیت کی وجہ سے مروان ناصبیت کا تاج دار بنا اور معاویہ نے توہین اہل بیت کے مروان جیسوں کو گر سکھلائے۔ خاندان نبوت پر جمعہ کے آخر میں لعنت کرنے کی بنیاد رکھیں، پس معاویہ کو نظر انداز کرنا اور مروان کو ناصبیت کا تمغہ دینا شاہ عبدالعزیز کی بے انصافی ہے

خاندان نبوت پر لعنت کرنے کی خاطر مروان نماز سے پہلے خطبہ دیتا تھا

فتح الباری کی عبارت کہ من ابن المنذر اما مروان فراعی

مصلحتهم فی اسماع هم الخطبة لکن قیل انهم کانو فی زمن مروان یتعمدون ترک سماع خطبة لما فیها من سب من لا یستحق السب (یعنی علیا)

ترجمہ : امام اہل سنت ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ ابن منذر نے کہا ہے کہ نماز عید سے پہلے مروان خطبہ اس لئے دیتا تھا کہ لوگوں کی مصلحت اس میں تھی کہ ان کو خطبہ سنایا جائے۔ لیکن یہ بھی رپورٹ آئی ہے کہ مروان کے زمانہ میں لوگ جان بوجھ کر خطبہ نماز عید نہیں سنتے تھے کیوں کہ مروان کے خطبہ میں اس ذات کو گالیاں ہوتی تھیں جو سب کے لائق نہ تھی

نوٹ : شریعت پاک کا حکم ہے کہ نماز عید پہلے پڑھی جائے اور خطبہ بعد میں دیا جائے۔ مروان جب معاویہ کی طرف سے حجاز کا گورنر تھا تو خطبہ عید میں وہ حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا۔ پس لوگ نماز پڑھ کر چلے جاتے تھے اور گالیاں نہیں سنتے تھے پھر مروان نے خطبہ دینا نماز سے پہلے شروع کر دیا اور لوگ مجبوراً نماز کی خاطر بیٹھے رہتے تھے۔

فیض الباری کی عبادت { ج ۲ ص ۴۳۵ میں انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں ۔ لانه کان یسب علیا و کان الناس یقومون عنها فقدمها۔

ترجمہ : چونکہ نماز عیدین کے خطبہ میں مروان امام الھدی حضرت علی کو گالیاں دیتا تھا اور لوگ اٹھ کر چلے جاتے تھے پس مروان نے خطبہ عیدین کو نماز عید سے پہلے دینا شروع کر دیا۔

الکواکب الدری کی عبادت { اول من خطب قبل الصلوة مروان بنیة فاسدة فکان یعرض فی خطبته باهل بیت النبیؐ

دیستوا الادب بھم ... فکان فعلہ ذالک خبثاً ظاھراً

ترجمہ: رشید احمد گنگوہی کے افادات ترندی باب نماز عید میں لکھا ہے کہ نماز عید سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے خطبہ دینا سب سے پہلے مروان نے شروع کیا تھا بری نیت کے ساتھ مروان نماز عید کے خطبوں میں اہل بیت نبوت پر طنز کرتا تھا اور ان کی شان میں بے ادبی کرتا تھا جب لوگوں نے مروان کا یہ طریقہ دیکھا اور خاندان نبوت کی اذیت کو سننے پر صبر نہ کر سکے تو وہ لوگ نماز سے فارغ ہو کر چلے جاتے تھے۔ پس مروان نے خطبہ نماز عید کو پہلے دینا شروع کر دیا تاکہ وہ لوگوں کو خطبہ سننے پر مجبور کر سکے اور مروان کا یہ کام خباثت ظاہری تھا اور لوگوں نے اس کا برا منایا۔

التقریر رلنزمزی م یقال ان اول من خطب قبل الصلوٰۃ فی العیدین کی نمبارف — مروان بن الحکم کان مروان ظالما فحاشا مستزبرا عن سنۃ النبیؐ وکان یسب الناس فی الجامع مثل الجمعۃ والا عیاد وا الناس کانوا لا ینتظرون بعد الصلوٰۃ الی الخطبہ لسبہ فی اثناء الخطبہ فقدم الخطبہ علی الصلوٰۃ لئلا ینتشر الناس وکانوا ینتظرون للصلوٰۃ لا محالہ

ترجمہ: پہلا شخص جس نے نماز عیدین سے پہلے خطبہ دیا ہے وہ مروان بیٹا حکم کا ہے اور مروان بڑے درجے کا ظالم اور بد زبان تھا اور سنت نبوی سے منہ پھیرنے والا تھا اور نماز جمعہ اور عیدین کے مجمع عام میں لوگوں کو (خاندان نبوت) کو گالیاں دیتا تھا اور خطبہ میں اس کی اس بد زبانی کی وجہ سے لوگ نماز کے بعد اس کے خطبہ دینے کا انتظار نہیں تھے اور چلے جاتے تھے پس مروان نے خطبہ نماز عید سے پہلے دینا شروع کر دیا تاکہ لوگ چلے نہ جائیں۔ پس لوگ مجبور ہو کر نماز کا انتظار کرتے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف مروان کو مجمع عام میں خاندان نبوت کے خلاف بدزبانی کا موقع اور اختیارات معاویہ نے دیئے تھے بلکہ آل نبیؐ کے خلاف بدزبانی کا مروان کو معاویہ کی طرف سے حکم تھا اور بقول رشید احمد گنگوہی مروان کی کارروائی اس کی خباثت ظاہری تھی ہم کہتے ہیں کہ خاندان نبوت کے خلاف بدزبانی میں مروان شاگرد تھا اور معاویہ استاد تھا اگر شاگرد کی کارروائی خباثت ظاہری تھی تو پھر اس کے استاد معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

مروان کا حضرت امام حسنؑ اور نبیؐ کی بیٹیؑ فاطمہ زہرا کو گالیاں دینا

تطہیر الجنان کی عبارت ص ۱۴۲ وبسند رجالہ ثقات ان مروان لما ولی المدینۃ کان لیسب علیا علی المنبر کل جمعۃ الخ۔

معتبر راویوں سے روایت آئی ہے کہ مروان جب حاکم مدینہ بنا تو ہر جمعہ کو وہ حضرت علیؑ کو گالیاں دیتا تھا اور فرزند نبی امام حسنؑ کو اس کا علم تھا مگر آنجناب مجبوراً خاموش رہتے تھے اور مسجد میں عین اقامت کے وقت داخل ہوتے تھے اور مروان اس پر بھی راضی نہ ہوا اور مروان نے ایلچی کے ذریعہ حضرت حسن کے گھر ان کے والد علیؑ اور حضرت حسنؑ کو گالیاں دوا بھیجیں اور مروان کی بکواس کا کچھ حصہ یہ بھی ہے۔

ما وجدت مثلك الا مثل البغلة يقال لها من ابوك فتقول امی الفرس۔

تیری مثال میرے نزدیک خچر کی سی ہے کہ جب اُسے پوچھا جائے کہ تیرا باپ کون ہے تو وہ کہے میری ماں گھوڑی ہے۔

امام حسنؑ نے فرمایا کہ تو مروان کو جا کر کہہ دے کہ میں تجھے گالیاں دے کر تیرے گناہ کو کم نہیں کرنا چاہتا۔ میری اور تیری ملاقات اللہ کے ہاں ہو گی اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے اللہ نے میرے نانا جان کو جو شرف بخشا ہے وہ اس سے بلند و برتر ہے کہ میری مثال خچر کی سی ہو۔ انتہی۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ مروان عرب کی مشہور کنجری زرقا کی اولاد ہے اور نواصب کے چھ خلفاء کا دادا ہے اور اتنا بڑا دشمن اہل بیت تھا کہ اس کی بدزبانی کا نمونہ آپ نے ملاحظہ کر لیا ہے کہ اس لعین ابن لعین نے معاذ اللہ حضرت علیؑ کو گدھے سے تشبیہ دی ہے اور مروان کو اس قسم کی بدزبانی کے اختیارات معاویہ نے دیئے تھے۔ ہزار افسوس ہے ان لوگوں پر جو معاویہ اور مروان جیسے دشمنان خاندان نبوت کی عقیدت کا دم بھرتے ہیں۔

حالانکہ اس قماش کے لوگوں کو سیدنا اور رضی اللہ کہنا تعلیمات قرآن وسنت سے صاف بغاوت ہے۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے مروان کو لقب شیطان کا عطا کیا ہے

فتاوی عزیزی کی عبارت } صـ ۲۲۵ سوال: مروان کو برا کہنے کے بارے میں اہل سنت کے نزدیک کیا ثابت ہے۔

جواب: اہل بیت کی محبت فرائض ایمان سے ہے نہ کہ لوازم سنت اور محبت اہل بیت سے ہے کہ مروان علیہ اللعن کو برا کہنا چاہیے اور اس سے دل سے بیزار رہنا چاہیے۔ علی الخصوص اس نے نہایت بدسلوکی حضرت امام حسینؑ اور اہل بیت کے ساتھ اور کامل عداوت ان حضرات سے رکھتا تھا اس خیال سے اس شیطان سے نہایت ہی بیزار رہنا چاہیے۔

نوٹ: ارباب انصاف مروان شاگرد ہے اور معاویہ استاد تھا اور معاویہ ہی نے مروان کو آل نبیؐ کے خلاف بد زبانی کا موقع دیا تھا۔ پس مروان کو شیطان کہنا اور معاویہ کو معاف کر دینا سراسر بے انصافی ہے۔

حضرت علیؑ باب حطہ (بخشش کا دروازہ) ہے

ینابیع المودۃ کی عبارت } صـ عن ابن عباسؓ ان رسول اللہ قال علی باب حطۃ من دخل منہ کان مؤمنا و خرج منہ کان کافرا"

ترجمہ : ابن عباس راوی ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا تھا کہ حضرت علیؑ بخشش کا دروازہ ہے جو شخص اس کے سامنے جھک گیا وہ مومن ہے اور جو نہ جھکا وہ کافر ہے

نوٹ : ارباب انصاف معاویہ اور اس کے وزراء حضرت علی کو گالیاں دیتے تھے اور جمعہ کے خطبوں میں آنجناب پر لعنت کرتے تھے پس مذکورہ فرمان نبی کے بعد معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔ ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ معاویہ نے حضرت علیؑ سے جنگ کر کے اور حضرت علیؑ کی وفات کے بعد آنجناب پر لعنت کر کے بخشش کا دروازہ اپنے لیئے بند کر لیا تھا۔

ابن عقیل شافعی نے اپنی مایہ ناز کتاب نصائحُ الکافیہ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ مروان نے کہا تھا کہ عثمان کا سب سے زیادہ دفاع حضرت علیؑ نے کیا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ پھر آپ ان کو گالیاں کیوں دیتے ہو۔ مروان نے کہا: لا یستقیم لنا الامر الا بذالك کہ ہماری حکومت اس کے بغیر قائم نہیں ہو سکتی۔ میرے محترم قارئین ان لوگوں نے اپنی دنیاوی حکومت کی خاطر خاندان نبوت کی توہین کی ہے پس اس قماش کے لوگوں کو سیدنا کہنا اور رضی کہنا تاریخ اسلام سے ناواقفیت ہے۔

فرمان علیؑ۔ میری اور معاویہ کی محبت مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی

نصائحُ الکافیہ کی عبارت ہے ونقل عن علیؑ انہ قال لا یجتمع

حبی وحب معاویہ فی قلب مومن ابدا

ترجمہ : حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آنجناب نے فرمایا تھا کہ میری اور معاویہ کی محبت مومن کے دل میں جمع نہ ہوگی ۔

نوٹ : ارباب انصاف حضرت علیؑ کے اس فرمان کے بعد ان لوگوں کو دعوت فکر ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت علیؑ اور معاویہ دونوں کو دوست رکھتے ہیں۔ جب کہ دونوں سے محبت رکھنا اجتماع ضدین ہے جو کہ عقلاً محال ہے۔

حضرت علی کا دشمن ولدالحیض ہے

صواعق محرقہ کی عبارت } ص۱۳۰ آیت ۴ اقل لا اسئلکم میں لکھا ہے فھو لاحد ثلاث اما منافق واما لزنیۃ واما امرأ حملتہ امہ فی غیر طہر

ترجمہ : عترت نبیؐ کا دشمن یا ولد الزنا ہے یا نطفہ حیض ہے ۔

نوٹ :

ارباب انصاف معاویہ اور اس کے وزراء کا خطبہ جمعہ و عیدین و دیگر مواقع میں خاندان نبوت اور خصوصاً حضرت علیؑ پر لعنت کرنا ان کی عترت نبیؐ سے صاف دشمنی کا ثبوت ہے اور اس واضح دشمنی کے بعد معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ۔

معاویہ کے دربار میں برملا حضرت علی پر لعنت کی جاتی تھی

تاریخ ابوالفدا کی عبارت { فدخل رجل من اهل الشام وقام خطیبا وکان آخر کلامه ان لعن علی بن ابی طالب فاطرق الناس وتکلم الاحنف فقال یا امیر المومنین ان هذا القائل لو یعلم ان رضائك فی لعن المرسلین للعنهم فاتق الله ودع عنك علیا۔

ترجمہ: ایک مرد اہل شام سے معاویہ کے دربار میں آیا، اور کچھ کلام کیا اور کلام کے آخر میں اس نے حضرت علیؑ پر لعنت کی۔ معاویہ سمیت تمام درباری خاموش سر جھکائے بیٹھے رہے اور احنف بن قیس بول اٹھا اور معاویہ سے کہا کہ اگر اس شخص کو معلوم ہو جائے کہ تیری خوشنودی رسولوں پر لعنت کرنے میں ہے تو یہ شخص نبیوں پر بھی لعنت کرے تو خدا سے ڈر اور اس طرح کی تبرا بازی حضرت علیؑ پر ترک کر دے۔

المستطرف کی عبارت { باب ۳ میں لکھا ہے کہ معاویہ اس بے حیائی میں اتنا جری ہو گیا تھا کہ ایک مرتبہ حضرت عقیل، حضرت علیؑ کے بھائی معاویہ کے دربار میں آئے اور معاویہ نے ان کو بھی مجبور کیا کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کریں، مگر حضرت عقیل نے ایسا انداز کلام اختیار کیا کہ اس نے معاویہ پر لعنت بھیجی۔

اشرف علی تھانوی کی گواہی کہ معاویہ کے دربار میں حضرت علیؑ پر تبرا ہوتا تھا

حکایات الاولیاء ص ۱۲۴ مولانا شاہ اسماعیل شہید کھڑے ہو کی عبارت گئے اور مولانا عبدالحی صاحب کو وعظ سے روک کر سبحان علی خاں سے کہا کہ بتاؤ حضرت علیؑ کے دربار میں امیر معاویہ پر تبرا ہوتا تھا اس نے کہا کہ نہیں حضرت علیؑ کا دربار ہجوگوئی سے پاک تھا پھر پوچھا کہ حضرت علیؑ پر تبرا ہوتا تھا کہا بے شک ہوتا تھا۔

نوٹ: اس عبارت میں مولانا اشرف تھانوی اور شاہ اسماعیل شہید دونوں نے تسلیم کیا ہے کہ معاویہ کے دربار میں حضرت علیؑ پر تبرا ہوتا تھا۔

ارباب انصاف آج کچھ لوگ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں اگر کوئی شخص خلفاء راشدین کو برا بھلا کہے تو اس کے لیے حکومتی سطح پر کوئی سزا تجویز کی جائے۔ ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خلفاء راشدین میں تو اہل سنت کے بقول حضرت علی علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ پس معاویہ کا خلیفہ راشد حضرت علیؑ پر لعنت کرنا اور نواصب کا معاویہ کو بجائے سزا سنانے کے اس کو امام اور خلیفہ برحق تسلیم کرنا۔ یہ دین اسلام میں صاف دھاندلی ہے اگر کوئی شخص ابوبکر یا حضرت عمر پر لعنت کرے تو وہ بقول نواصب کے کافر اور مرتد ہے پس معاویہ بھی تو خلیفہ راشد حضرت علیؑ پر لعنت کرتا تھا پس اس کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنے میں نواصب کی موت ہے۔

طاغیہ شام کی صفائی میں اس کے وکلاء کا ایک مایہ ناز عذر

بیانہ: ابن تیمیہ اور اسی کے مانند دوسرے نواصب نے معاویہ کی صفائی میں یہ عذر پیش کیا ہے کہ اگر معاویہ حضرت علیؑ پر لعنت کرتا تھا تو حضرت علیؑ بھی معاویہ پر لعنت کرتے تھے پس حساب برابر ہو گیا۔

جواب ۱: نہج البلاغہ کے خطبات گواہ ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ اہل شام کو سب کر رہے تھے اور حضرت علیؑ نے ان کو منع فرمایا تھا۔ یہ منع تحریمی تھا یا کوئی اور وجہ تھی یہ الگ مسئلہ ہے اور معاویہ کا حضرت علیؑ پر خود بھی اور اپنے گورنروں سے بھی اور اپنی رعایا سے بھی سب کروانا تاریخ اسلام سے تواتر اور یقین کے ساتھ ثابت ہے اور یہ سلسلہ خود معاویہ نے حضرت علیؑ کی وفات کے بعد بھی اسی طرح جاری رکھا حتیٰ کہ معاویہ کے بعد خلفاء بنو امیہ میں بھی یہ بدعت جاری رہی اور ۹۰ سال تک خاندان نبوت پر یہ تبرا ہوتا رہا اور اس کا ثواب معاویہ کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہا۔

جواب: حکایات الاولیاء میں شاہ اسماعیل شہید اور مولانا اشرف علی تھانوی نے بھی یہ تسلیم کر کے کہ حضرت علیؑ کا دربار معاویہ پر تبرا بازی سے خالی تھا ابن تیمیہ کے منہ پہ ایک زبردست جوتا مارا ہے۔

جواب: قرآن و حدیث میں ثابت ہے کہ چند مجرمین پر خدا اور رسولؐ نے لعنت فرمائی ہے پس اگر وہ مجرمین معاذ اللہ خدا و رسولؐ پر لعنت کریں

تو ہمیں کیا اس کا نوٹس نہیں لینا چاہیے اور اسی بات پر خاموش ہو جائیں کہ طرفین نے ایک دوسرے پر لعنت کی ہے پس حساب برابر ہو گیا۔

ارباب انصاف اگر حضرت علیؑ نے معاویہ پر لعنت فرمائی ہے تو معاویہ مجرمین سے تھا اس نے مرکز اسلام کے خلاف امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے خلاف بغاوت کی تھی اور خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر ان کی اسلامی حکومت میں تخریب کاری کی زمین خدا میں فساد برپا کیا صحابہ کرام اور اہل سلام کا جنگ صفین میں قتل عام کروایا۔ اور امام الھدی برادر مصطفیٰ، خلیفہ راشد حضرت علی سے جنگ کر کے خدا اور رسول کو اذیت پہنچائی تھی، پس اس قماش کے آدمی کو چوم کر نہیں رکھا جا سکتا اور معاویہ کا حضرت علیؑ پر لعنت کرنا اس کی صرف یہ وجہ تھی کہ حضرت علیؑ اس دنیا میں نظام مصطفےٰ نافذ کرنا چاہتے تھے اور دین اسلام کی آئین خداوندی کی بالادستی قائم کرنا چاہتے تھے۔

معاویہ اس نظام کا سخت مخالف تھا اور وہ دور جاہلیت کی تاریکی کو دوبارہ لوٹانا چاہتے تھے۔ معاویہ نے خون عثمان، کا جھوٹا بہانہ بنایا تھا اور وہ دراصل حکومت اسلامی پر ناجائز قبضہ کرنا چاہتا تھا۔

اگر ہمارے اس بیان سے کسی کی تسلی نہیں ہوئی تو ہماری کتاب بغاوت بنوامیہ اور معاویہ کا ضرور مطالعہ کریں۔

اس کتاب میں قرآن و سنت کی روشنی میں ہم نے تفصیل سے بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ امیر شام نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کر کے اپنا نام اسلام کے باغیوں کی فہرست میں لکھوایا ہے اور باغی کا نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے اور جس کا جنازہ جائز نہیں ہے اس کو رضی اللہ اور رحم کہنا جائز نہیں ہے۔

طاغیہ شام کی کمزور پوزیشن کو سہارا دینے کی خاطر اس کے وکلاء کا ایک اور عذر

بیانیہ حضرت علیؑ نے بھی تو معاویہ کے ایمان کو مشکوک بنایا گویا معاویہ حضرت علیؑ کی نگاہ میں بے ایمان تھا۔

جواب: ہمارے مولیٰ کی یہ کرامت ہے کہ ان کے دشمن کے وکلاء اس محاذ پر ایک دوسرے کو جوتے مارتے ہیں ابن کثیر دمشقی نے البدایہ والنہایہ ۲۷۵/۸ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہ کے ایمان کو مشکوک بتایا ہو۔ وھذا عندی لا یصح عن علیؑ کہ یہ بات حضرت علیؑ نے فرمائی ہو میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔

ارباب انصاف ابن کثیر کا یہ فیصلہ آج کل کے نواصب کے منہ پر زبردست جوتا ہے۔ رہا معاویہ کے ایمان کا مسئلہ تو یہ اس کی خلافت حقہ کو ثابت کرنے سے بھی زیادہ مشکل تھا۔

امیر شام کی بدزبانی پر پردہ ڈالنے کی خاطر لفظ سب کی بے جا تاویلات

بیانیہ: ارباب انصاف معاویہ کا خاندان نبوت پر تبرا کرنا اور گالیاں

دینا اور عترت بنی پر لعنت کرنا تاریخ اسلام میں یقین کے ساتھ ثابت ہے پس وکلاء معاویہ لفظ سب کے بارے اپنی تاویلات کی پٹاری کھول بیٹھتے ہیں۔ مگر اس محاذ پر ان کے نصیبوں میں رسوائی ہی رسوائی لکھی ہے۔

لفظ سب کے معنی میں آیئے قرآن پاک پر فیصلہ کرتے ہیں

سورۃ انعام آیت ۱۰۸ پارہ ۷ ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم۔ اس آیت میں لفظ سب دو مرتبہ آیا ہے اور مولانا اشرف علی تھانوی اور شاہ ولی اللہ نے لفظ سب کا ترجمہ دشنام کیا ہے اور دشنام کا معنی ہے گالیاں دینا، معاویہ کی خاندان نبوت کی شان میں بدزبانی کرنا۔ اس بدزبانی کے بارے میں تاریخ میں تین لفظ آتے ہیں۔

ع۱ لعن۔ ع۲ سب ع۳ شتم

ہم نواصب کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر معنی کے لحاظ سے برے نہیں ہیں۔ تو ہر جمعہ ان کی ایک ایک تسبیح معاویہ کے نام پر پڑھ کر اس کا ثواب اس کی روح کو پہنچا دیں۔

ناصبی یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل علامہ صاحبان پر ہمیں ہزار افسوس ہے کہ ایک دشمن خاندان نبوت کی عقیدت میں ایسے اندھے ہوئے ہیں کہ اس کی مذمت میں کئی عدد احادیث کو وہ گھول کر پی گئے ہیں۔

کوفہ شہر میں معاویہ کے ملنگوں کی خاندان نبوت پر تبرا بازی اور اہل سنت

لعل شاہ بخاری کا اظہار افسوس

کوفہ کا انتخاب گالیوں کے لئے کیوں ہوا اس لئے کہ یہ شہر حضرت علیؑ المرتضیٰ کے	{	معاویہ اور استخلاف یزید کی عبادت

عقیدت مندوں کا مرکز تھا۔

آج کوئی ملنگ ہمیں دور سے دیکھتا ہے تو یا علیؑ کا نعرہ لگاتا ہے اور علیؑ کا پہلا نمبر پکارتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ من چلے ملنگ فاتر العقل نہیں محض ہمیں جلانے کے لئے یہ نعرے لگاتے ہیں۔ ان کے نعروں سے ہمارے سینوں پر سانپ لوٹنے لگتے ہیں اور ہمارے دل جل اُٹھتے ہیں اور بارہا دلوں کی سوزش شعلوں کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور لڑائی تک نوبت آجاتی ہے اور علی کے یہ ملنگ ہمارے ہاتھوں کئی بار پٹ چکے ہیں۔

ابھی تھوڑی مدت کا واقعہ ہے کہ ایک ملنگ نے ہماری مسجد کے سامنے نعرے لگائے ایک طالب علم نے اُسے زدوکوب کیا اور تھانہ تک سب طلباء کو اساتذہ سمیت جانا پڑا۔

لیکن معاویہ کے ملنگ کوفہ کی جامع مسجد میں حضرت علیؑ پر موسلا دھار بارش کی طرح برس جائیں تو علیؑ کے عقیدت مندوں پر کیا گذرتی ہوگی اگر آپ

کے سینہ میں دل ہے پتھر نہیں تو بھنگ نوش ملنگوں کے نعرہ ہائے دما دم مست قلندر سے جو آپ نے تاثر لیا ہے اس سے کوفہ میں حضرت علیؑ کے عقیدت مندوں کی حالت زار کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عبارت سے ایک تو یہ ثابت ہو گیا کہ معاویہ کے ملنگ کوفہ شہر میں حضرت علیؑ پر تبرا بازی کرتے تھے اور دوسری بات یہ بھی واضح ہو گئی کہ معاویہ کے ملنگ مدت دراز تک حضرت علیؑ پر تبرا بازی کر کے شیعان علی کا دل دکھاتے رہے ہیں اور علیؑ کے ملنگ بچارے صرف دمادم مست قلندر اور علیؑ کا پہلا نمبر اگر پکار دیں تو بچاروں کو مسجدوں کے سامنے مار کھانی پڑتی ہے۔

مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا اعتراف کہ معاویہ حضرت علی کو ہر وقت گالیاں دیتا تھا

فتاوی عزیزی کی عبارت ملاحظہ ہو: بہتر یہی ہے کہ اس لفظ (سب) سے اس کا ظاہری معنی سمجھا جائے غایۃ الامر اس کا یہی ہو گا کہ ارتکاب اس بڑے کام کا یعنی (حضرت علیؑ کو گالیاں دینا یا دلوانا حضرت معاویہ سے صادر ہونا لازم آئے گا اور یہ کوئی پہلا برا کام نہیں ہے جو اسلام

میں ہوا ہو اس واسطے کہ درجہ گالیاں کا جنگ کرنے سے بہت کم ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے مومن کو گالیاں دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے اور جب معاویہ کا حضرت علیؓ سے جنگ کرنا یقینی ہے تو بہتر یہی ہے کہ معاویہ کو گناہ کبیرہ کا مرتکب جاننا چاہیے اور ہر جگہ خطائے اجتہادی کو دخل دینا بیباکی سے خالی نہیں۔ یعنی ہر جگہ خطائے اجتہادی کا عذر پیش کرنا ایک قسم کی بے حیائی ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا خاندان نبوت کو گالیاں دینا وہ بات ہے کہ جو تاریخ اسلام اور صحاح ستہ سے یقین کے ساتھ ثابت ہے اور طاغیہ شام کی یہ برائی اصولاً کسی تاویل کے قابل نہیں ہے۔ پس اگر کوئی شخص ابوبکر یا عمر کو گالیاں دے تو وہ شخص بقول قوم معاویہ کافر اور مرتد ہے اگر معاویہ حضرت علیؑ کو گالیاں دے تو وہ شخص کافر اور مرتد نہیں ہے بلکہ وہ نواصب کا امام برحق ہے اور خلیفہ ہے۔ ع تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی۔

اگر کسی خلیفہ راشد کو گالیاں دینا کفر ہے تو معاویہ نے یہ برائی کی ہے پس معاویہ نے یہ برائی کی ہے پس نواصب کا توپ خانہ کفر کے فتاویٰ کی گولہ باری یہاں کیوں نہیں کرتا۔

جب کہ شاہ عبدالعزیز کی وضاحت بھی موجود ہے کہ کسی عام مومن کو گالیاں دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے اور معاویہ نے یہ دونوں کام کئے ہیں۔ امیرالمومنین حضرت علیؑ کو گالیاں بھی دی ہیں اور آنجناب کے ساتھ جنگ بھی کی ہے اور حدیث خاص بھی موجود ہے کہ حضرت علیؓ سے جنگ کرنا اور آنجناب کو گالیاں دینا کفر ہے کسی ظالم یا فاسق کی بلا وجہ وکالت شرعاً جرم ہے امیر شام کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے

شاہ عبدالعزیز امام اہل سنت کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ پر لعنت کرنا یا ان کو گالیاں دینا کفر ہے

تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۴ باب گیارہ مقدمہ ۹ از جماعت شام کی عبادت ہے بالیقین کسے را معلوم کنیم کہ عداوت وبغض حضرت امیر داشت بہ حدے کہ تکفیر آن جناب یا لعن وسب آن عالی جناب می کرد اورا بالیقین کافر خواہیم دانست

ترجمہ : اگر یقین کے ساتھ معلوم ہو جائے کہ اہل شام میں سے کوئی حضرت علیؑ کے ساتھ دشمنی رکھتا تھا یا حضرت علیؑ پر لعنت یا ان کو گالیاں دیتا تھا ہم اس کو یقین کے ساتھ کافر جانیں گے ۔

نوٹ : ارباب انصاف معاویہ کا حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کرنا اور حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کرنا اور آنجناب پر تبرا و لعنت کرنا اور خاندان نبوت پر لعنت کرنا اور آل نبی سے بغض اور دشمنی رکھنا تاریخ اسلام سے یقین کے ساتھ ثابت ہے ۔ اور امام اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ ہے کہ جو شخص حضرت علیؑ پر لعنت کرے وہ کافر ہے

پس طاغیہ شام کے بارے صحیح فیصلہ کرنا بالکل آسان ہو گیا ۔ اور یہ بالکل بے انصافی ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر کو بقول نواصب سب کرنے والا

اور ان سے جنگ کرنے والا تو کافر اور مرتد ہو اور حضرت علیؑ کو گالیاں دینے والا خاندان نبوت پر لعنت کرنے والا نہ ہی فاسق اور نہ ہی کافر بلکہ تاج دار خلافت ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

امام اہل سنت علامہ سید شریف الجرجانی کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والا فاسق ہے

شرح مواقف کی عبارت } ومنهم من ذهب الى التفسيق كالشيعة وكثير من اصحابنا۔

ترجمہ: علامہ علی بن محمد الجرجانی فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے ان کے بارے میں اختلاف ہے شیعہ صاحبان اور زیادہ اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگ فاسق تھے۔

امام اہل سنت تفتازانی کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والا ظالم اور فاسق تھا

شرح مقاصد کی عبارت } ان ما وقع بين الصحابه من

المحاربات و المشاجرات يدل بظاهره على ان بعضهم قد حاد من طريق الحق و بلغ حد الظلم و الفسق و كان الباعث الحقد و العناد و الحسد و اللداد و طلب الملك و الرياسة و الميل الى اللذات و الشهوات ۔

ترجمہ : علامہ سعد الدین عمر تفتازانی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام میں جو جھگڑے ہوئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ کچھ صحابہ راہ حق سے ہٹ گئے تھے اور ظالم و فاسق ہونے کی حد کو پہنچ گئے تھے اور اس کی وجہ کینہ اور حسد تھا، لذت پرستی تھی اور طلب ریاست و حکومت تھی ۔

نوٹ : ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خداوند تعالیٰ کے سامنے جواب دینا ہے اور کسی ظالم اور فاسق اور دشمن خاندان نبوت کی کی وکالت میں ایمان کی بربادی ہے ۔ معاویہ نے خاندان نبوت سے جنگ کی ہے اور آل نبیؐ پر لعنت کی ہے پس معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اور ڈنڈی نہ مارنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے کیونکہ معاویہ نے توہین خاندان نبوت میں ہر قسم کا ہتھیار استعمال کیا ہے پہلے اس نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی پھر اس نے آنجناب سے جنگ کی پھر اس نے حضرت علیؑ کی اسلامی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر ہر قسم کی تخریب کاری کی ، چوری ڈاکہ زنی اور لوٹ مار کا بازار گرم کیا ۔

پھر اس نے خاندان نبوت اور خصوصاً حضرت علیؑ کی ذات گرامی پر تبرابازی اور لعنت کرنے کی بدعت شروع کی اور صحابہ کرام اور اہل سلام کو مجبور کرتا تھا کہ وہ معاذ اللہ حضرت علیؑ پر لعنت کریں اور اپنے گورنروں کو اس کی خصوصی ہدایات تھی کہ وہ بھی معاذ اللہ حضرت علیؑ پر خود بھی لعنت کریں اور دوسرے

لوگوں سے بھی کروایئں اور معاویہ کی اس بے حیائی کا ثبوت ہم نے تاریخ اسلام اور صحاح ستہ سے تھوک کے حساب سے پیش کیا ہے اور معاویہ کی اس برائی کی رپورٹ دینے والے اہل سنت کے چوٹی کے علماء ہیں۔ اور ان علماء کو دین دشمن سبائی تقیہ باز روافض اور متعہ کی پیداوار کہنا نواصب کی بے حیائی ہے اور معاویہ نے خاندان نبوتؐ پر جس تبرا بازی کی بدعت کو شروع کیا تھا وہ ۹۰ سال تک بنو امیہ میں جاری رہی اور عمر بن عبدالعزیز نے آکر اس برائی کو روکا۔

کتاب لا جواب

بغاوت بنو امیہ اور معاویہ

در جواب

خلافت بنو امیہ اور معاویہ

ایک ناصبی نے کتاب شمائل علیؑ لکھ کر اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی ملی ہے اس لعین ناصبی نے اپنی کتاب میں حضرت علیؑ کی پاکیزہ ذات گرامی پر الزامات لگائے ہیں اور اسی کتاب کے رد عمل میں بندہ نے معاویہ پر ایک کتاب لکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور وہ کتاب مختلف ابواب میں شائع کر رہا ہوں اس کا ایک باب قول سدید ہے اور ایک باب کردار معاویہ اور یزید ہے اور ایک باب بغاوت معاویہ اور بنو امیہ ہے یہ تین باب چھپ چکے ہیں چوتھا باب یہ رسالہ ہے جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں

اہل بیت نبوت و حضرت علیؑ کو گالیاں دینا ایسے ہے جیسے نبیؐ کریم کو گالیاں دینا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۲۵۱/۲ مناقب علیؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات ص ۳۴۵/۱۱ مناقب علیؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص ۶۶۷/۴
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۴۰۱/۷ ذکر حسن بن فضیل
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خصائص امیر لنسائی ص ۵۴
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مودۃ القربیٰ ص ۱۳۱ مودۃ ۲ ص ۲۴
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص ۱۲۱/۳
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۳۳۸ ب ۹۲
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۵۱/۳ ۱۵۷
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفا ص ۱۳۸ ذکر علیؑ
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۱۵۲/۶ فضائل علیؑ
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنھایہ ص ۳۵۵/۷ باب فضائل علیؑ
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص ۱۸۷ ب ۵۶
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۰۴
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۸ ذکر علیؑ

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب المناقب للخوارزمی صـ ۸۲-۹۱

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صـ ۲۴

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین صـ ۱۵۸ ذکر علیؑ

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ صـ ۱۲۷ فصل فی ذکر مناقبہ الحسنۃ

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین صـ ۳۰۱ بـ ۵۶

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ صـ ۶۶

۲۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا مقصد دوم ماثر علیؑ۔

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المظہری صـ ۲۱ ج ۵ سورہ ابراہیم۔

البدایہ والنہایہ کی عبادت } قالت سمعت رسول اللہ یقول " من سب علیاً فقد سبنی "

ترجمہ: امّ سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبیؐ پاک سے سنا آنجنابؐ نے فرمایا " جس نے علیؑ کو گالیاں دیں تحقیق اس نے مجھے گالیاں دیں۔

فصول المہمہ کی عبادت } عن ابن عباس قال رسول اللہ " یا علیؑ من سبک فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ ومن سب اللہ فقد کبہ اللہ علی منخریہ فی النار "

ترجمہ: نبیؐ کریم نے حضرت علیؑ سے فرمایا " جس نے آپ کو گالیاں دیں تحقیق اس نے مجھے گالیاں دیں اور جس نے مجھے گالیاں دیں اس نے اللہ کو گالیاں دیں خدا اس کو ناک کے بل آگ میں پھینکے گا۔

مودۃ القربیٰ کی عبادت } عن علیؑ قال قال رسول اللہ من سب علیا فقد سبنی ومن سبنی فقد سب اللہ "

ترجمہ: نبیؐ کریم نے فرمایا جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے

گالی دی اور جس نے مجھے گالی دی اس نے اللہ کو گالی دی ۔

مشکوٰۃ کی عبارت { عن ام سلمۃ قالت من سب علیا فقد سبنی رواہ احمد
ترجمہ : ام سلمہ راوی ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا کہ جس نے علیؑ کو گالی دی اس نے مجھے گالی دی ۔

نوٹ : بنو امیہ کا حضرت علیؑ کو گالیاں دینا اپنے ظالمانہ دور میں ایک امر یقینی ہے اور ہم نے ان کا ثبوت ایسے علماء کی کتابوں سے پیش کیا ہے جو متعہ کی پیداوار نہیں بلکہ حلالہ سے پیدا ہوئے ہیں اور ان میں سے کوئی سبائی نہیں بلکہ قوم معاویہ کے ہر دور کے مایہ ناز علماء ہیں اور پھر ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ جس کسی نے حضرت علیؑ کو گالی دی اس نے خدا اور رسول کو گالی دی ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ بنوامیہ ایسے حکمران تھے کہ وہ اپنے دورِ حکومت میں خدا و رسولؐ کو گالیاں دیتے تھے ۔

ناموسِ صحابہ کی حفاظت کے ٹھیکیداروں کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ اگر کوئی ابوبکر و عائشہ کو برا بھلا کہے تو آپ ان کے کفر و ارتداد اور نفاق کے فتوے شائع کرتے ہیں اور جو شخص حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ کو گالیاں دے مثلاً معاویہ اس کو آپ امام اور خلیفہ مانتے ہیں کیا یہی آپ کا انصاف ہے تف ہے ایسے انصاف پر

معاویہ کے حضرت علیؑ کو گالیاں دینے کیخلاف زوجہ نبیؐ حضرت امّ سلمہ کا احتجاج

المستدرک للحاکم و مسند احمد کی عبارت ایسب رسول اللہ

فیکم علیؑ المنابر قالوانی ذالک قالت الیس یسب علیؑ ومن احبہ

ترجمہ: ابو عبداللہ الجدلی کہتے ہیں کہ ام المومنین زوجہ رسولؐ اللہ حضرت ام سلمہ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تم میں کھڑے ہو کر منبروں پر رسول اللہ کو گالیاں دی جاتی ہیں میں نے کہا وہ کیسے ام سلمہ نے کہا کہ کیا تم میں حضرت علیؑ پر لعنت نہیں کی جاتی اور آنجناب کو گالیاں نہیں دی جایئں کیا تمہارے منبروں پر محبان علیؑ کو گالیاں نہیں دی جاتیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ نبیؐ پاک حضرت علیؑ سے محبت رکھتے تھے۔

نوٹ: حضرت ام سلمہ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ معاویہ کی سازش سے برملا حضرت علیؑ اور ان کے محبوں اور دوستوں کو جمعہ و عیدین کے خطبوں میں گالیاں دی جاتی تھیں اور نبیؐ کریم بھی حضرت علیؑ کو دوست رکھتے تھے پس جو شخص حضرت علیؑ کے دوستوں کو گالیاں دیتا تھا وہ معاذ اللہ نبیؐ پاک کو گالیاں دیتا تھا۔

خاندان نبوتؐ کی توہین کے خلاف ابن عباس کا احتجاج

مروج الذهب کی عبارت ۔ ایک مرتبہ صحابی رسولؐ اللہ حضرت عبداللہ بن عباس ایک گروہ بنوامیہ کے قریب سے گزرے اور وہ لوگ حضرت علیؑ گالیاں دے رہے تھے۔ جناب ابن عباس نے ان سے پوچھا کہ تم میں سے کون ہے جو خدا اور رسولؐ کو گالیاں دے رہا ہے

انہوں نے کہا معاذ اللہ یہ برائی کون کر سکتا ہے۔

ابن عباس نے کہا کہ کون ہے تم میں حضرت علیؑ کو گالیاں دے رہا ہے انہوں نے کہا ہاں یہ درست ہے۔ ابن عباس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آنجنابؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے گالیاں دیں اس نے اللہ کو گالیاں دیں اور جس نے علیؑ کو گالیاں دیں اس نے مجھے گالیاں دیں۔ بنو امیہ ترچھی نگاہوں سے ابن عباس کو دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

معاویہ کی سازش سے لفظ ابو تراب کا تحقیر آمیز استعمال

البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۳۳۶ کان بعض بنی امیہ یعیب علیا بتسمیتہ ابا تراب وھذا الاسم انما سماہ بہ رسول اللہ کما ثبت فی الصحیحین

کی عبارت

ترجمہ: ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں کہ بعض بنو امیہ کے افراد حضرت علیؑ کی کنیت ابو تراب کی وجہ سے آنجناب کی عیب جوئی کرتے تھے۔ حالاں کہ یہ کنیت تو انھیں رسول اللہ نے عطا فرمائی تھی جیسا کہ صحیحین سے ثابت ہے

تاریخ طبری ج ۶ ص ۲۰۲ ان الطوغیت فی ھذہ الترابیۃ السبائیۃ راسھم حجر بن عدی خالفو امیر المومنین۔

کی عبارت

ہم

ترجمہ: اس ترابیہ سبائیہ گروہ کے طاغوتوں نے جن کا سردار حجر بن عدی ہے امیر المومنین کی مخالفت شروع کر رکھی ہے۔

نوٹ: معاویہ کے گورنر زیاد نے جو خط معاویہ کو لکھا تھا اس میں یہ لفظ اس میں یہ لفظ ترابیہ سبائیہ کے ساتھ تعریفی جملہ نہیں ہے بلکہ اسے یقیناً تحقیر آمیز معنی میں استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب خاک آلودہ اور ناکام و نامراد ہے۔

بنو امیہ لفظ ابو تراب کو تمسخر کے طور پر استعمال کرتے تھے

فیض الباری کی عبارت { جے ۲۷ انہ یستھزء بہ علی کنیتہ ھذہ
ترجمہ: کنیت ابو تراب پر حضرت علیؑ کا استہزا اور تمسخر اڑایا جاتا تھا۔

نوٹ: انور شاہ کشمیری نے بھی وضاحت کر دی ہے کہ بخاری شریف میں ص ۵۲۵ میں یہ حدیث ہے کہ ایک شخص حضرت سہل بن ابی سعد کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص یعنی امیر مدینہ نے منبر کے پاس حضرت علیؑ کے حق میں گستاخی کی سہل نے پوچھا کہ کیا کہا ہے اس نے کہا کہ اس نے آنجناب کو ابو تراب کہا ہے سہل نے کہا کہ ابو تراب تو نبیؐ پاک نے ان کا نام رکھا تھا۔ ارباب انصاف اہل زبان اپنے معاشرہ اور ماحول سے خوب واقف ہوتے ہیں چونکہ بنو امیہ لفظ ابو تراب کو تمسخر کے طور پر استعمال کرتے تھے اسی لئے اس عرب نے اس صحابی سے شکایت کی تھی۔

حضرت علیؑ کے حب داروں کو تعریض اور طنزیہ طور پر ترابی کہا جاتا تھا

عقد الفرید کی عبادت | ایک مرتبہ حضرت صعصعہ بن صوحان معاویہ کے پاس آئے اور عمر بن العاص معاویہ کے پاس بیٹھا تھا معاویہ نے کہا وسع له ترابیه فیه کہ اس ترابی کو گنجائش کر کے جگہ دیں۔

حضرت صعصعہ نے کہا انی واللہ لترابی خلقت منه والیه اعود و منه ابعث و انك لمارج من مارج من نار کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ترابی ہوں مٹی سے پیدا ہوا ہوں اور اسی میں دفن ہوں گا اور اسی مٹی سے اٹھایا جاؤں گا اور آپ لوگ آگ کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری ہیں۔

نوٹ:

ارباب انصاف حضرت علیؑ کے دوستوں کو ترابیہ تعریض کے طور پر کہنا اس بدعت کی ابتداء اور سرپرستی بھی معاویہ نے کی تھی گویا خاندان نبوت اور ان کے دوستوں کی توہین اور تنقیص میں معاویہ نے ہر قسم کا ہتھیار استعمال کیا ہے۔

طنزیہ طور پر بھی اور صراحت کے ساتھ بھی معاویہ نے اپنے دور حکومت میں خاندان نبوت اور ان کے دوستوں کے دل دکھائے ہیں پس اسی وجہ سے آل نبیؐ کا کوئی عقیدت مند معاویہ کو چوم کر نہیں رکھ سکتا

لعن ابوتراب کا صحیح بخاری میں اشارہ اور صحیح مسلم میں وضاحت موجود ہے

صحیح مسلم ۲ صفحہ ۲۸۰ عن سہل بن سعد قال استعمل علی المدینۃ
کی عبارت رجل من ال مروان قال فدعا سہل ابن سعد فامرہ
ان یشتم علیا قال فابی سہل فقال اذا ابیت فقل لعن اللہ ابا تراب
فقال سہل ما کان لعلی اسم احب الیہ من ابی تراب وانہ
لیفرح اذا دعی بہا

ترجمہ: صحابی رسول اللہ حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک مرد بنو مروان سے مدینہ کا حاکم بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل کو بلا کر حضرت علی کو گالیاں دینے کا حکم دیا۔

راوی کہتا ہے کہ اس برائی سے حضرت سہل نے انکار کیا تو اس حاکم نے کہا کہ اگر تو علیؑ کو گالیاں دینے سے انکار کرتا ہے تو پھر یوں کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل نے کہا کہ حضرت علیؑ کے لیئے ابوتراب سے زیادہ محبوب نام کوئی نہ تھا اور وہ اس نام سے بلائے جانے پر خوش ہوتے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف خاندان نبوتؐ کی توہین کرنے میں بنو امیہ اور بنو مروان شرم و حیا کی تمام حدیں پار کر گئے تھے اور بقول سید لعل شاہ بخاری اگر تاریخ کی مبالغہ آمیز روایات کو ترک بھی کر دیا جائے تو بھی صحیح بخاری و

صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ و سنن ابن داؤد میں ایسا مواد موجود ہے کہ جس سے خاندان نبوت کا ہر عقیدت مند یہ اندازہ لگا سکتا ہے کہ بحکم معاویہ اس کے گورنر خود بھی اور لوگوں سے بھی حضرت علیؑ پر لعنت کرواتے تھے اور گالیاں دلواتے تھے اور یہ احادیث کہ نبیؐ پاک نے سب مولیٰؑ اور سب اصحاب سے منع کیا تھا۔ معاویہ اور اس کے بے حیا گورنران تمام احادیث کو گھول کر پی گئے تھے اگر خلفاء اور اصحاب کو گالیاں دینے والے بقول نواصب کے کافر اور مرتد ہیں تو معاویہ سمیت زیادہ بنو امیہ اور بنو مروان کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا نواصب کی موت ہے ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ خاندان نبوتؐ اور حضرت علیؑ کو گالیاں دینے والے اس قابل نہیں ہیں کہ ان کو سیدنا اور رضی اللہ کی دعا خیر سے یاد کیا جائے۔

معاویہ کی خاندان نبوت پر تبرا بازی کی بدعت بنو مروان میں عرصہ دراز تک جاری رہی

نفع المفتی والسائل کی عبارت ص۴۲ } وکانت ملوک بنی امیۃ یفتحون لسان الطعن علی الخلیفۃ الرابع فی الخطبۃ الثانیۃ

ترجمہ: مولانا عبدالحی فرنگی محل لکھتے ہیں کہ بنو امیہ کے بادشاہ جمعہ کے دوسرے خطبہ میں حضرت علیؑ پر زبان لعنت کھولتے تھے۔

بنو امیہ نے ۹۰ سال تک حضرت علیؑ پر لعن کہلوایا

سیرت النبی کی عبارت ص۶۷ } حدیثوں کی تدوین بنو امیہ کے زمانہ میں ہوئی جنھوں نے پورے ۹۰ سال تک سندھ سے ایشائے کوچک کی مساجد میں آل فاطمہ کی توہین کی اور جمعہ میں برسر منبر حضرت علیؑ پر لعن کہلوایا، سینکڑوں، ہزاروں حدیثیں امیر معاویہ وغیرہ کی شان میں بنوائیں

فتح الباری کی عبارت ص۷۲ } کتاب المناقب ثم کان من امر ما کان فنجمت طائفۃ اخری حاربوہ ثم اشتد الخطب فتنقصوہ وا تخذو لعنہ علی المنابر سنۃ دوا فقہم الخوارج

ترجمہ: امام اہل سنت ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں پھر حضرت علیؑ کے بارے میں پیش آیا، جو کچھ پیش آیا۔ پھر ایک دوسرا گروہ اٹھا جس نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی پھر ہنگامہ شدت اختیار کر گیا اور ان لڑائی کرنے والوں نے حضرت علیؑ کی عیب جوئی کی اور منبروں پر حضرت علیؑ کو لعنت کرنا اپنا طریقہ بنا لیا اور گروہ خوارج نے اپنی دشمنی کی وجہ سے بنو امیہ کا ساتھ دیا۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت شبلی اور ابن حجر دونوں امام اہل سنت ہیں اور بنو امیہ کی بدزبانی کی دونوں نے گواہی دی ہے اور شبلی نے نوّے سال کی مدت بھی تعین کی ہے اور ۹۰ سال یوں بنتے ہیں کہ سنہ ۴۱ھ میں معاویہ بادشاہ بنے اور سنہ ۱۳۲ھ میں جا کر ابوالعباس سفاح نے بنو امیہ کی حکومت

کا خاتمہ کیا اور عباسی حکومت کی بنیاد ڈالی، تعظیم صحابہ کی بابت جو حدیثیں آج نواصب شیعوں کو سناتے ہیں کیا یہ حدیثیں بنوامیہ کے زمانہ میں موجود نہیں تھیں کیا یہ احادیث معاویہ کو معلوم نہیں تھیں اگر ان احادیث کی نافرمانی کرنے والا بقول نواصب کافر اور مرتد ہے تو انھیں احادیث کی خود معاویہ نے بھی نافرمانی کی ہے پس معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ہر مسلمان کا ذہنی فریضہ ہے ہم تو برادرانہ ہی مشورہ دے سکتے ہیں کہ جس معاویہ کی سازش سے پورے ۹۰ سال خاندان نبوت پر لعنت کی گئی ہے۔ اس معاویہ کو آج چوم کر نہیں رکھا جا سکتا اور وہ معاویہ سیدنا رضی اللہ کی دعا خیر کے قابل نہیں ہے

خلفاء بنوامیہ ۹۹ سال تک حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے

تاریخ ابوالفداء کی عبادت } کان خلفاء بنی امیۃ یسبون علیا من سنۃ احدی و اربعین وھی السنۃ التی خلع الحسن فیھا نفسہ من الخلافۃ الی اول سنۃ تسع و تسعین فلما ولی عمر ابطل ذالک۔

ترجمہ: ائمہ نواصب خلفاء بنوامیہ نے ۴۱ھ سے حضرت علی کو گالیاں دینا شروع کیا اور یہ وہ سال ہے جس میں حضرت امام حسنؑ نے دنیاوی حکومت کو چھوڑا تھا اور خاندان نبوت کی توہین کا یہ سلسلہ ۹۹ھ کے اوائل تک رہا اور جب عمر بن عبدالعزیز حاکم بنے تو انھوں نے اس برائی کا خاتمہ کیا۔

اسماء الخلفاء والولاۃ | الا انهم لم یعلنوا بسب احد من
کی عبارت | الصحابۃ بخلاف ما کان بنو امیۃ
یستعملون من لعن علی بن ابی طالب ولعن بنیہ الطاہرین بنی
الزہراء وکلہم کان ہکذا ما شا عمر بن عبد العزیز و
یزید بن الولید فانہما لم یستجیزا ذالک

بنو امیہ کے تمام گورنر حضرت علیؓ اور ان کی پاک آل اولاد زہراؓ پر لعنت کرتے تھے

ترجمہ: امام المحدثین ابن حزم اندلسی اپنی کتاب جوامع السیرہ کے ساتھ ملحقہ رسالہ اسماء الخلفاء والولاۃ میں بنو عباس کا ذکر کرتے ہوئے پہلے ان کی مذمت کرتے ہیں پھر لکھتے ہیں کہ بنو عباس نے علانیہ کسی صحابی کو گالیاں نہیں دیں اور اس کے برعکس بنو امیہ ایسے گورنر مقرر کرتے تھے جو حضرت علیؓ اور ان کی پاک آل اولاد زہراؓ پر لعنت کرتے تھے اور ان سب کا یہی حال تھا سوائے عمر بن عبد العزیز کے اور یزید بن ولید کے ان دونوں نے اس لعنت کی اجازت نہیں دی۔

لواقح الانوار البہیہ | ص ۳۲۹ میں شیخ محمد احمد اسفارینی
و سواطع الاسرار الاثریہ | الحنبلی فرماتے ہیں کہ جب بنو امیہ نے
منبروں پر حضرت علیؓ کو گالیاں دینے کی مہم چلائی اور خوارج نے بھی ان کا ۶۱
ساتھ دیا اس وقت محدثین نے حضرت علیؓ کی شان میں نبی پاکؐ کے فرمان کھول

کھول کر بیان کیئے اور حق کی مدد کرنے کا سامان فراہم کیا۔

بنو امیہ خطبہ میں حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے تھے

تاریخ کامل وتاریخ الخلفاء کی عبادت] کان بنو امیۃ یسبون علیؑ بن ابی طالب فی الخطبۃ

ترجمہ: بنو امیہ جمعہ کے خطبوں میں (معاذ اللہ) حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے تھے

اطحا ضرات کی عبادت] صـ ۴۸۲ میں راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن اموی حاکم اندلس نے ایک ایسے شخص کو سزا دی جس نے حضرت علیؑ کی شان میں گستاخی کی تھی۔

فقیل لہ لم یزل الخلفاء من اسلافک یجوزون ھذا فقال انا لم انکر من فعل معاویۃ شیئاً کا نکا دی لھذا فان فید تجبیراً للعامۃ علی الوقوع فی علی۔ پس عبدالرحمٰن سے کہا گیا کہ حضرت علیؑ پر لعنت کو تیرے بزرگان سے خلفاء جائز جانتے تھے اس نے کہا میں معاویہ کے بدعت کو برا نہیں مانتا جس طرح کہ اس شخص کے فعل کو ناپسند کرتا ہوں اس شخص کے فعل میں حضرت علیؑ کی شان میں عوام الناس کو گستاخی کرنے کی جرأت دلاتا ہے۔

بنو امیہ نے ہزار مہینہ آلِ محمدؐ کو گالیاں دی ہیں

تفسیر مظہری کی عبادت] وسبوا آل محمد علی المنابر

فستعو بهذ الضلالة الف شهر فانتقم الله منهم حتی لم یبق منهم احد

ترجمہ: قاضی ثناء اللہ عثمانی لکھتے ہیں کہ بنو امیہ نے منبروں پر ایک ہزار مہینہ آل محمدؑ کو گالیاں دی ہیں اور وہ اس مدت دراز میں گمراہی میں پھنسے رہے۔ پس اللہ نے ان سے انتقام اور بدلہ لیا اور وہ منبع جہنم و اصل ہو گئے، حتیٰ کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا۔

الاستیعاب کی عبارت { فان بنی مروان شتمو علیاً ستین سنۃ فلم یزدہ اللہ بذلك الا رفعۃ۔

ترجمہ: تحقیق بنو مروان ساٹھ برس تک حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے (مگر حضرت علیؑ کی شان میں کوئی کمی نہیں آئی) اور حق تعالیٰ نے ان کی شان کو اور بلند کیا۔

تطہیر الجنان کی عبارت { ثم لما اشتد الخطب و اشتغلت طائفۃ من بنی امیۃ بتنقیصہ و سبہ علیؑ المنابر ووافقہم الخوارج لعنہم اللہ بل قالوا بکفرہ اشتغلت بها بذۃ الحفاظ من اهل السنۃ۔ ببث فضائلہ حتی کثرت ملامۃ ونصرۃ للحق۔

ترجمہ: وکیل معاویہ ابن حجر مکی لکھتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ کی مخالفت کی تحریک زور پکڑ گئی اور بنو امیہ کے ایک گروہ نے منبروں پر ان کو گالیاں دینا مشغلہ بنا لیا اور خوارج ملاعین نے بھی بنو امیہ کا ساتھ دیا بلکہ خوارج نے تو ان کی تکفیر تک کر ڈالی اور اہل سنت کے بڑے بڑے محدثین نے جن کو احادیث یاد تھیں۔ انھوں نے حضرت علیؑ کے فضائل میں مروی حدیثوں کو

خوب پھیلایا یہاں تک کہ امت میں ان کی کثیر تعداد کا چرچا ہو گیا اور نفرت حق کا تقاضا پورا ہو گیا۔

خاندان نبوت کے عقیدت مند ہر مسلمان کو دعوت انصاف

بیانہ معاویہ اور اس کی بدکردار قوم نے جس طرح خاندان نبوت کو جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں گالیاں دی ہیں اور بر سر منبر ان پر لعنت کی ہے اس کا ثبوت اہل سنت کی ان مایہ ناز کتابوں سے پیش کر چکا ہوں کہ جن کے مصنف ان کے بلند پایہ امام ہیں اور ان جلیل القدر علماء کو اس جرم کی وجہ سے کہ انہوں نے بنو امیہ کے خلاف صحیح رپورٹ پیش کی ہے متعہ کی پیداوار کہنا دین دشمن سبائی اور تقیہ باز روافض کہنا۔ ہٹ دھرمی ہے اور اس کا صحیح جواب یہ ہے کہ معاویہ اور اس کی بدکردار قوم کی بلا اجرت وکالت کرنے والے ناصبی ہیں خارجی ہیں اور پہلے درجہ کے بے ایمان ہیں نکاح حلالہ کی سٹ اور نکاح جماعت کی کرامت ہیں اور ۱۹۴۷ء کے غدر کی ناجائز تخم ریزی ہیں کچھ اولاد زنا اور کچھ اولاد حیض ہیں اور پکے دشمن اہل بیت النبوت ہیں ان کی موٹی گردنیں اور بڑھی ہوئی توندیں اور لمبی داڑھیاں اور ناصبی یونیورسٹیوں کی ڈگریاں ہمارے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔

میرے محترم قارئین معاویہ نے جس بدعت اور بے حیائی کو شروع کیا تھا اور خاندان نبوت پر لعنت کرنے کی برائی کا آغاز کیا تھا معاویہ کی بدنما

قوم بنو امیہ نے اس فسق و فجور اور کفر و الحاد کو مدت دراز تک جاری رکھا اور جو شخص جس برائی کو شروع کرتا ہے اور عوام میں اس کو پھیلاتا ہے جب تک وہ برائی لوگوں میں موجود رہتی ہے اس کے گناہ سے شروع کرنے والے کو برابر کا حصہ ملتا رہتا ہے پس ۹۰ سال تک خاندان نبوت کی توہین کا گناہ معاویہ کے نامہ اعمال میں لکھا گیا ہے اور قیامت تک توہین اہل بیت کے گناہ سے معاویہ کو برابر حصہ ملتا رہے گا۔

معاویہ کی سازش سے مکہ اور مدینہ کے منبروں پر معاذاللہ حضرت علی پر لعنت

معجم البلدان کی عبارت

لعن علیؑ بن ابی طالب منابر الشرق والغرب ولم یلعن علی منبرھا الا مرۃ وامتنعوا علی بنی امیۃ .. وای شرف اعظم من امتناعھم من لعن اخی رسول اللہ علی منبرھم وھو یلعن علی منابر الحرمین مکۃ والمدینۃ

ترجمہ: علامہ یاقوت حموی شہر سجستان کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ معاویہ کی سازش سے حضرت علیؑ پر بنو امیہ کے دور میں مشرق مغرب کے منبروں پر لعنت کی گئی اس شہر کے باشندوں نے بنو امیہ کا حکم ماننے سے انکار کر دیا اور کون سا شرف بڑا ہے اس بات سے کہ انہوں نے نبی کے بھائی پر لعنت کرنے سے انکار کر دیا حالانکہ برادر نبیؐ پر مکہ اور مدینہ کے منبروں پر لعنت کی جاتی تھی۔

معاویہ کی سازش سے بنو امیہ کے ستر ہزار منبر پر معاذ اللہ حضرت علیؑ پر لعنت کی جاتی ہے

نصائح الکافیہ کی عبارت { ذکر الحافظ السیوطی انہ کان فی ایام بنی امیۃ اکثر من سبعین الف منبر یلعن علیھا علی بن ابی طالب بما سنہ لھم معاویۃ

ترجمہ: حافظ جلال الدین سیوطی نے لکھا کہ بنو امیہ کے ظالمانہ دورِ حکومت میں ستر ہزار سے زیادہ منبر تھے جن پر معاذ اللہ حضرت علیؑ پر لعنت کی جاتی تھی اور یہ لعنت کا طریقہ معاویہ نے جاری کیا تھا۔

نوٹ: اربابِ انصاف جو دشمنِ خدا آج کل مساجد پر قابض ہو کر صبح صبح معاویہ کی وکالت کرتے ہیں کہ معاویہ صحابی تھا اور نبیؐ کریم نے فرمایا ہے کہ لا تسبوا اصحابی کہ میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو۔ پس جو شخص صحابہ کرام کو گالیاں دیتا ہے وہ کافر اور مرتد ہے ہم ان وکلاء معاویہ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کا معاویہ اور دیگر بنو امیہ نے لحاظ کیوں نہیں کیا اگر مذکورہ حدیث کی نافرمانی سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو پھر معاویہ نے بھی اسی حدیث کی نافرمانی کی ہے پس معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔ کیوں کہ معاویہ کی سازش اور کوشش سے جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں مکہ اور مدینہ کے منبروں پر بلکہ ستر ہزار سے زیادہ منبروں پر خاندانِ نبوتؐ اور خصوصاً حضرت علیؑ پر لعنت کی جاتی تھیں پس

معاویہ کو حضرت علیؑ کے عقیدت مند کس طرح چوم کر رکھ سکتے ہیں۔

برائی شروع کرنیوالے کو قیامت تک اس سے حصہ ملے گا

صحیح مسلم کی عبادت { ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بھا الی یوم القیامۃ

ترجمہ: جو شخص کسی بُرے طریقہ کی اسلام میں بنیاد رکھے گا اس کو اس برائی کا گناہ ملے گا اور قیامت تک جو لوگ اس برائی کو کریں گے بنیاد رکھنے والے کو بھی حصہ ملے گا۔

سنن ابن ماجہ کی عبادت { ایما داع دعا الی ضلالۃ فاتبع علیہ مثل اوزار من تبعہ ولا ینقص من اوزارھم شیئا۔

ترجمہ: جو شخص کسی کو کسی برائی کی طرف دعوت دے گا اور پھر اس کی پیروی کی جائے تو جتنے لوگ اس کی پیروی کریں گے جتنا ان کو گناہ ملے گا اتنا ہی اس بلانے والے کو ملے گا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ سے بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے کسی ظالم کی طرف داری سے رسوائی کے سوا کچھ نصیب نہ ہوگا خاندان نبوت کی توہین اور برملا منبروں پر ان کو گالیاں دینا اور ان پر لعن طعن کرنا ایسا ہے جیسے

نبی کریم کی توہین اور آنجناب کو معاذ اللہ گالیاں دینا ہے اور یہ سب سے بڑی برائی ہے اور اس برائی کی ابتداء معاویہ نے کی ہے اور پھر اس بدعت کو اپنے ظالم گورنروں کے ذریعہ اہل اسلام میں پھیلایا ہے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو ایک طرف رکھ کر خلق خدا کو اس برائی کرنے پر معاویہ نے مجبور کیا تھا اور جس شخص نے اس برائی اور بدعت پر عمل پیرا ہونے سے انکار کیا اس کو قتل کیا یا زندہ زمین میں دفن کیا اور بس خاندان نبوت کی توہین کا گناہ کبیر معاویہ کے اعمال نامہ کا عنوان ہے اور تاقیامت وہ اس گناہ میں حصہ دار ہے

طاغیہ شام کی صفائی میں اس کے وکلاء کا ایک مایہ ناز عذر بیانہ معاویہ نے اسلام پھیلایا اور بڑی بڑی فتوحات کی ہیں اسلامی مملکت کا رقبہ بڑھایا ہے پس اس نیکی سے اس کے گناہ دھل جائیں گے

امام اہل سنت کا فیصلہ کہ فتوحات کے باوجود فاسق، فاسق ہی رہتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن صفحہ ۱۱۹ ج ۲ از ابوبکر جصاص رازی دقد کان اصحاب النبی یغزون بعد الخلفاء الاربعۃ مع الاصرار الفساق وغزا ابوایوب الانصاری مع یزید اللعین۔

ترجمہ : مذہب حنیفہ کے مایہ ناز امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں کہ خلفاء اربعہ کے بعد اصحاب رسول فاسق فاجر حکمرانوں کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ابوایوب انصاری نے یزید لعین کے ہمراہ جہاد فرمایا تھا۔

نوٹ : ارباب انصاف امام اہل سنت کے فیصلہ کے بعد معاویہ کی فتوحات کا رعب دکھانا نواصب کی بے انصافی ہے۔ بقول امام اہل سنت

حضرت علیؑ کے بعد فاسق و فاجر حکمران جہاد کرتے رہے ہیں۔ جس طرح یزید جہاد کرنے کے باوجود لعین ہے کیوں کہ یزید نے خاندان نبوت کی توہین کی ہے۔ اسی طرح یزید کے باپ نے امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کیا ہے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کر کے آنجناب کے قتل کے ارادہ سے ان سے جنگ کی ہے اور خاندان نبوتؐ پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کرنے کی بدعت کو شروع کیا اور پھر اس بدعت کی اس طرح سرپرستی کی کہ ہزار مہینہ بنو امیہ اور بنو مروان آل نبیؐ اور آل علیؑ پر لعنت کرتے تھے۔ لہٰذا یہ ایسا جرم اور گناہ ہے کہ جس کی سیاہی فتوحات کے پوڈر یا صابن سے صاف نہیں ہو سکتی۔ معاویہ کی فتوحات کا حال ہارون رشید عباسی کی فتوحات کا ہے یہ ہارون بادشاہ غازی بھی تھا اور اپنی سوتیلی ماں پر عاشق بھی تھا اور حیلہ بہانہ سے اس ماں کو بھی اپنے لئے حلال کر لیا تھا۔

معاویہ کی بدعت خاندان نبوت پر لعن طعن ۶۷ برس تک جاری رہی اور عمر بن عبدالعزیز نے آکر روکا

تاریخ خمیس کی عبارت | صفحہ ۳۱۶ جلد ۲ | فلما ولی عمر بن عبدالعزیز الخلافۃ ابطل سب علیؑ بن ابی طالب و جعل مکان ذالک

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربی وینھی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون وکان ذالک اللعن مستمرا منذ ست وسبعین سنۃ

ترجمہ: امام اہل سنت علامہ دیار بکری لکھتے ہیں کہ جب عمر بن عبدالعزیز بادشاہ بنا تو اس نے معاویہ کی اس بدعت کو روکا کہ جو جمعہ کے آخری خطبہ میں حضرت علیؑ کو معاذ اللہ گالیاں دی جاتی تھیں اور خاندان نبوت پر یہ لعن طعن ۷۶ برس تک جاری رہی تھی عمر نے اس بدعت کو روک دیا اور جمعہ کے آخری خطبہ میں جہاں خلفاء بنو امیہ اور ان کے لعین خطباء لعن طعن کرتے تھے وہاں اس آیت قرآن پاک کو پڑھنے کا حکم دیا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور احسان اور عدل و انصاف کا اللہ پاک حکم دیتا ہے اور ہر قسم کی برائی، بے حیائی اور بغاوت سے منع کرتا ہے اللہ پاک آپ کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

نوٹ: ارباب انصاف طاغیہ شام نے جس بدعت کو شروع کیا تھا وہ برائی مدت درازہ تک بنو امیہ کے دور حکومت میں جاری رہی۔ حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز نے جب اس کو روکا تھا اور خود بھی جمعہ کے آخری خطبہ میں اس کو ترک کیا تھا تو مسجد میں نمازیوں نے احتجاج کیا تھا کہ السنۃ السنۃ کہ اے امیر آپ نے سنت کو ترک کر دیا ہے

گویا امیر شام کی مذکورہ بے حیائی اس کے جھوٹے پراپیگنڈا کی وجہ سے شریعت اور سنت بن چکی تھی۔ قوم معاویہ کے مشائخ الحدیث سنت کے معنی پر اور معاویہ کی بدعت پر ذرا غور تو کریں۔

عمر بن عبدالعزیز نے اپنے گورنروں کو آڈر دیا کہ بدعت معاویہ کو ترک کیا جائے

تاریخ ابوالفدا | کان خلفاء بنی امیہ یسبون علیا فلما ولی
کی عبارت | عمر ابطل ذالک وکتب الی نوابہ با
بطالہ ولما خطب یوم الجمعۃ ابدل السب فی اخر الخطبۃ
بقرائۃ قولہ ان اللہ یامر الایہ

ترجمہ : بنو امیہ کے بادشاہ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت علیؑ کو معاذاللہ گالیاں دیتے تھے جب عمر بن عبدالعزیز بادشاہ بنا تو اس نے گورنروں کو آرڈر دیا کہ معاویہ کی اس بدعت کو باطل کیا جائے اور روک دیا جائے اور جمعہ کے دن جب خود اس نے خطبہ دیا تو بجائے خاندان نبوت کو گالیاں دینے کے اس آیت کو پڑھا۔

نوٹ : ارباب انصاف آج قوم معاویہ نے تحفظ ناموس صحابہ کی خاطر اہل اسلام پر مارشل لا لگایا ہوا ہے اور گردنیں اکڑ اکڑ کر آنکھیں پھیر پھیر کر اور باچھیں ٹھہڑیں کر کر کے یہ فتویٰ داغتے رہتے ہیں کہ جو زبان صحابہ کرام کے خلاف برائی میں کھلے گی اس کو گدی سے کھینچ کر کتوں کے سامنے ڈالا جائے گا۔ میرے محترم قارئین جو زبان صحابہ کرام کے خلاف کھلے اگر اس کی یہ سزا ہے تو بنو امیہ کی معاویہ سمیت جتنی زبانیں خاندان نبوتؐ اور حضرت علیؑ کے خلاف بھونکتی رہی ہیں۔ ان کی کیا سزا ہوگی جب کہ مدینہ شریف کے

کتوں کے منہ کو بنو امیہ کا خون لگا ہوا ہے جو منہ صحابہ کرام کے خلاف بدزبانی
کرتا ہے اگر وہ لگام کے لائق ہے۔ تو بنو امیہ کے معاویہ سمیت دہن ہائے
گندیدہ کو لگام میں کیوں نہ دی گئی اگر کوئی عمرو ابوبکر کو گالیاں دیتا ہے تو وہ
بقول نواصب کے لعنتی ہے اور معاویہ حضرت علی کو گالیاں دیتا رہا تو وہ
کیا ہوا نواصب کا امام کیا بات ہے واللہ

خلفاء بنو امیہ ناصبیت کی اسمبلی کے ارکان تھے اور معاویہ ان کا چیئرمین تھا

تاریخ المذاهب الاسلامیہ کی عبارت | لان معاویۃ سن سنۃ سیئۃ فی عهدہ و فی من خلفہ من الاموبین حتی عهد عمر بن عبد العزیز و تلک السنۃ هی لعن امام الهدی علیؑ بن ابی طالب عقبہ تمام خطبۃ۔

ترجمہ: محمد ابو زہرہ مصری لکھتے ہیں کہ معاویہ نے اپنے دور حکومت میں ایک بدسنت شروع کی جو ان کے اموی جانشینوں نے بھی عمر بن عبد العزیز کے زمانہ تک جاری رکھی اور وہ بری سنت یہ تھی کہ خطبہ جمعہ کے آخر میں وہ حضرت علیؑ پر لعنت کرتے تھے۔

اسماء الخلفاء والولاۃ کی عبارت | کان بنو امیہ لیستعملون لعن من علی بن ابی طالب و لعن بنیہ الطاهرین بنی الزهرا و کلهم کان علی هذا

نوٹ : بنو امیہ ایسے گورنر مقرر کرتے تھے جو امیر المومنین حضرت علیہ السلام اور ان کی پاکیزہ اولاد اولاد زہرا پر لعنت کرتے تھے اور بنو امیہ کے تمام خلفاء کا یہی حال تھا۔

نوٹ : ارباب انصاف خاندان نبوت حضرت علیؑ اور اولاد زہراء کا آخر کیا قصور تھا کہ معاویہ سمیت تمام خلفاء بنو امیہ خطبہ جمعہ کے آخر میں سادات خاندان رسالت آل نبی پر لعنت کرتے تھے اور معاویہ کی یہ بری اور بدترین سنت مدت دراز تک جاری رہی حتیٰ کہ عمر بن عبدالعزیز نے آکر اس بدعت معاویہ کو روکا۔

بدعت معاویہ کو عمر بن عبدالعزیز کے روکنے کے اسباب

۱۔ شارح حدیدی صفحہ ۱۴۴ میں لکھتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کہتا ہے کہ میرا بچپن تھا اور میں ایک کوچہ میں کھیل رہا تھا اور دوسرے بچوں کے ہمراہ میں حضرت علیؑ پر لعنت کر رہا تھا میرا معلم (استاد) وہاں سے گزرا اور اس نے ہماری یہ بدزبانی سنی اور مسجد میں چلا گیا میں بھی بچوں کو چھوڑ کر سبق کی خاطر مسجد میں آیا مگر استاد نے نماز لمبی کر دی اور بے رخی دکھائی میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ حضرت علیؑ اصحاب اہل بدر سے ہیں اور تو ان پر لعنت کر رہا تھا میں نے معذرت کی اور دوبارہ لعنت نہ کرنے کا وعدہ کیا۔

۲۔ تاریخ کامل لابن اثیر صـ ۲۰/۲ میں لکھا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کہتا ہے کہ میرا باپ جب خطبہ جمعہ کے آخر میں حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا تو ان کی زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی تھی میں نے ایک روز یہ پوچھی تو باپ نے بتایا کہ علیؑ کی جو فضیلت ہم جانتے ہیں اگر یہ منبر کے پاس بیٹھنے والے جان لیں تو ہمیں چھوڑ کر اولاد علیؑ کا دامن تھام لیں۔ عمر کہتا ہے کہ میں نے دل میں ٹھان لی کہ اگر بادشاہی مجھے ملی تو میں حضرت علیؑ پر گالیوں والا سلسلہ روک دوں گا۔

نوٹ: ان دونوں حوالوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ معاویہ کی پیدا کردہ بدترین بدعت محراب و منبر سے آگے بڑھ کر کوچہ و بازار تک پھیل گئی تھی اور نادان بچے بھی کھیل کے دوران اس بدعت سے دل بہلاتے تھے اور یہ ساری سازش معاویہ کی تھی کہ اس نے اس برائی کا پراپیگنڈہ کرایا تھا کہ لوگ اس کو بدعت کے بجائے سنت سمجھتے تھے۔

خاندان نبوت پر لعن طعن کو روکنے کی عمر بن عبدالعزیز کی ایک تدبیر

کتاب اہل سنت تاریخ خمیس صـ ۳۱۷/۲ میں مذکور ہے کہ عمر نے گالیوں کا سلسلہ یوں روکا تھا کہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک یہودی کو سکھایا کہ بھرے دربار میں مجھ سے بیٹی کا رشتہ مانگنا یہودی نے ایسا ہی کیا تو عمر بن عبدالعزیز چلایا کہ میں خلیفہ اسلام ہوں اور تو یہودی ہے میں

تم کو کیسے رشتہ دوں یہودی نے کہا آپ کے پیغمبر نے علیؑ بن ابی طالب کو رشتہ کیوں دیا تھا۔ عمر نے کہا علیؑ بن ابی طالب تو بزرگان دین سے ہیں۔ یہودی نے کہا پھر آپ اُن پر منبروں پہ کھڑے ہو کر لعنت کیوں کرتے ہو عمر بن عبدالعزیز اہل دربار کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اسے جواب دو لوگ جواب دینے سے عاجز ہو گئے۔

پس عمر نے حضرت علیؑ کو گالیاں دینے کا سلسلہ بند کرنے کا آرڈر جاری کر دیا۔

نوٹ: ارباب انصاف حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ خاندان نبوت کو لعن طعن کرنے کی معاویہ والی بدعت شریعت اور سنت کی شکل اختیار کر چکی تھی اور فقہ بنو امیہ میں یہ قانون بن چکا تھا کہ ابوتراب پر لعنت کے بغیر نماز جمعہ صحیح نہیں ہے اور عمر بن عبدالعزیز نے جب خطبہ جمعہ کے آخر میں اس بدعت کو ترک کیا تو عوام الناس نے اہل مسجد نمازیوں نے احتجاج کیا کہ السنۃ السنۃ یا امیر المومنین ترک السنۃ کہ اے امیر آپ نے سنت کو ترک کیا ہے میں نے بعض کتب میں یہ بھی پڑھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کے قاضی سے آل نبیؐ پر لعنت والی معاویہ کی بدعت سہواً خطبہ جمعہ میں چھوٹ گئی اور نماز کے بعد قاضی کسی سفر میں روانہ ہو گیا اور راستہ میں اس کو یاد آیا کہ آج میں نے سنت معاویہ کو ادا نہیں کیا وہ وہیں خچر سے اترا اور چند پتھر جوڑ کر اس سنت کو ادا کیا اور پھر وہاں ایک مسجد تعمیر کروائی اور اس کا نام مسجد ذکر رکھا۔

ارباب انصاف خدا لعنت بھیجے ایسے قاضیوں پر اور جہنم میں بھیجے ایسے سلاطین کو جو مخلوق خدا کو گمراہ کرتے تھے اور ان کی گمراہی کے اثرات اب تک موجود ہیں

بدعت معاویہ کو روکنے کے باعث عمر بن عبدالعزیز کی وفات پر ابوالحسن سید الرضی کا عمر کو خراج عقیدت

نصائح الکافیہ کی عبادت ص۹۶ ہے { یابن عبدالعزیز لو بکت العین ۔ فتی من امیہ لبکیتک
کہ اے ابن عبدالعزیز اگر میری آنکھ بنو امیہ کے کسی جوان پر روتی تو میں آپ پر روتا ۔

ممبو انی اقول انک قد طبت وان لم یطب و لم یزک بتیک

رونے کے بجائے میں یہ کہتا کہ تو اچھا تھا اگر چہ تیرا گھر اور قبیلہ اچھا نہ تھا

۳ ۔ انت نزھتنا عن السب اللعن فلو امکن الجزا ء جزیتک

تونے گالیاں اور لعنت سے ہمیں بچایا ہے اگر اس کا اجر دینا ہمارے بس میں ہو ہم تجھ کو اجر دیتے ۔

۴ ۔ وعجیب انی قلیت بنی مر وان طراً و انی ما قلیتک

اور یہ عجیب بات ہے کہ میں تمام بنو مروان سے دشمنی رکھتا ہوں اور میں تجھ سے دشمنی نہیں رکھتا ۔

۵ ۔ ولو انی رایت قبرک لاستحییت من ان اری و ما حییتک

اگر میں تیری قبر کو دیکھوں تو مجھ کو شرم آتی ہے کہ میں دیکھوں اور تجھ کو سلام نہ کروں ۔

۶۔ ولوانی ملکت دفعا لما نا لك من طارق السوء لفدیتك

اگر تجھ کو موت سے بچانا میرے بس میں ہوتا تو میں تجھ پر اپنی جان قربان اور فدا کرتا۔

نوٹ: البدایہ والنہایہ میں لکھا ہے کہ بنو امیہ ایسے برے تھے کہ عمر بن عبدالعزیز بچارے کو زہر دے کر ہلاک کر دیا تھا۔

عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں شیعوں کا نقطہ نظر

بیانہ ارباب انصاف شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ اور آنجناب کے گیارہ فرزند امام حسن سے لے امام مہدی تک، ان کے علاوہ جس نے نبیؐ پاک کی جانشینی اور خلافت کا دعویٰ کیا ہے وہ غاصب اور غلطی پر ہے چونکہ عمر بن عبدالعزیز نے بھی خلافت کا دعویٰ کیا تھا اس دعویٰ میں وہ غلطی پر تھا۔ البتہ انہوں نے کچھ اچھے کام کئے تھے جن میں یہ دو کام سرفہرست ہیں ایک تو معاویہ کی بدعت خاندان نبوت پر تبرا بازی کو بند کیا دوسرا باغ فدک اولاد فاطمہ کو واپس دیا۔

پس مختار بن ابی عبید ثقفی اور عمر بن عبدالعزیز ان دونوں کے بارے میں ہم شیعوں کا وہی عقیدہ جو ان کے بارے میں خاندان نبوتؐ کا عقیدہ ہے مختار نے قاتلان امام حسینؑ سے بدلہ لے کر اور عمر بن عبدالعزیز نے آل نبیؐ پر تبرا بازی کو روک کر خاندان نبوتؐ کو خوش کیا ہے۔ اسی لئے ہم بھی ان پر خوش ہیں اور ان کے باقی اعمال کا حساب و کتاب اللہ پاک کے ساتھ ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف معاویہ نے جس بدعت کو شروع کیا یعنی جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں خاندان نبوت پر لعنت کروانے کا آغاز کیا اور پھر بیس سال تک اپنی مارشل لا والی حکومت کے زور اور رعب سے مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کے لئے مجبور کیا اور ان کار کرنے والوں کو ڈرایا، دھمکایا، ان کو قید کیا کوڑے مارے، قتل کیا اور اپنی اس بدعت کو مسجد و محراب و منبر سے لے کر اپنے دربار تک بلکہ کوچہ بازار تک پھیلایا اور اس گناہ کبیر کے ارتکاب سے خوف خدا کیا اور نہ ہی لوگوں سے شرم و حیا کیا اور اپنے اس بے حیائی پر فخر اور ناز کیا اور اس برائی کے پھیلانے سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس طرح دنیا سے علیؑ بن ابی طالب کی مقبولیت مٹ جائے گی مگر یہ سیاست معاویہ ناکام ہو گئی اور اس سیاست نے خود معاویہ کو رسوا کر دیا معاویہ نے کوچہ و بازار تک اپنی بدعت کو پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر قدرت کا انتظام دیکھئے کہ کوچہ و بازار تک دمادم مست قلندر علیؑ کا پہلا نمبر اس نعرے کی منادی ہوئی۔

معاویہ کا پراپیگنڈا حضرت علیؑ کے وقار اور عظمت کو کم نہ کر سکا۔ اہل اسلام کے دلوں میں جو عقیدت حضرت علیؑ اور آنجناب کی پاک اولاد کی ہے ویسی عقیدت کسی کو نصیب نہیں ہے۔ آج بنو امیہ کے بارے اہل اسلام کے دلوں میں نفرت ہی نفرت ہے، حقارت ہی حقارت اور حضرت علیؑ کی اہل اسلام کے دلوں میں عقیدت ہی عقیدت ہے محبت ہی محبت ہے حضرت

علیؑ کو اللہ پاک نے وہ عزت اور شرف عطا کیا کہ اگر کوئی شخص حضرت علیؑ کی اولاد سے خواہ مالی طور پر غریب ہی کیوں نہ ہو مگر اس کی عزت کے باوجود اہل سلام کے دل میں ان کی عزت و ادب و احترام ہے یہ شرف صرف اولاد علی کو حاصل ہے ۔ کہ خواہ ان کے پاس علم یا مال نہ بھی ہو تو بھی دنیا ان کے ہاتھ اور پاؤں چومتی ہے اور اُٹھ کر ان کی تعظیم کرتی ہے اگرچہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہو مگر اہل سلام ان سے ادب کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں اور ہر مسلمان ان سے دعا خیر کی اپنی مشکلات کے حل اور اپنی بخشش کی ان سے دعا کی خواہش کرتا ہے اور آج کوئی شخص خواہ کتنا ہی بدزبان ہو اور کتنا ہی گستاخ ہو مگر اولاد علی کو گالیاں دینا وہ اپنے ایمان کی بربادی سمجھتا ہے اور معاویہ اور اس کی قوم کو خدا نے اس طرح ذلیل کیا ہے کہ ان کے نام بھی گالی بن گئے ہیں ۔ معاویہ یزید مروان اہل ایمان اور شرفاء کے معاشرہ میں ایک قسم کی گالی ہے اور علی اور اس کی پاک اولاد کے نام الفاظ قرآن کی طرح محترم ہیں اور شفا کی خاطر ان کو بیماروں پر پڑھا جاتا ہے فتح کی خاطر بہادر ان کا نام لے کر میدان میں آتے ہیں تلواروں اور توپوں پر فتح کی خاطر ان کی نام کندہ کیئے جاتے ہیں ۔

خاندان نبوت کے ہر عقیدت مند مسلمان کو دعوت انصاف

مسلمان بھائیوں ہم کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے پوری

دیانت داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ معاویہ اور دوسرے بنو امیہ ایسے ظالم حکمران تھے کہ وہ اپنے ظالمانہ دور حکومت میں خاندان رسالت حضرت علیؑ جناب فاطمہؑ اور ان کی پاک اولاد پر معاذ اللہ خطبہ کے آخر میں لعنت کرتے تھے اور گالیاں دیتے تھے اور یہی بدعت اپنے رعب حکومت سے اپنی رعایا سے کرواتے تھے۔ ناموس صحابہ کی حفاظت کے ٹھیکیداروں اور تمام مسلمانوں کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ کیا حضرت علیؑ صحابی نہ تھے آپ کے عقیدہ میں چوتھے خلیفہ نہ تھے کیا حضرت علیؑ نبیؐ کریم کے رشتہ دار نہ تھے رسولؐ کریم کے داماد نہ تھے اگر صحابی کو یا کسی خلیفہ راشد کو گالیاں دینے سے آدمی مرتد اور کافر ہو جاتا ہے تو معاویہ کے بارے میں جو کہ صحابہ اور خلفاء اور خاندان نبوتؐ پر لعنت کرتا تھا اپنے صحیح فیصلہ سے آگاہ کریں اگر کوئی آدمی صحابہ کو ابوبکر و عمر کو کسی خلیفہ کو لعنت کرے تو وہ کافر ہو گیا اور اگر یہی کام معاویہ کرے تو وہ نواصب کا امام اور مرشد قوم معاویہ تیرے انصاف دے بلے بلے۔

جب معاویہ اور اس کی رسوائے زمانہ قوم پر آج کوئی تنقید کرتا ہے تو قوم معاویہ کا توپ خانہ کفر کے فتادی کی گولہ باری شروع کر دیتا ہے کہ معاویہ صحابی تھا اور صحابی پر لعنت کرنا کفر ہے الحاد ہے اور نفاق ہے۔

• ارباب انصاف معاویہ جب یہ کام خود کرتا تھا تو اس وقت یہ کفر و نفاق نہیں تھا وکلاء معاویہ کی وکالت کبھی بلے بلے۔

ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ اور عائشہ کو جو بُرا کہے وہ تو ان کے نزدیک کافر اور مرتد، بدمذہب اور بے دین ہو گیا اور جو معاویہ خاندان نبوت پر حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ پر، امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر خطبہ جمعہ

کے آخر میں خود بھی اور رعایا سے بھی لعنت کرتا اور کرواتا تھا اس کو قوم معاویہ نے امام اور خلیفہ بنا دیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ معاویہ اور اُس کی رسوائے زمانہ قوم پر جتنی تنقید قیامت تک ہوتی رہے گی یہ سب ردعمل ہے۔ معاویہ اور اس کی قوم بنو امیہ کے تبرا اور لعنت کا جو اپنے ظالمانہ دورِ حکومت میں چھہتر سال تک خاندان نبوت پر کرتے رہے ہیں۔ جس دل میں ذرہ بھر بھی حضرت علیؑ اور ان کی پاک اولاد سے عقیدت ہے وہ معاویہ اور اس کی رسوائے زمانہ قوم کو چوم کر نہیں رکھے گا۔

شاہ عبد العزیز کا فتویٰ کہ حضرت علیؑ کو لعن اور سب کرنیوالا کافر ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۹۴ باب گیارہ۔

اگر از جماعت شام بالیقین کسی را معلوم کنیم کہ عداوت و بغض حضرت امیر داشت بہ حدی کہ تکفیر آنجناب یا لعن و سب آں جناب می کرد او را بالیقین کافر خواہیم دانست

ترجمہ: اہل شام یعنی معاویہ اور اس کی جماعت کے بارے اگر یقینی طور پر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ امام ھدیٰ حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب سے بغض و عداوت رکھتے تھے کہ وہ آنجناب کو کافر قرار دیتے تھے یا ان پر لعنت اور گالیاں دیتے تھے۔ تو میں ایسے لوگوں کو یقینی

طور پر کافر سمجھتا ہوں۔

نوٹ: حقوق کے حساب سے حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ معاویہ نے خاندان نبوت پر جمعہ کے دوسرے خطبہ میں لعنت کرنے کا آغاز کیا تھا اور برملا منبروں پر اور نجی محفلوں میں بھی وہ جناب امیر کو گالیاں دیتا تھا۔ پس شاہ عبدالعزیز کے فتویٰ کی روشنی میں معاویہ کے بارے میں کسی قسم کی اُلجھن نہیں ہے۔

جس طرح عالم اہل سنت علامہ تفتازانی نے یزید کی بدکرداری کی وجہ سے اٹل فیصلہ دیا ہے کہ یزید کے مومن نہ ہونے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے۔ خدا یزید پر اور اس کے تمام مددگاروں پر لعنت کرے اسی طرح خاندان نبوت کے ہر عقیدت مند کو معاویہ کے بارے میں اٹل فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ خاندان نبوت پر معاویہ کی تبرا بازی میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور وہ فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ خاندان نبوت کی توہین کرنیوالا مرتد ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۶۳ باب ۱۰

روز عاشورا فرحت و شادی و کلمات اہانت حضرت امام حسین و تحقیر جناب ایشان و دیگر خاندان رسولؐ و اولاد بتول از وے صدور یافتہ است باید کہ داد ...کو حکم

باب ارتداد اور نماید فیہا

ترجمہ: جو لوگ امام حسینؑ کے قتل کے دن یعنی روز عاشورہ خوشی اور شادی کریں اور حضرت امام حسینؑ اور دوسرے خاندانِ رسولؐ اور اولاد بتول کے بارے میں توہین کرنے والی باتیں کریں تو ان کو کیا کرنا چاہیے اگر ان کو دین سے پھرنے والا یعنی مرتد قرار دیا جائے تو صحیح ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ نے خاندان نبوت پر لعنت کرنے کا آغاز کیا اور خود بھی یہ برائی کیا کرتے تھے اور غیروں سے بھی کرواتا تھا۔ اگر یہ کلمات لعنت توہین نہیں ہیں تو معاویہ کے لیئے ان کلمات کا ہر نماز جمعہ کے بعد قوم معاویہ کو ورد کرنا چاہیے اور اگر وہ کلمات لعنت توہین ہیں تو معاویہ نے خاندانِ نبوت کی جی بھر کر توہین کی ہے اور شاہ صاحب کا فتویٰ ہے کہ خاندان نبوت کی توہین کرنے والے کو مرتد کہنا صحیح ہے۔

پس خاندان نبوت کے ہر عقیدت مند کو شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ سامنے رکھ کر معاویہ کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا چاہیے۔ جو نجدی اور ناصبی لوگ آئے دن شیعوں کے بارے میں اپنے بزرگوں کے غلط فتویٰ شائع کر کے عامۃ الناس کو گمراہ کرتے رہتے ہیں ہم ان کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ شیعوں کی مخالفت سے کچھ وقت نکال کر وہ شاہ عبدالعزیز کے مذکورہ فتاوی اور معاویہ کی خاندان نبوت پہ تبرا بازی پر بھی کچھ غور و فکر کر لیا کریں۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر شیخین پر کوئی عام شخص تنقید کرے تو وہ بقول نواصب کافر اور مرتد ہے اور اگر معاویہ خاندان نبوت پر لعنت کرے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ معاویہ نے رسولؐ خدا کو بہن دی ہوئی تھی۔ تف ہے ایسے انصاف پر

اہل بدعت کے بارے میں گیارھویں والی سرکار کا فتویٰ کہ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور اس کو رحم اللہ نہ کہا جائے

اہل سنت کی معتبر کتاب الغنیہ ص[۱۸]۱ ذکر خلافت معاویہ

وان لا یکاثر اهل البدع ولا یدانیهم ولا یسلم علیهم ولا یجالسهم ولا یقرب منهم ولا یهنیهم فی الاعیاد ولوقات السرور ولا یصلی اذا ماتو ولا یترحم علیهم اذا ذکروا۔

ترجمہ: امام اہل سنت عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اہل بدعت میں شامل نہ ہو اور ان کے قریب نہ جائے اور ان کے پاس نہ بیٹھے اور ان کو سلام نہ کرے اور عید کے دن اور خوشی کے وقتوں میں ان کو مبارک نہ دے اور جب وہ مر جائیں تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھے اور ان کا جب ذکر ہو تو ان کے لئے رحم اللہ علیہ نہ پڑھے۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کا معاذاللہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت علیؑ پر لعنت کرنا اس کو علماء اہل سنت نے معاویہ کی بدعات میں شمار کیا ہے تو گویا معاویہ اس برائی کی وجہ سے اہل بدعت میں داخل ہو گیا اور عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ اہل بدعت کے بارے میں آپ نے پڑھ لیا۔ اب معاویہ کے بارے میں فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

کم سے کم گیارھویں والے کے مرید معاویہ کو رحم اللہ علیہ نہ کہیں ورنہ ان پر ان کا پیر ناراض ہوگا۔

اہل بدعت کے بارے میں علامہ سعدالدین تفتازانی کا فتویٰ کہ ان پر لعنت کی جائے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص۲۷۰ فصل ۳ مبحث ۸

وحکم المبتدع البغض والعداوۃ والاعراض عنہ والاھانۃ والطعن واللعن وکراھیتہ الصلوٰۃ خلفہ

ترجمہ: علامہ عمر تفتازانی نے اہل بدعت کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ ان بدعت کرنے والوں کا یہ حکم کہ ان سے بغض اور دشمنی رکھی جائے اور ان سے منہ پھیر لیا جائے اور ان کی توہین کی جائے اور ان کی برائیاں بیان کر کے ان پر طعن کیا جائے اور ان پر لعنت کی جائے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

نوٹ: حوالہ جات حقوق کے حساب سے گزر چکے ہیں کہ خاندان نبوتؐ پر معاویہ کی تبرابازی کو علماء اہل سنت نے معاویہ کی بدعت قرار دیا ہے اور جب معاویہ اپنی مذکورہ برائی کی وجہ سے گروہ اہل بدعت میں داخل ہوگیا تو اہل بدعت کا حکم بھی معاویہ پر لگایا جانا ضروری ہوگیا۔ پس خاندان نبوت کے ہر عقیدت مند کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معاویہ سے بغض اور دشمنی رکھے اور اس کی دوستی و عقیدت سے منہ پھیر لے اور جی بھر کر اس کی توہین کرے اور اس کی برائیاں بیان کر کے لوگوں کو اس کی عقیدت سے

دور رکھے اور حضرت تفتازانی کے بقول اگر اس پر لعنت کی جائے تو جائز ہے ارباب انصاف خاندان نبوتؐ پر معاویہ کا تبرا کرنا اور کروانا ایک یقینی بات ہے اور یہ ایسا جرم ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ کفر اور بدعت ہے۔ پس ان فتاوی کے بعد نواصب سے ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ شیعوں کی مخالفت سے کچھ وقت بچا کر اور ان کے خلاف کفر کے فتاوی کو روک کر ان فتاوی پر بھی غور و فکر کریں جن کی زد میں امیر شام بھی آتے ہیں۔

منافق کے بارے میں علامہ سعدالدین کا فتوی کہ وہ جہنم کے نچلے طبقہ میں ہو گا

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ج ۲ ص ۲۷۰ المبحث الثامن وحکم الکافر الخلود فی النار ویختص المنافق بالدرک الاسفل

ترجمہ: اور کافر کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور دوزخ کے نچلے طبقہ میں رہنا منافق کا حکم خاص ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف امام الہدی حضرت علیؑ سے دشمنی رکھنا منافق کی بہت بڑی نشانی ہے اور معاویہ کا جمعہ کے خطبہ میں حضرت علیؑ پر معاذ اللہ لعنت کرنا معاویہ کی حضرت علیؑ سے دشمنی کی بہت بڑی نشانی ہے۔ اور وکلاء معاویہ کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ اگر زید یا خالد مثلاً حضرت علیؑ سے دشمنی مثلاً حضرت علیؑ سے دشمنی رکھیں تو وہ منافق ہیں۔ اور اگر معاویہ حضرت علیؑ سے دشمنی رکھے تو وہ منافق نہیں

ہے کیوں کہ اس نے نبیؐ پاک کو بہن دی ہوئی تھی۔ اگر زید یا خالد مثلاً شیخین کو سب کریں یا ان پر لعنت کریں تو وہ کافر اور امرتد اور اہل بدعت ہیں اور معاویہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت علیؑ پر لعنت کرے تو وہ مومن اور مسلمان کیونکہ یہ کام معاویہ مسجد میں منبر پہ بیٹھ کر کرتا اور جمعہ کے خطبہ کے بعد کرتا اسے مروان کی روحانی اولاد اگر تمہارا اسلام یہی ہے تو ایسے اسلام کو دنیا کے انصاف پسند لوگوں کا دور سے سلام ہے۔

اہل بدعت پر نبی کریمؐ نے لعنت فرمائی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الغنیہ صفحہ ۸۰ ذکر خلافت معاویہ

عن النبیؐ من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین۔

ترجمہ: نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی بدعت کی بنیاد رکھے اور کسی بدعت کرنے والے کو پناہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ارباب انصاف امام اہل سنت عبدالقادر جیلانی نے غنیہ کے اسی صفحہ پہ اہل بدعت کی مذمت کی ہے اور یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ بدعت کرنے والے کے کسی عمل کو خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا خواہ وہ عمل فرض ہو یا سنت

اور معاویہ کی خاندان نبوت پر تبرا بازی کو علماء اہل سنت نے معاویہ کی بدعت سے شمار کیا ہے پس معاویہ اہل بدعت کے گروہ میں داخل ہے اور اس طاغیہ شام کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اب تو معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے کہاوت مشہور ہے کہ لن یصلح العطار ما افسد الدھر کہ جو چیز گل سڑ کر بدبو سے بھر گئی ہو اس کو خوشبو لگانے سے اصلاح نہیں ہو سکتی اور معاویہ کی یہ حالت ہے کہ ع تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہی۔ کہ گناہ کی وجہ سے اس کا تمام بدن زخمی ہے!۔۔۔ پس مرہم کہاں کہاں لگائی جائے۔

معاویہ کی نکاح جماعت سے ولادت کی صفائی دی جائے یا عرصہ دراز تک دین کفر پہ اس کے باقی رہنے کی صفائی دی جائے اور بظاہر اسلام قبول کرنے کے بعد نبی کریم کی معاویہ کے لیے بددعا کرنے کی صفائی دی جائے اور نبی کریم کی وفات کے بعد تو معاویہ نے ظلم وستم اور جور وجفا کی تمام حدیں توڑ دیں۔

۔ معاویہ نے اپنی مایہ ناز سیاست سے حضرت عثمان کو قتل کرایا ہے اور پھر اس کے خون کے وارث ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ پھر امام الھدیٰ امیر المومنین حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کر دی اور آنجناب سے جنگ صفین میں لڑائی کر کے اہل اسلام اور صحابہ کرام کا قتل عام کر دیا۔

۔ عمار بن یاسر اور مومن کامل حضرت مالک اشتر اور حضرت محمد بن ابی بکر جیسے جلیل القدر مسلمان قتل کرائے۔ اور حضرت علیؑ کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر نیزوں پر قرآن پاک اٹھا کر قرآن پاک کی توہین کی۔ اور بغیر اجماع و شوریٰ کے اور بغیر خدا اور رسولؐ کی رضامندی کے خلافت نبویؐ کا جھوٹا دعویٰ

کردیا اور آپ نئی حکومت کو مضبوط کرنے کی خاطر چور اور ڈاکو روانہ کر کے حضرت علیؑ کے مقبوضہ علاقوں میں لوٹ مار اور تخریب کاری شروع کر دیں اور حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد شیعان علیؑ کا قتل عام شروع کر دیا معاویہ کے ظلم سے نہ ہی شیعہ بچے اور نہ ہی شیعہ خواتین محفوظ رہیں۔ عرصہ دراز تک شیعہ خواتین معاویہ کے زندانوں میں قید رہیں، معاویہ کے ظلم سے مسلمان عورتیں کنیزیں بنا کر بازاروں میں فروخت کی گئیں۔ اپنے شرابی و کبابی اور زانی بیٹے کو اپنا ولی عہد بنانے کی خاطر ام المومنین حضرت عائشہ کو قتل کیا فرزند نبی حضرت امام حسن علیہ السلام کو قتل کیا۔ عبدالرحمٰن بن خالد کو قتل کیا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو قتل کیا۔ عبداللہ بن عمر کو ایک لاکھ رشوت دی۔ اہل اسلام کو خوف زدہ کر کے ان سے یزید شرابی کی بیعت لی۔

ظالم گورنر مقرر کر کے ۲۰ سال تک اہل اسلام پر اپنا ظالمانہ مارشل لاء لگائے رکھا کسی مسلمان کو گورنمنٹ معاویہ کی کسی برائی کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہیں تھی۔ اگر اختصار رسالہ ہذا کی مجبوری نہ ہوتی تو ان تمام باتوں کو میں حوالہ جات کے ساتھ ذکر کرتا البتہ ان میں سے اکثر باتوں کا میں اپنے رسالہ کردار "معاویہ اور یزید" اور اپنے رسالہ "بغاوت معاویہ اور بنو امیہ" میں ذکر کر چکا ہوں۔ معاویہ نے اصحاب حضرت علیؑ سے حضرت حجر کو مع ان کے چھ ساتھیوں کو بڑی بے دردی سے قتل کیا زیاد ولد الزنا کو اپنا بھائی بنایا ہم اس ظالم کے کس کس ظلم کو بیان کریں اور کس کس برائی کی نشاندہی کریں ارنیب بنت اسحٰق کو مکاری سے معاویہ کے طلاق دلوانے کو بیان کریں یا نمازیں اس کے بسم اللہ کو چوری کرنے کا ذکر کریں۔ اس کی شراب نوشی کو بیان کریں یا بیت المال کو بطور رشوت استعمال کرنے کا ذکر کریں اور آخر

جس بے حیائی کا اس نے مظاہرہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس نے نماز جمعہ کے دوسرے خطبہ میں خاندان نبوتؐ امام الھدیٰ یعسوب الدین حضرت امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب پر برملا منبر پر لعنت کرنے کا آغاز کیا اور معاویہ کی یہ بدعت محراب مسجد سے نکل کر کوچہ و بازار تک پہنچی اور یہ بدعت اتنی پھیلی کہ عرصہ دراز کے بعد یہ بدعت سنت کی شکل اختیار کر گئی۔

اس بدعت کا ثبوت ہم نے تاریخ اسلام سے پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دی ہے۔ معاویہ کی اس برائی کے بعد اب صحیح فیصلہ کرنا وکلاء معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے اس کے بعد ہم وہ چند عذر ذکر کرتے ہیں جو وکلاء معاویہ اس کی صفائی میں اور طرف داری میں پیش کرتے ہیں اور پھر ہم ان عذروں کی تردید کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں

معاویہ کی صفائی میں اس کی قوم کے چند مایہ ناز عذر

پہلا عذر: معاویہ کو اس کی ظالمانہ کارروائی سے بری کرنے کی خاطر معاویہ کی صحابیت کو پیش کیا جاتا ہے۔ پسر ہند کو پہلے صحابی فرض کیا جاتا ہے اور پھر صحابہ کرام کے فضائل بیان کر کے ان فضائل کو معاویہ پر فٹ کیا جاتا ہے اور معاویہ کا صحابی ہونا۔ یہ وہ توپ ہے جس پر اس کی قوم کو بڑا ناز ہے اور اُسے وہ ایسا مورچہ سمجھتے ہیں کہ جسے قرآن و سنت سے توڑنا ان کے خیال میں ناممکن ہے۔ خلاصہ معاویہ کے صحابی ہونے پر ہی اس

کے ایوان حکومت کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ اور پھر اس پر اموی حکومت کے محلات تعمیر کیے گئے ہیں اور اس کے صحابی ہونے کی وجہ سے ہی اس کی تمام بداعمالیوں پر پردہ ڈالا جاتا ہے اور خاندان نبوت پر معاویہ کے تمام مظالم کو چھپایا جاتا ہے اور اب ہم ارباب انصاف کے سامنے معاویہ کی صحابیت کا بخیہ ادھیڑتے ہیں تاکہ کھتن والے باپ کی اولاد آئندہ اس طنبورہ کو بجانے کی جرأت ہی نہ کریں۔

جواب ۱

لفظ صاحب اور اصحاب قرآن پاک میں غیر مسلم لوگوں پر بھی بولا گیا ہے

ثبوت ۱ : ما بصاحبھم من جنۃ ان کا صاحب دیوانہ نہیں ہے۔ الاعراف آیت ۱۸۴ ۔ ۲ قال لہ صاحبہ وھو یحاورہ اکفرت بالذی خلقک۔ صاحب نے جو اسے ہم کلام تھا کہا تو اپنے خالق سے کفر کا انکار کرتا ہے۔ الکھف آیت ۳۷ ۔ ۳ ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ۔ تم فکر کرو تمہارا صاحب دیوانہ نہیں سبا آیت ۴۶ فنادوا صاحبھم فتعاطی فعقر۔ انہوں نے پکارا اپنے صاحب کو القمر آیت ۲۹ ۔ ۵ وما ضل صاحبکم وما غوی۔ تمہارا صاحب نہ تو گمراہ ہوا اور نہ ہی بھٹکا ہے النجم آیت ۱

ارباب انصاف ان آیات میں لفظ صاحب ایسے لوگوں پر بولا گیا ہے

جو کافر تھے اور معاذ اللہ انبیاء کو دیوانہ اور گمراہ خیال کرتے تھے۔ پس اگر معاویہ پر بھی لفظ صاحب بولا گیا۔ تو اس چیز سے اس کی ظالمانہ کارروائی کی صفائی نہیں دی جا سکتی۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے کہ لفظ اصحاب قرآن پاک میں بے شمار لوگوں پر بولا گیا ہے جن میں بعض کا ذکر ہم پیش کرتے ہیں۔ البتہ یہ بات آپ یاد رکھیں کہ اصحاب النار اور اصحاب الجحیم یعنی دوزخی اصحاب کا ذکر قرآن میں زیادہ ہے۔ مثلاً ۔ ۱ اصحاب النار ۲ اصحاب الجحیم ۳ اصحاب مدین ۴ اصحاب الایکۃ ۵ اصحاب الحجر ۶ اصحاب الرس ۷ اصحاب السعیر ۸ اصحاب القریہ ۹ اصحاب المشئمۃ ۱۰ اصحاب الشمال ۱۱ اصحاب القبور ۱۲ اصحاب الفیل ۱۳ اصحاب السبت - جو لوگ ہمیں صرف لفظ اصحاب کا رعب دکھاتے ہیں وہ ان تیرہ ۱۳ قسم کے اصحاب کی صفائی پیش کریں کیا صرف معاویہ کی خاطر ان مذکورہ اصحاب کو بھی ولی خدا مان لیا جائے اگر رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو ہم ان مذکورہ اصحاب کی پوزیشن کو قارئین کے سامنے پیش کرتے اور لفظ اصحاب قرآن پاک میں اچھے لوگوں پر بھی بولا گیا ہے۔

مثلاً ۱ اصحاب الجنۃ ۲ اصحاب الاعراف ۳ اصحاب الکھف ۴ اصحاب الصراط السوی ۵ اصحاب السفینہ ۶ اصحاب المیمنۃ ۷ اصحاب الیمین ۸ اصحاب الاخدود۔ ارباب انصاف لفظ اصحاب پر دیانتداری سے تحقیق کر کے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اصحاب کی دو قسمیں ہیں اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار اور ہمارا فیصلہ وہی ہے جو قرآن پاک سورہ حشر آیت ۲۰ میں موجود ہے کہ لا یستوی اصحاب النار و اصحاب الجنۃ ط اصحاب الجنۃ ھم الفائزون ۲۰ کہ دوزخی اور جنتی اصحاب برابر نہیں جنتی اصحاب

کامیاب ہوں گے معاویہ کو مذکورہ ۲۱ اکیس اقسام میں سے کس قسم میں داخل کرنا ہے یہ فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم اپنے قارئین کی سہولت کے لئے اتنا اشارہ کر دیتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب کے خلاف بغاوت کرنے والا اور عمار بن یاسر کو شہید کر کے دوزخ کی طرف بلانے والا زیاد جیسے اولاد زنا کو اپنا بھائی بنانے والا اور ام المومنین عائشہ کو قتل کرنے والا اسلامی حکومت پر چور دروازے سے داخل ہو کر قبضہ کرنے والا۔ فرزند نبی امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کرنے والا۔ اور خاندان نبوت پہ جمعہ کے خطبوں میں لعنت کرنے والا اور یزید جیسے فاجر و منافق کو ولی عہد بنانے والا اور صحابہ کرام اور صلحا و مومنین کو ناحق قتل کرنے والا اصحاب الجنۃ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

میرے محترم قارئین معاویہ نے خاندان نبوت پہ اور خصوصاً امام الھدیٰ امیر المومنین علی بن ابی طالب پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کرنے کا آغاز کیا تھا اور تمام معاویہ خیل مسجد میں منبر کے پاس بیٹھ کر واہ واہ کرتے تھے۔ ہم پوچھتے ہیں کیا ان کو اس وقت خیال نہ آیا کہ حضرت علیؑ بھی ایک صحابی ہے اور اس صحابی کی شان میں معاویہ جو بکواس کرتا ہے اس کو روکا جائے۔ آج چودہ سو برس کے بعد ان کو تحفظ ناموس صحابہ کا درد زہ شروع ہوا ہے

جواب ۲

حضرت عمر کی نگاہ میں جو لوگ واجب القتل تھے ان پر بھی لفظ اصحاب بولا گیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۵۴ تفسیر سورہ منافقین
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۸۴ تفسیر سورہ منافقین
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۴۶۲ سورہ منافقین
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۲۲۵ سورہ منافقین
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۲۲۶ سورہ منافقین
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۱۶ سورہ منافقین
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص ۱۶۵ سورہ منافقین

بخاری شریف کی عبارت: فقام عمر فقال یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق هذا المنافق فقال النبی دعه لا یتحدث الناس ان محمدا یقتل اصحابه

ترجمہ: ایک منافق صحابی کی گستاخی کے بعد حضرت عمر نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن مار دوں آنجناب نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو

قتل کرتا ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ حدیث شریف میں لفظ اصحاب منافقین پر بھی بولا گیا ہے پس معاویہ پر بھی لفظ صحابی کا بولنا صحیح ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ اپنی ظالمانہ کاروائیوں میں بے گناہ ہے معاویہ نے امام حسنؑ فرزند نبیؐ کو زہر سے قتل کرایا۔ امام حق علیؑ سے جنگ کی ہے جناب عائشہ کو بھی قتل کرایا ہے۔ پسر ہند نے کئی درجن صحابہ کرام قتل کرائے ہیں آسمان صحابیت کے روشن ستارے جناب عمار بن یاسر کے قتل کی تمام ذمہ داری معاویہ پر ہے۔

جناب محمد بن ابی بکر کے اور پیکر ایمان حضرت مالک اشتر کے قتل کی ذمہ داری بھی معاویہ پر ہے۔ جناب حجر اور ان کے ساتھیوں کو بھی معاویہ نے قتل کرایا ہے۔ عبدالرحمٰن بن خالد کو بھی پسر ہند نے قتل کرایا ہے۔ صحابہ کرام اور صلحاء مومنین کے ناحق خون سے معاویہ کا نامہ اعمال سرخ ہے پس جس طرح بقول حضرت فاروق کے وہ منافق صحابی واجب القتل تھا اسی طرح معاویہ بھی واجب القتل تھا اور جس طرح وہ منافق صحابی کسی مصلحت کی وجہ سے دنیا میں قتل سے بچ گیا اسی طرح معاویہ بھی قتل کے عذاب سے بچ نکلا اگر مجرم کسی وجہ سے سزا پانے سے بچ نکلے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ مجرم ہی نہیں یا اُسے سزا سنائی نہیں گئی معاویہ کے بارے نبی کریمؐ کا حکم صاف لفظوں میں موجود ہے کہ اذا رأیتم معاویہ علیٰ منبری فاقتلوہ کہ جب معاویہ کو میرے منبر پہ دیکھو تو اسے قتل کر دینا یہ حکم اسی طرح ہے کہ جیسا کہ حضور نے ابن خطل کو حکم دے کر قتل کروایا تھا۔

نجدی اسمبلی کے ارکان کو دعوت انصاف

ایک منافق صحابی نے امام الہدیٰ نبی کریم کی ذات گرامی پر بے انصافی کا الزام لگایا تھا اور اس کی اس گستاخی پر حضرت عمر چلا اُٹھے اور اس کے منافق ہونے کا فوراً فیصلہ سنا دیا اور اس شخص کی صحابیت کی کوئی پرواہ نہ کی اسی طرح معاویہ نے بھی امام الہدیٰ حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب پر خون عثمان کے مقدمہ میں بے انصافی کا الزام لگا کر آنجناب کے خلاف بغاوت کی اور حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد آنجناب پر خطبہ جمعہ کے آخر میں لعنت کرنے کا آغاز کر کے اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی ملی جس طرح حضرت عمر نے مذکورہ شخص کی صحابیت کا کوئی لحاظ نہ کیا اسی طرح معاویہ کی ظالمانہ کاروائی کی وجہ سے عالم اسلام اس کی صحابیت کا کوئی لحاظ نہیں کرتا معاویہ نے خاندان نبوت پر برملا منبروں پر لعنت کر کے خود صحابیت کا جنازہ نکالا ہے پس احترام صحابہ کی سکیم سے معاویہ کو کوئی حصہ نہیں ملے گا۔

کتاب لاجواب **قول سدید در جواب وکلاء یزید** ہدیہ ۱۵ روپے

دشمنانِ خاندان نبوت واقعہ کربلا کی اہمیت اور اولاد علیؑ کی اسلام کی خاطر بے مثال قربانی کی عظمت کو لوگوں کی نگاہوں میں مشکوک بنانے کی خاطر طرح طرح کے شک لوگوں کے ذہنوں میں داخل کرتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ معاذ اللہ امام پاک بیعت یزید پہ آمادہ تھے اور کبھی کہتے ہیں کہ یزید نے امام پاک کے قتل کا حکم نہیں دیا تھا اور گاہے یہ مکاری کرتے ہیں کہ اتنے مصائب نہیں تھے نہ پانی بند ہوا نہ لاشوں پر گھوڑے دوڑائے گئے اور نہ ہی بیبیاں قید ہوئیں ہیں۔ اس کتاب میں یزیدیوں کے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔

جواب ۳

حوض کوثر سے جو لوگ راندے جائینگے ان پر بھی لفظ اصحاب بولا گیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۱۹/۸ باب الحوض
۲۔ اہل سنت کی معتبر صحیح مسلم ص ۲۸۳/۲ باب الحوض
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی ص ۱۱۴/۴ کتاب الجنائز
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوۃ شریف ص ۱۸۷/۲ باب الحوض
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۲۵۱/۷ سورہ الکوثر
۷۔ اہل سنت کی معتبر تفسیر فتح القدیر ص ۴۹۰/۶ تفسیر سورہ کوثر
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۴۰۲/۶ سورہ کوثر
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۴۴/۳ سورہ کوثر
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۸۶/۱۱ کتاب الرقاق ذکر حشر
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدہ القاری شرح بخاری ص ۳۲۰/۱۱
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم ص ۲۵۲/۲
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص ۳۲۸/۴

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص۲۴۱ ج۵ دامعہ
۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کنز العمال ص۲۲ ج۲ کتاب القیامہ ذکر حوض

صحیح بخاری کی عبارت { عن ابی هریرة انه کان یحدث ان رسول الله قال یرد علی یوم القیامة رهط من اصحابی فیحلون عن الحوض فاقول یارب اصحابی فیقول انک لا علم لک بما احدثو بعدک انهم ارتدوا علی ادبارهم القهقری

ترجمہ۔ ابوهریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر میرے پاس میرے اصحاب کا گردہ آئے گا پس ان کو حوض کوثر سے ہٹا دیا جائے گا۔

میں عرض کروں گا کہ خدایا یہ تو میرے اصحاب ہیں خدا فرمائے گا کہ آپ کو علم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا بدعات کی ہیں یہ لوگ تیرے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ دین سے پھر گئے تھے۔ (مبارک)

نوٹ: ارتدصحابہ کی خبر قوم معاویہ کے مایہ ناز محدث امام محمد بن اسمعیل بخاری کو اتنی پسند آئی ہے کہ اپنی مایہ ناز صحیح میں اس کو تقریباً سات مقامات پر لکھا ہے۔

۱ بخاری شریف ص۱۳۹ ج۴ باب ذکر یاجوج ماجوج ۲ بخاری کتاب بدا الخلق باب ذکر مریم ۳ بخاری ص۱۲۵ ج۵ باب غزوہ حدیبیہ ۴ بخاری شریف ص۵۵ ج۶ تفسیر سورہ مائدہ ۵ بخاری شریف ص۹ تفسیر سورہ انبیاء ۶ بخاری شریف ص۴۶ کتاب الفتن ۷ بخاری شریف ص۱۱۹ ج۸

باب فی الحوض نیز یہ ارتدار صحابہ والی خبر اتنی پیاری ہے کہ دیکھیں

صحابہ کرام نے اور کئی درجن محدثین نے اس کو بیان کیا ہے ۔ اس حدیث شریف کی شرح کے بارے میں صاحب نووی شرح مسلم فرماتے ہیں کہ مرتد کی دو قسمیں ہیں ایک وہ مرتد جو احکام اسلام کا صاف انکار کرے اور دوسرا وہ مرتد جو نیک اعمال سے محروم ہو اور صراط مستقیم سے دور ہو اور یہ حدیث مرتد کی دونوں قسموں کو شامل ہے صاحب عمدۃ القادری فرماتے ہیں کہ تمام اہل بدعت اور ظالم لوگ اس حدیث کے معنی میں داخل ہیں اور صاحب اشعۃ اللمعات فرماتے کہ جن لوگوں نے اہل بیت رسول کی شان میں اور ان کے ادب و آداب اور حقوق میں کوتاہی کی ہے وہ بھی اس حدیث میں داخل ہیں

ارباب انصاف معاویہ پر لفظ صحابی بولنے میں ہمیں کوئی دُکھ نہیں ہے کیونکہ خود نبیؐ کریم نے لفظ صحابی ایسے لوگوں پر بولا ہے کہ جو لوگ نبیؐ پاک کے بعد گمراہ ہو گئے اور مرتد بن گئے اور ان کی نمایاں نشانی بقول شاہ عبدالحق دہلوی یہ ہے کہ وہ ظالم اور فاسق و فاجر تھے اور انہوں نے خاندان نبوت کے ادب و آداب اور حقوق میں کوتاہی کی ہے۔

ارباب انصاف مذکورہ شان صحابہ کے بعد ہم عالم اسلام کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ مذکورہ حدیث شریف معاویہ پر فٹ آتی ہے ۔ کیونکہ جناب عائشہ کے بعد خاندان نبوت کے خلاف مسلح بغاوت کا محاذ معاویہ نے گرم رکھا تھا اور آل رسولؐ کی شان میں جتنی بے ادبی اس کے بس میں تھی وہ اس نے کی ہے ۔ مثلاً خون عثمان کا جھوٹا الزام لگایا خاندان نبوت پر ۔ اور خلق خدا کو گمراہ کر کے ان کو آل نبیؐ کے خلاف بھڑکایا ۔ اولاد نبیؐ کو زہر دلوا کر قتل کرایا اور مسلمانوں کو ایسا بدھو بنایا کہ برسر عام منبروں پر جمعہ کے خطبات میں خاندان نبوتؐ پر لعنت کروائی کیا یہی اجر رسالت ہے کیا یہی مودت قربیٰ

ہے کیا اسی کا نام اسی کا نام خاندان نبوت کا ادب و احترام ہے۔ ناموس صحابہ کا طبلہ بجانے والے اس چیز کا جواب دیں کہ کیا خاندان نبوت کو شرف صحابیت حاصل نہیں تھا اگر صحابہ کو برا کہنے والا مرتد اور کافر ہے تو یہ کام سب سے پہلے معاویہ نے کیا اور مسلمانوں کو معاویہ ایسے چکر میں پھنسا گیا ہے کہ آج تک کئی تارا سنگھ کی باڑی والے خاندان نبوتؐ کے خلاف بغاوت میں مصروف ہیں اور کراچی کے یزیدی سرفہرست ہیں خلاصہ لفظ اصحاب کا رعب دے کر معاویہ کی صفائی پیش کرنا ایک فضول بات ہے۔

جواب ۴

کچھ اصحاب کا جنت میں داخل ہونا محال اور ناممکن ہے

ثبوت ۱: اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۶۲/۲ کتاب صفات المنافقین

۲: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم نووی ص ۳۶۹/۲ کتاب صفات المنافقین

مسلم کی عبارت: عن حذیفہ قال قال رسول اللّٰہ فی اصحابی اثنا عشر منافقاً فیھم ثمانیۃ لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔

ترجمہ: حذیفہ راوی ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں اور ان میں آٹھ ایسے ہیں کہ وہ جنت میں نہیں داخل

ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہو۔

نوٹ: ارباب انصاف جس طرح اونٹ کا سوئی کے سوراخ میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ اسی طرح مذکورہ اصحاب کا جنت میں داخل ہونا ناممکن ہے۔ قرآن پاک سورہ توبہ میں صاف آیت موجود ہے کہ اسے نبیؐ اگر تو ان لوگوں کے لئے ستر مرتبہ بھی طلب مغفرت کرے تو خدا ان کو نہیں بخشے گا۔

خلاصہ لفظ صحابی حدیث شریف میں منافق لوگوں پر بھی بولا گیا ہے پس بالفرض اگر لفظ صحابی معاویہ پر بھی بولا گیا ہے۔ تو کیا اس چیز سے معاویہ کو سرخاب کے پر لگ گئے ہیں۔ لفظ صحابی کے رعب سے ہمیں نہیں دبایا جا سکتا۔ کیونکہ وہ بھی صحابی تھا کہ جس کی نماز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے حضرت عمر نبی کریم سے لڑ پڑے تھے، بقول قوم معاویہ اگر کسی صحابی کو کوئی برا کہے تعوذ رخی ہے تو خاندان نبوت کو منبروں پر لعنت کروانے والے کے بارے میں فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

تمام زندگی وکلاء معاویہ کی چالاکیاں کرتے ہوئے گزر جاتی ہے اور خلق خدا کو اسی اندھیرے میں رکھتے ہیں کہ معاویہ صحابی تھا اور صحابی کو برا کہنے والا کافر ہے اور جب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معاویہ نے خود صحابہ کرام کو برا کہا ہے۔ اور جنگ صفین میں ان کا قتل عام کروایا ہے اور جمعہ کے خطبات میں خاندان نبوت پر لعنت کروائی ہے تو باچھیں ٹھیڑی کرنے کے سوا ان کے پاس کوئی معقول جواب نہیں ہے

جواب ۵

کچھ اصحاب ایسے بھی ہیں جنہیں پاک نبیؐ دیکھنا بھی گوارہ نہیں کریں گے

ثبوت :

۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۹۰ ج ۴ ذکر عبدالرحمٰن
۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۶۷ ج ۶ کتاب الفتن
۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب النعائح الکافیہ ص ۱۲۹

کنز العمال کی عبارت: عن ام سلمہ قالت قال النبیؐ من اصحابی من لا اراه ولا یرانی بعد ان اموت ابداً

ترجمہ: ام سلمہ فرماتی ہیں کہ نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ میری وفات کے بعد وہ میری زیارت نہیں کرینگے اور میں ان کا منہ نہیں دیکھوں گا۔

نوٹ: ہمارے مذکورہ حوالہ جات نے یہ موجبہ کلیہ باطل کر دیا ہے کہ تمام اصحاب اچھے تھے، پس معاویہ کے بارے میں یہ دلیل کہ چونکہ وہ صحابی تھا پس اچھا بھی تھا یہ دلیل باطل ہے۔ وحشی قاتل حمزہ اور ہند مادر معاویہ کا چونکہ وہ قاتل جناب حمزہ تھے نبیؐ کریم ان کا منہ دیکھنا پسند نہیں فرماتے تھے۔ اسی طرح معاویہ فرزند نبیؐ امام حسنؑ کا قاتل ہے حضور اس کا منہ

نہیں ہے اور دنیا کی خاطر اصحابؓ رسوؐل کا قتل عام کرنا۔ پس جس معاویہ نے خاندان نبوت کے شرف کا کوئی لحاظ نہیں کیا اس معاویہ کو آج مولاعلیؑ کے طرف دار چوم کر نہیں رکھ سکتے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہمارے مذکورہ بیان سے واضح ہوا کہ لفظ صحابی مسلم اور کافر دونوں میں سے کسی کے ساتھ خاص نہیں ہے گویا صحبۃ النبیؐ کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو نفع دے گی جیسے سلمان ابوذر مقداد اور عمار بن یاسر ابوایوب انصاری وغیرہ اصحاب نبی تھے۔ ان کو صحبت نبیؐ کریم نفع دے گی دوسری قسم وہ ہے جو نقصان دے گی۔

مثلاً عبداللہ بن ابی، حکم بن عاص ولید بن عقبہ، حبیب بن سلمہ، عمرو بن العاص، سمرہ بن جندب، بسر بن ارطاۃ ذی الثدی خارجی، مغیرہ بن شعبہ اور معاویہ بن ابوسفیان ان کو صحبۃ نبیؐ کریم نقصان دے گی۔ یہ دوسری قسم کے وہی اصحاب ہیں جن کی قرآن سنت میں مذمت کی گئی ہے سورہ توبہ اور سورہ منافقین قرآن پاک اور مذکورہ احادیث شریف خصوصاً۔ حدیث حوض ہمارے دعوے کی ٹھوس ثبوت ہیں

اور قوم معاویہ کی یہ اصطلاح کہ صحابی وہ ہے جو ایمان لائے اور ایمان پر مرے اس کی صحت پر قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت موجود نہیں ہے نیز اس کا فائدہ معاویہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ حضرت علیؑ کا فرمان معاویہ کے بارے میں موجود ہے کہ تو اسلام میں مجبوراً داخل ہوا ہے اور اپنی رضا سے خارج ہوا ہے۔ پس اصطلاح مذکور کے لحاظ سے معاویہ اصحابہ کرام میں داخل ہی نہیں ہوا۔

منہ دیکھنا بھی پسند نہیں فرمائیں گے۔

جواب نمبر ٦

جناب ابوبکر کی عمر کو نصیحت کہ ان اصحاب نبیؐ پر اعتبار نہ کرنا

ثبوت :

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ مآثر ابی بکر

قال ابوبکر وانی احذرک ھولاء النفر من اصحاب محمد الذین قد انتفخت اجوافھم

حضرت صدیق نے حضرت فاروق سے کہا کہ میں آپ کو ان اصحاب محمدؐ سے ڈراتا ہوں کہ جن کے طمع حکومت کی وجہ پیٹ پھول گئے ہیں۔

نوٹ : ارباب انصاف معاویہ کا پیٹ اتنا پھولا ہوا تھا کہ بچارا کھڑے ہو کر خطبہ نہیں دے سکتا اور دن میں ساتھ مرتبہ کھانا کھاتا تھا پس معلوم ہوا کہ فرمان ابوبکر کا صحیح مصداق معاویہ ہی تھا اور جب ابوبکرؓ نے عمر کو معاویہ جیسے لوگوں سے بچ کر رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ تو صدیقی اور فاروقی صاحبان کو چاہیے کہ وہ معاویہ شاہی کو دور سے سلام کریں۔ تنقید صحابہ کا محاذ جناب شیخین نے خود کھولا ہے اور ان کو دنیا کے لالچی ہونے کا طعنہ دیا ہے اور معاویہ کا دنیا پرست ہونا اور دنیا کی خاطر اس کا خاندان نبوت پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کرنا کوئی ڈھکی چھپی بات

وکلاء معاویہ اور بنو امیہ کو دعوت انصاف

وہ لوگ جو آنکھیں پھیر پھیر کر اور گردنیں اکڑا اکڑا کر اور باچھیں ٹھہرا ٹھہرا کر کہتے ہیں کہ معاویہ تو صحابی تھا ہم ان کے جواب میں کہتے ہیں کہ اگر کوئی صحابی ہو تو اس کو کون سے سرخاب کے پر لگ جاتے ہیں کیا صحاح ستہ سے اصحاب کے مرتد ہونے کی جو حدیث ہم نے پیش کی ہے اس پر آپ کو اعتبار نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اصحاب کی مذمت بھی موجود ہے۔ لہٰذا انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ تصویر کے دونوں رُخ دیکھے جائیں اور صرف اچھے اصحاب کی تعریف اور تعظیم کا خیال کیا جائے۔ ہم کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے۔ معاویہ کے ساتھ ہماری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے ہم نے دیانت داری سے سیرت معاویہ کا مطالعہ کیا ہے اور اس کی ناپاک سیرت میں کئی ہزار چھید نظر آئے ہیں۔ نکاح جماعت سے اس کی ولادت ہوئی ہے اور خاندان نبوت سے بغض اور دشمنی میں اس کی زندگی گزری ہے اور جمعہ کے دوسرے خطبہ کے آخر میں امام الہدیٰ حضرت علیؑ پر اس نے لعنت کا آغاز کیا تھا،

اور اپنی اس بدعت کی وجہ سے وہ ارتداد صحابہ والی حدیث کی زد میں آگیا ہے، پس مولیٰ علیؑ کی پارٹی نے نہ ہی معاویہ کی زندگی میں اس کا لحاظ کیا اور نہ تب اب ہم اس کو چوم کے دیکھیں گے۔

اعتراض : قوم معاویہ نے پسر ہند کی صفائی میں کئی پینترے بدلے ہیں اور بڑی محنتیں کی ہیں۔ اور ان کی کاوشوں کا ایک نتیجہ۔ اس قانون کی شکل

میں سامنے آیا ہے کہ الصحابۃ کلھم عدول کہ صحابہ کرام سارے ہی نیک اور عادل تھے اور چونکہ معاویہ بھی صحابی تھا پس نیک اور عادل تھا۔

ارباب انصاف ہم آپ کے سامنے معاویہ کے اس حفاظتی مورچہ پر قرآن وسنت کی مدد سے حملہ کرتے ہیں اور اس کی اینٹ سے اینٹ بجاتے ہیں اور آپ کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب ۱

یہ قانون کہ تمام صحابہ عادل تھے قرآن پاک کے مخالف ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا پ۲۶ الحجرات آیت ۶

ترجمہ: اسے ایمان والو اگر فاسق آپ کے پاس خبر لائے تو تحقیق کر

(نوٹ عنوان) ولید بن عقبہ صحابی کو قرآن کریم نے فاسق کا لقب عطا کیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۴۶ ج ۹ الحجرات

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۵۶۹ الحجرات

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۶۰ ج ۲۶ الحجرات

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۸۴ الحجرات

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۵۵ جلد ۵ الحجرات

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۶۰۱ ج ۳ ذکر ولید

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ج۳ ص۵۹۵ ذکر ولید
مظہری اور فی تفسیر المظہری ان الایۃ نزلت
فتح القدیر فی ولید بن عقبہ بن ابی معیط وفی فتح
القدیر ھذہ الایہ نزلت فی ولید بن عقبہ

ترجمہ: (اگر فاسق خبر لائے تو تحقیق کرو) یہ آیت ولید بن عقبہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیئے اسی ولید کو قرآن کریم نے دوسری جگہ بھی فاسق کا لقب عطا کیا ہے

ثبوت: أفمن کان مؤمنا کمن کان فاسقاً لا یستوون پ۲۱
السجدہ آیت ۱۸

ترجمہ: کیا جو مومن ہے وہ مانند فاسق کے ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے

فاسق سے مراد ولید بن عقبہ

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۲۴۷ ج۴ السجدہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن صہ ۲۶ ج ۲۱ السجدہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صہ ۵۹۶۶ ج ۴
۴۔ اہل سنت کی معتبر ذخائرالعقبی صہ ۸۸
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب لابن مغازلی صہ ۲۲۴

ذخائرالعقبی کی عبارت } لمن کان فاسقا الایۃ نزلت فی علی بن ابی طالب والولید بن مغیرہ لامر بینھما

یہ آیت ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جب اس نے حضرت علیؑ کے ساتھ نزاع کی تھی۔

نوٹ: یہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط صحابی تھا اور حضرت عثمان کا ماں کی طرف سے بھائی تھا۔ اس کے باپ عقبہ کو نبی کریم نے جنگ بدر کے دن خصوصی حکم دے کر قتل کرایا تھا۔ عقبہ نے وقت قتل رحم کی اپیل کی تھی کہ میرے بچوں کا انجام کیا ہوگا۔ آنجناب نے رحم کی اپیل رد کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ الی النار کہ تیرے بچوں کا انجام دوزخ ہے یہ ولید صحابی معاویہ کیطرح فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوا تھا اور خاندان نبوت سے دشمنی اس کو باپ کی طرف سے ورثہ میں ملی تھی۔ الاستیعاب میں لکھا ہے کہ ولید معاویہ کو حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت اور جنگ کرنے پر بھڑکاتا تھا اور کتاب الغارات میں لکھا ہے کہ اس کا ایک بھائی عمار ابن عقبہ کوفہ میں رہ کر معاویہ کی خاطر جاسوسی کرتا تھا۔ یہ ولید بڑا گستاخ تھا۔ تذکرہ خواص الامۃ میں لکھا ہے اس کی ایک گستاخی کے بعد حضرت امام حسنؑ نے فرمایا تھا کہ وانت علج من اھل صفوریہ کہ تو طریہ کے صفوریہ گاؤں کے ایک یہودی کے بیٹے ہو۔ قول مقبول میں تفصیل موجود ہے حضرت عثمان نے اس کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ الاستیعاب میں لکھا ہے کہ

ولید نے کوفہ میں شراب کے نشہ میں لوگوں کو صبح کی نماز دو کے بجائے چار رکعت پڑھائی اور پھر کہا کہ اگر چاہو تو کچھ زیادہ کر دوں۔

ابن مسعود نے کہا کہ جب سے تم حاکم بنے ہو ہم زیادتی میں ہیں پھر اس ولید نے اس نماز کے بعد محراب مسجد میں قئی کی جس میں شراب نکلا الحطیہ شاعر کی مذکورہ نماز اور قئی کے بارے میں ولید کی شان میں ایک غزل بھی ہے خلاصہ عثمان کی طرف سے ولید کا حاکم کوفہ ہونے کے دوران شراب پینا اور محراب مسجد میں شراب کی قئی کرنا اتنا اہم اور مشہور واقعہ ہے کہ اس کو کتاب اہل سنت صحیح مسلم صفحہ ۵۲ ج ۲ باب حد الخمر اور نووی شرح مسلم صفحہ ۲۲ ج ۲ اور البدایہ و النہایہ صفحہ ۱۵۵ ذکر ولید میں بھی لکھا گیا ہے۔

سیر تاریخ الکافیہ کے حاشیہ میں الاسعاف کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس ولید نے اپنی بیوی کو تین بار مارا اور اس عورت نے تین بار شکایت کی آنجناب نے تین مرتبہ اس عورت کی سفارش کی اور ولید نے ہر مرتبہ نبی کی سفارش کو ٹھکرا دیا آخر میں نبیؐ پاک نے اس ولید کے لئے تین مرتبہ بد دعا کی یہ ولید اسی ابی معیط کا پوتا ہے جس کا نام ذکوان تھا اور امیہ کا غلام تھا اور امیہ نے اس کو یونہی بیٹا بنایا تھا۔ جیسے ابو سفیان نے زیاد کو اپنا بیٹا اور معاویہ نے زیاد کو اپنا بھائی بنایا تھا اگر مجھے رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو میں مذکورہ واقعات کو حوالہ جات کے ساتھ تفصیل سے ذکر کرتا۔

آخر میں آپ یہ ملاحظہ فرمادیں کہ اس ولید کو قرآن کریم میں دو مرتبہ فاسق کا لقب عطا کیا گیا ہے پہلی مرتبہ اس طرح کہ نبیؐ کریم نے اس ولید کو ایک قبیلہ عرب بنی مصطلق کے یہاں زکوٰۃ لینے کے لئے روانہ کیا اس قوم اور ولید میں زمانہ جاہلیہ میں کچھ آپس میں اختلاف تھا۔ پس ولید راستہ سے واپس

آ گیا اور ان کی شکایت کی کہ وہ کافر اور مرتد ہو گئے ہیں زکوٰۃ سے انکاری ہو گئے ہیں۔ ولید کی اس جھوٹی خبر کے بعد یہ آیت اتری کہ ان جاء کم فاسق کہ اگر فاسق خبر لائے تو تحقیق کی جائے۔

پس یہ ولید صحابی رسولؐ بھی ہے اور بحکم قرآن فاسق بھی ہے لہذا یہ قانون قوم معاویہ کا کہ تمام صحابہ عادل تھے یہ قانون قرآن کے مخالف ہے پس جس قانون کی مدد سے معاویہ کی عدالت ثابت ہوتی تھی جب وہ خود باطل ہے تو معاویہ کی عدالت بھی باطل ہے معاویہ کی شراب کی داستان اور اس کا اپنے بیٹے ملعون بیٹے یزید کو مشورہ دیا کہ تو چھپ کر شراب پیا کر میں نے تجھے خلیفہ بنانا ہے یہ باتیں حوالہ جات کے ساتھ ہمارے رسالہ کردار یزید در جواب خلافت معاویہ اور یزید میں تفصیل سے موجود ہیں۔

خلاصۃ الکلام ولید اور معاویہ دونوں شجر ملعونہ بنو امیہ کے دو زہریلے پودے ہیں اور تخم اور تاثیر میں ایک جیسے ہیں بلکہ زہریلے ہونے میں معاویہ کا پلڑا بھاری ہے۔ کیونکہ معاویہ نے حضرت عائشہ کو قتل کیا ہے بے شمار صحابہ کرام کو قتل کیا ہے فرزند نبیؐ امام حسن کو اور محمد بن ابی بکر کو قتل کیا ہے۔ امیر المومنین حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی ہے اور امام الھدیٰ حضرت علیؑ پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کی ہے اگر ان برائیوں کی وجہ سے معاویہ فاسق نہیں ہوا تو پھر دنیا میں فاسق کون ہے پس معاویہ کی صفائی میں یہ قانون کہ تمام صحابہ عادل ہیں بالکل بے کار ہے کیونکہ معاویہ کی عدالت ثابت کرنا اس کے ایمان ثابت کرنے کی طرح بہت مشکل ہے۔

جواب ۲

امام حق حضرت علیؑ سے جنگ کرنیوالے فاسق ہیں!

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النصائحُ الکافیہ صث ۱۲۰

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جمع الجوامع ص

النصائحُ کی عبادت { الصحابہ، قیل ھم عدول الی حین قتل عثمان وبعدہ عن عدالتھم من حین قتلہ لوقوع الفتن بینھم وقیل ھم عدول الا من قاتل علیّاً فھم فسوق لخروجھم علی امام الحق!

ترجمہ: سنی عالم محمد بن عقیل شافعی عدالت صحابہ پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک قول یہ ہے کہ صحابہ قتل عثمان تک عادل تھے اور اس کے بعد وہ فتنوں میں پڑ گئے تھے پس فتنہ قتل عثمان کے بعد صحابہ کی عدالت سے بحث کی جائے گی اور ایک قول یہ ہے کہ جن صحابہ نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے وہ فاسق ہیں کیونکہ انہوں نے امام حق کے خلاف بغاوت کی ہے۔ (مبارک)

نوٹ: اس حوالہ کے بعد عالم اسلام کو دعوت فکر ہے کہ جن صحابہ نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے وہ فاسق ہیں اور ان میں معاویہ سرفہرست ہے۔ معاویہ نے امام حق حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی خاندان نبوت کی حکومت میں تخریب کاری کی فساد فی الارض کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے اور

خاندان رسالت کی حکومت کو ناکام کرنے کے لئے پورے جزیرہ عرب میں لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا عرب کے نامور چوروں اور ڈاکوؤں کی خدمات حاصل حاصل کیں پس علماء اہل سنت کی اپنی تحقیق کی روشنی میں معاویہ عادل نہیں تھا

پسرہند کے انصار کو دعوت انصاف

ہم نے اپنے رسالہ "بغاوت معاویہ اور بنو امیہ" میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز نے تسلیم کیا ہے کہ معاویہ فاسق تھا کیوں کہ اس نے حضرت علیؑ خلیفہ راشد، داماد رسولؐ، صحابی نبیؐ کو گالیاں دی ہیں اور آنجناب سے جنگ بھی کی ہے اور حدیث شریف ہے کہ، کہ سباب المسلم فسوق و قتالہ کفر کہ مسلم کو گالیاں دینا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے اور معاویہ نے خاندان نبوت کے ساتھ یہ دونوں کام کئے ہیں۔

پس معاویہ کی عدالت کے بجائے اس کے اسلام سے بحث کی جائے کیوں کہ جب عام مسلمان سے جنگ کرنا کفر ہے تو پھر امام برحق حضرت علیؑ سے جنگ کرنا اور خلافت راشدہ کو ناکام کرنے کی خاطر بغاوت کرنا کیسے ہوگا۔ معاویہ کے بچاؤ کے لئے یہ چالاکیاں کہ صحابہ سارے عادل تھے اور معاویہ بھی صحابی تھا یہ پینترے بدلنا بالکل بےکار ہے۔ اگر خاندان نبوت کو گالیاں دینے والا مومن اور عادل ہے تو پھر حضرت ابوبکر و حضرت عمر سے یہی سلوک کرنے والا کیوں کافر و مرتد ہے

جواب ۳

راہ حق سے پھرنے والے ظالم اور فاسق ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۳۰۶ ج ۲ المبحث السابع

ان ما وقع بين الصحابة من المحاربات۔ يدل علىٰ ان بعضهم قد حاد عن طريق الحق وبلغ حد الظلم والفسق وكان الباعث له الحقد والعناد والحسد واللداد وطلب الملك والرياسة والميل الى اللذات والشهوات اذ ليس كل صحابي معصوماً ولا من لقي النبي بالخير موسوماً

ترجمہ: صحابہ کرام کی آپس میں جنگیں اس بات کی دلیل ہیں کہ کچھ صحابہ راہ حق سے پھر گئے تھے اور ظلم و فسق کی حد کو پہنچ گئے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے دلوں میں حسد، کینہ اور بغض تھا اور حکومت کا لالچ اور عیاشی کی طرف میلان تھا۔ کیونکہ ہر صحابی عادل نہیں تھا اور نہ ہی ہر وہ شخص جس نے نبی کریم سے ملاقات کی ہے اچھا تھا۔

نوٹ: اہل سنت کے مایہ ناز عالم علامہ سعد الدین تفتازانی کی تحقیق کے بعد عالم اسلام کو دعوتِ فکر ہے کہ فرمان رسولؐ ہے کہ علیؑ حق کے ساتھ اور حق علیؑ کے ساتھ ہے۔ پس جن صحابہ نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے وہ حق سے پھر گئے ہیں۔ اور وہ اصحاب جمل و صفین ہیں اور ان میں معاویہ سرِ فہرست ہے۔ پس معاویہ کی عدالت کا بھانڈا خود اہل سنت نے پھوڑ دیا ہے۔ جناب عائشہ کو زندہ دفن کر کے اور امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کر کے اور مسلمانوں کا

قتل عام کر کے صحابہ کرام میں بیعت رضوان والے صحابہ کو صفین میں شہید کر کے اور خاندان نبوت پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کر کے معاویہ ظالم نہیں بنا تو قوم معاویہ کس منہ سے قاتلان عثمان پر ظلم کا الزام لگاتی ہے۔

خلاصۃ الکلام علامہ تفتازانی نے جو وجوہات کچھ صحابہ کے ظالم اور فاسق ہونے کی فرمائی ہیں وہ تمام وجوہات معاویہ میں پائی جاتی ہیں بنو ہاشم کے خلاف اس کے دل میں جنگ بدر کا کینہ بھی تھا کیوں کہ اس کا بھائی اور نانا جی اور ماموں اس کے اسلام دشمنی کی وجہ سے جنگ بدر میں نبی کریم کے حکم سے قتل ہو کر جہنم داصل ہوئے تھے اور معاویہ کے دل میں بنو ہاشم کی عظمت کے خلاف حسد بھی تھا۔ اور حکومت دنیا کی طلب میں وہ اتنا لالچی تھا کہ اس نے امام الھادی خلیفہ راشد کے خلاف بغاوت بھی کی ہے اور اس کی انھیں خامیوں کی وجہ سے اصحاب نبی اور خلیفہ راشد حضرت علیؑ نے اس کو واجب القتل قرار دیا تھا اور جس کو اصحاب اور حضرت علیؑ واجب القتل قرار دیں وہ نہ ہی عادل تھا اور نہ ہی اہل سلام اس کو چوم کر رکھ سکتے ہیں۔

کچھ لوگ کاذباً آثماً غادراً خائناً تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۹۹/۹ کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۱۷/۲ ب حکم الفئ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبری ج ۶ ص ۲۹۸ کتاب قسم الفئ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ج ۴ ص ۵۲ ذکر میراث النبیؐ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۶ ص ۸۸ ذکر میراث النبیؐ

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی صفحہ ۱۱۵/۴ خطبہ کانت بایدینا فدک

۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری صفحہ ۲۷۶/۱۱ ت الاعتصام بالکتاب والسنۃ ؟

۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب نوی شرح مسلم صفحہ ۹۰/۲ باب حکم الفئ

۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۲۸/۱۳ ک الاعتصام بالکتاب والسنۃ

۱۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شرح الکرمانی صفحہ ۵۲/۲۵ الاعتصام

مسلم شریف کی عبارت } عن الزہری قال عمر فرأیتما کاذبا آثما غادرا خائنا

ترجمہ: جناب عمر نے حضرت علیؑ اور عباس سے کہا کہ آپ دونوں صاحبان غاصب، فدک کو جھوٹا گناہ گار، دھوکہ باز خیانت کار سمجھتے تھے اور مجھے بھی اسی طرح سمجھتے ہو پوری حدیث مسلم میں دیکھیں۔

عمدۃ القاری کی عبارت } تذعمان ابا بکر کذا ای لیس محقا ولا قائلا بالحق

ترجمہ: جناب عمر نے کہا کہ اے علیؑ اور عباس آپ دونوں ابو بکر کو حق پہ نہیں جانتے تھے۔

فتح الباری کی عبارت } قد بینت أن تفسیر ذالک وقع فی روایۃ مسلم ای کاذبا آثما غادرا خائنا۔

ترجمہ: امام بخاری نے ایک حدیث شریف کے لکھنے میں علمی خیانت کی ہے اور شارح عسقلانی فرماتے ہیں کہ بخاری کی اس حدیث کا مطلب تذعمان ابا بکر کذا کہ جناب عمر نے فرمایا کہ اے عباس اور علی آپ دونوں ابو بکر کو کذا کہ ایسا ویسا سمجھتے تھے، اس حدیث کی تفسیر مسلم شریف کی حدیث میں آئی کہ اس کو گناہ گار، جھوٹا، دھوکہ باز اور خیانت کار سمجھتے تھے

ارشاد الساری کی عبارت } تذعمان ابا بکر کذا ای کاذبا آثما غادرا خائنا کان الزہری کان یحدث بہ تارۃ فیصرح وتارۃ یکنی

ترجمہ : جناب عمر نے کہا عباس اور علیؑ سے کہ آپ دونوں غاصب فدک کو جھوٹا اور گناہ گار، دھوکہ باز اور خیانت کار سمجھتے تھے اسی روایت کو زہیری محدث بیان کرتا تھا کبھی عمر کے کلام کی تصریح کر دیتا تھا اور کبھی اشارہ کنایہ سے کام لیتا تھا۔

نوٹ : تمام صحابہ عادل تھے یہ مایہ ناز قانون قوم معاویہ کا خود اپنا بنایا ہوا ہے اور قرآن و سنت کے مخالف ہے کیونکہ ولید بن عقبہ کے فاسق ہونے پر نص قرآن پاک موجود ہے اور سورہ توبہ اور سورہ منافقین میں جن لوگوں کی مذمت کی گئی ہے وہ بھی صحابہ کرام تھے اور غیر عادل تھے۔ زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے جناب عائشہ اور حضرت عمر نے ابوھریرہ کو روکا تھا بلکہ حضرت عمر نے اس کو مارا بھی تھا۔ نیز جناب عمر کی گواہی کو حضرت علیؑ اور عباس جناب صدیق کو کاذبا غادرا" اثما خاننا" سمجھتے تھے۔ نیز ابوبکر کا حدیث لا نورث بیان کرنا اور نیز جناب فاطمہؑ زہرا کا اس پر اعتماد نہ کرنا اور پھر حضرت ابوبکر پر زندگی بھر ناراض رہنا اور وصیت کرنا کہ ابوبکر میرے جنازے میں شامل نہ ہو نیز ابو عائشہ کا یہ حدیث بیان کرنا کہ امام قریش سے ہوں گے۔ سعد بن عبادہ کا اس حدیث پہ اعتماد نہ کرنا اور زندگی بھر سعد کا ابوبکر کی بیعت نہ کرنا اور نیز حضرت فاروق کا سعد بن عبادہ کے قتل کا حکم دینا اور خالد بن ولید کا مالک بن نویرہ کو ناحق قتل کرنا اور جناب عمر کا خلیفہ اول سے یہ مطالبہ کرنا کہ اس نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ پس خالد کو سزا دی جائے اور عمرو بن حمزہ بن سنان صحابی کا ایک حسین عورت سے زنا کرنا اور بارگاہ نبوت سے اس کو سزا ملنا اور ترمذی شریف کتاب التفسیر سورہ ہود میں لکھا ہے کہ ابوالیسر صحابی کا ایک عورت کو کھجوریں دکھانے کے

بہانے گھر لے جانا اور اس سے زنا کرنا جس کے بعد آیت ان المحصنات نازل ہوئی مقامات حریری مقامہ ۴۷ میں حضرت خوات بدری انصاری کا ذات النحیین سے زنا کرنا بھی لکھا ہے۔ نیز اسی خوات کا زنانہ لباس پہن کر ... رتوں میں بیٹھنا اور نبی کریم کا اتفاق سے وہاں آجانا۔ نیز تمام عالم اسلام کا عثمان کے خلاف ہو جانا اور عمرو بن عاص وغیرہ کا لوگوں کا عثمان کے خلاف بھڑکانا اور جناب عائشہ کا قتل عثمان کا فتویٰ دینا اور صحابہ کا عثمان کی مدد نہ کرنا اور عثمان کا بعض صحابہ کی توہین کرنا اور ان کو مارنا اور جلا وطن کرنا نبی کریم کا حکم بن عاص کو مدینہ سے نکال دینا اور اس کو چھپکلی کا لقب عطا کرنا اور حکم بن عاص میں علت الابنہ کا پایا جانا۔ نیز کئی اور مشائخ کا اس بیماری میں مبتلا ہونا اور کتاب الامراض قلبی میں اس بیماری کے نسخہ کا آجانا اور نبی کریم کا یہ حکم دینا کہ معاویہ کو میرے منبر پر دیکھنا تو اسے قتل کر دینا اور وحی لکھنے والے صحابہ کا مرتد ہو جانا۔ نیز الیکشن کی تیاری میں نبی کریم کے جنازہ کو صحابہ کرام کا چھوڑ جانا اور عقبہ کی رات نبی کریم کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کرنا۔ نیز وقت موت کچھ صحاب کرام کا نبی کریم پر ہذیان کا الزام لگانا نیز جناب عمر کا ایک منافق صحابی کے قتل کی نبی کریم سے اجازت مانگنا۔ نیز ایک گروہ صحابہ کا حوض کوثر سے راندہ جانا یہ تمام امور اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ تمام صحابہ عادل نہ تھے۔

اور خدا گواہ ہے ہمارا مقصد ان باتوں سے صحابہ کرام کی ذوات گرامی پر کیچڑ اچھالنا نہیں ہے بلکہ محض علمی مسئلہ پر بحث ہے اور میں اپنی تمام رافضی برادری سے گزارش کروں گا کہ وہ میری اس تحقیق سے صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے اپنا منہ اپنے گریبان میں ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ خود کتنے نیک پاک

ہیں اگر شیعوں کے امام نیک پاک نہ ہوتے توان بچاروں کا کہیں ٹھکانا ہی نہیں تھا۔ رافضی قوم میں پراپیگنڈا کا مادہ زیادہ ہے علم اور دینی مدارس سے ان کو سخت ترین نفرت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام آباد یونیورسٹی میں حکومت نے کسی شیعہ کو نہیں لیا۔ اور یہی ایک صحابہ کرام کی کرامت ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

مسلمان بھائیوں آیئے ہم آپ کی خدمت میں ایک مسئلہ پیش کرتے ہیں کہ شیعہ صاحبان نے خاندان نبوتؐ سے اپنے بارہ اماموں کے لئے عصمت کا دعویٰ کیا ہے اور اس کے ثبوت میں قرآن پاک سے آیت تطہیر، آیت مودت آیت کونوا مع الصادقین، آیت اولی الامر، آیت ولایت وغیرہ اور حدیث شریف سے حدیث ثقلین، حدیث سفینہ، حدیث منزلۃ حدیث علیؑ معہ القرآن و حدیث علی معہ حق وغیرہ پیش کی ہیں اور وضاحت کی ہے کہ جس طرح نبی کریم ہر گناہ سے پاک تھے اسی طرح ان کے جانشین بھی ہر گناہ سے پاک تھے۔

اس محاذ پر قوم معاویہ نے شیعوں کے خلاف ایک واویلا اور ہنگامہ برپا کر رکھا ہے بلکہ قوم معاویہ کے مناظرین اور محدثین اور مشائخ کو دل کے دورے پڑتے ہیں کہ ہمارے نبیؐ کریم کے علاوہ بارہ نفر اور بھی خاندان نبوت سے معصوم ہو گئے توبہ توبہ ہم نہیں مانتے۔

ارباب انصاف یہ ہے قوم معاویہ کا خاندان نبوتؐ کے ساتھ انصاف اور عقیدت اور پھر عدالت صحابہ کے محاذ پر قوم معاویہ کی عقل کے دروازے ایسے بند ہوئے ہیں کہ ایک لاکھ بیس ہزار صحابی کے لئے خواہ وہ شہری تھا یا

دیہاتی عالم تھا یا جاہل عورت تھی یا مرد مؤلفۃ القلوب سے تھا یا غیر سے مومن تھا یا منافق مکی تھا یا مدنی مہاجر تھا یا انصار سے خالد بن ولید تھا یا مغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن ابی تھا یا معاویہ عمرو بن عاص تھا یا حکم بن عاص سب کے لئے آنکھ بند کر کے ان کی عدالت کو تسلیم کر لیا کہ یہ صحابہ بڑے نیک پاک تھے۔

ہم صرف ایک سوال قوم معاویہ سے پوچھتے ہیں کہ کہیں وہ بات نہ ہو کہ مدعی سست اور گواہ چست کیا صحابہ کرام نے بھی اپنے لئے عدالت کا اس طرح دعویٰ کیا تھا جس طرح آج آپ ان کو عادل ثابت کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں یا تمام صحابہ کی عدالت کی گواہی قرآن وسنت نے دی ہے اگر دی ہے تو ثبوت پیش کریں اور صحابہ کے قتل نفس اور زنا اور شرب خمر وغیرہ کے واقعات کی صفائی بھی پیش کریں۔ بصورت دیگر اس لنگڑے لولے قانون کو کہ تمام صحابہ عادل تھے اس دستور کو صبح بے نور کو ہیں نہیں مانتا اور اس قانون کی ہلتی ہوئی چول کو یہ بچر لگانا کہ حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جناب عائشہؓ اور معاویہ نے حضرت علیؑ پر حسن ظن کیوں نہ رکھا۔ آنجناب کی بیعت کیوں نہ کی مسلمانوں کو حضرت علیؑ کے خلاف بھڑکایا کیوں، خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کیوں کی۔ اگر ہر جگہ حسن ظن کا ہتھیار کار آمد ہے تو علماء اسلام نے علم رجال اور جرح تعدیل کا دروازہ کھولا کیوں۔ امام بخاری نے حدیثیں چھانٹ کر کیوں لکھیں اور معاویہ نے مسلمانوں کا قتل عام کیوں کیا

جواب : ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون
پارہ ۶ المائدہ آیت نمبر ۴۷۔

ترجمہ : جو لوگ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے موافق حکم نہ دیں تو وہ

لوگ فاسق ہیں۔

زیاد کو ابوسفیان کا بیٹا بنانا حاکم شام کا بہت بڑا فسق تھا

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صفحہ ۲۲۵ ج ۳ ذکر معاویہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۸۵ ذکر معاویہ

تاریخ کامل کی عبارت { وکان استلحاقہ اول ماردت بہ احکام الشریعۃ فان رسول اللہ قضی بالولد للفراش

ترجمہ: معاویہ کا زیاد کو بھائی بنانا یہ پہلی بات ہے جس میں احکام شریعت کی علانیہ مخالفت کی گئی ہے نبیؐ پاک نے یہ حکم دیا تھا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر جس کی بیوی نے جنا ہو

نوٹ: علامہ جلال الدین سیوطی نے بھی تاریخ الخلفاء میں یہی لکھا ہے کہ معاویہ کا زیاد کو ابوسفیان کا بیٹا بنانا یہ وہ پہلا واقعہ ہے کہ جس میں فرمان رسولؐ کی مخالفت کی گئی ہے۔

ارباب انصاف معلوم ہوا، فاسق وہی ہوتا تھا جو حکم قرآن اور نبیؐ کے فرمان کی مخالفت کرے۔ حاکم شام کا نسب زیاد میں خدا و رسولؐ کے فرمان کی مخالفت کرنا یقینی امر ہے۔ پس پسر ہند کے بارے میں فیصلہ کرنا قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے اور خطاء اجتہادی کا عذر یہاں نہیں چل سکتا کیوں کہ

تاویل اور اجتہاد حدیث پاک نص خاص کے مقابلہ میں نہیں قبول کیا جاتا۔

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے جواب دینا ہے ہم نے قوم معاویہ کی کتابوں کو دیانتداری سے پڑھا ہے ایک طرف تو صحابہ کرام کے یہ لوگ اتنے عقیدت مند ہیں کہ صحابہ کرام کی ذات گرامی پر ذرا سی تنقید برداشت نہیں کرتے اور تنقید کرنے والے کو کافر اور مرتد کے القاب عطا کرتے ہیں۔

اور دوسری طرف جب معاویہ کی بات آتی ہے اور معاویہ نے صحابہ کرام اور خاندان نبوت پر تنقید کے دروازے یا تمام باڈر توڑ دیتے تھے معاویہ کی دنیاوی حکومت کی کامیابی کی بنیاد یہی ہے کہ اس نے خاندان نبوت پر جھوٹے الزام لگائے اہل سلام کے دلوں میں خاندان نبوت کی دشمنی کے بیج بوئے اور حضرت اویس قرنی و عمار بن یاسر سمیت اس نے ۶۳ صحابہ کرام کو جنگ صفین میں قتل کیا اور آل نبی پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کرنے کی ابتدار کی اس وقت بھی کئی لوگ لمبی داڑھیوں والے تارا سنگھ کی باڑی والے امام مسجد کے لبادہ میں موجود ہیں اور یہ لوگ خاندان نبوت کے نام سننا بھی گوارہ نہیں کرتے اور یہ لوگ معاویہ کی تخم ریزی کا نتیجہ ہیں۔

ارباب انصاف معاویہ کے بارے میں اس کی قوم کی عقل کے دروازے ایسے بند ہوئے ہیں جن کاموں کی وجہ سے وہ معاویہ خیل دوسرے لوگوں کو کافر اور مرتد قرار دیتے ہیں وہی تمام کام خود معاویہ نے کئے ہیں اور ان کاموں کے صلہ میں یہ لوگ اس کو خلافت نبوتی کا تاج پہناتے ہیں

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

ناصبی یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل علامہ صاحبان کو دعوت انصاف

تاریخ کے قبرستان میں کتنے راز پوشیدہ ہیں اور ہمیں بھی افسوس ہے کہ کہ نواصب کی طرف سے معاویہ کی غلط وکالت کے باعث صحابہ کرام کے یہ سب پول کھل رہے ہیں۔ اور ان واقعات کے بیان کرنے سے خدا گواہ ہے کہ ہماری نیت نیک ہے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ارباب انصاف کو یہ باور کرایا جائے کہ تمام صحابہ عادل تھے یہ قانون غلط ہے اور اس قانون سے ہٹ کر دیکھا جائے تو پھر معاویہ عادل نہیں تھا کیوں کہ ظلم اور فسق کا کوئی ایسا عنوان نہیں ہے کہ جس سے معاویہ کا اعمال نامہ خالی ہو اور اگر معاویہ کی تمام ظالمانہ کارروائیوں کو چھوڑ کر صرف اس کی اس برائی پر بنظر انصاف دیکھا جائے کہ اس نے امام الھدیٰ امیر المومنینؑ علی بن ابی طالب پر جمعہ کے دوسرے خطبہ کے آخر میں لعنت کرنے کا آغاز کیا تھا اور اس کی یہ بدعت حکومت بنو امیہ میں سنت کی شکل اختیار کر گئی تھی اور مدت دراز تک یہ برائی ان کی حکومت میں جاری رہی تھی تو اس کے فاسق ہونے کے لئے اس کا یہی کارنامہ کافی ہے اور اگر معاویہ کا یہ کارنامہ باعث فسق نہیں ہے تو پھر وکلاء معاویہ قوم نواصب کو ہمارا یہ مشورہ ہے کہ وہ نماز جمعہ کے بعد ایک ایک تسبیح اسی ورد کی ثواب روح معاویہ کو ہدیہ بھیجا کریں ان کو بڑا ثواب ہوگا۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ آج اگر کوئی مسلمان ردعمل کے طور پر معاویہ پر تنقید کرتا ہے تو اس پر نواصب

کفر کے فتوے لگاتے ہیں اور اگر معاویہ خاندان نبوت پر لعنت کرتا رہا تو وہ خلیفۃ المسلمین بن گیا۔ قوم معاویہ تیرے انصاف دے بلے بلے ۔

جواب ۲۶ ۔

والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتو باربعۃ شھداء فاجلدوھم ثمنین جلدۃ و لا تقبلوا لھم شھادۃً ابدا و اولئک ھم الفسقون الا الذین تابوا من بعد ذالک الخ ۔ پارہ ۱۸ سورۃ نور آیت ۴

ترجمہ : جو لوگ نیک سیرت انسانوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں پھر اپنے دعویٰ کی سچائی پر چار گواہ نہیں پیش کرتے ان کو اسی کوڑے مارو اور ان کی گواہی بالکل قبول نہ کرو۔ وہ لوگ فاسق ہیں۔ مگر ان میں جو لوگ بعد میں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کر لیں پس اللہ بخشنے والا ہے۔ رحم کرنے والا ہے ۔

مغیرہ بن شعبہ صحابی پر تین صحابہ کرام نے زنا کرنے کی گواہی دی تھی

ثبوت :

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۸ ذکر ابوبکرہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۲۳۴ ج ۶ النور
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۸۲ ج ۱۸ س النور
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المنثور ص ۲۰ ج ۵ س النور
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص ۴۴۸ ج ۳ ذکر مغیرہ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۲۴ ج ۴ ذکر ابوبکرہ

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام از علامہ ذہبی ص۲۴۹/۲ ذکر مغیرہ

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان ص۳۹۴/۲ ذکر یزید بن زیاد بن ربیعہ

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اغانی ج۱۶ ص۵۸ ذکر مغیرہ

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی ص۲۳۴/۳ مطاعن عمر طعن ۱۰

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص۱/۲ باب شہادت القاذف

الاستیعاب کی عبارت: ابو بکرہ کان من فضلاء الصحابۃ وھو الذی شہد علی المغیرۃ بن شعبہ د جلدہ عمر لعدم القاذفۃ اذ لم تتم الشہادۃ ثم قال عمر تب تقبل شہادتک۔

ترجمہ: حضرت ابو بکر صحابی فضیلت والے صحابہ کرام سے تھے اور اسی نے مغیرہ بن شعبہ پر مغیرہ کے زنا کرنے کی گواہی دی تھی اور چونکہ گواہی نامکمل تھی حضرت عمر نے ان کو حد قذف کی سزا میں کوڑے مارے تھے اور پھر عمر نے کہا کہ تو توبہ کرلے تیری گواہی قبول کرلی جائے گی۔

الدر المنثور کی عبارت: اختصار کی خاطر ترجمہ پر اکتفا کی جاتی ہے سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ پر اس کے زنا کرنے کی تین صحابہ نے گواہی دی تھی اور چوتھا زیاد گواہی سے منکر ہوگیا تھا جناب عمر نے ان تین گواہوں کو حد قذف کے کوڑے مارے تھے اور کہا تھا کہ آپ توبہ کریں آپ کی گواہی قبول کی جائے گی۔ دونوں نے توبہ کرلی اور ابو بکر نے توبہ سے انکار کیا۔ پس اس کی گواہی قبول نہیں کی جاتی تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف مغیرہ صحابی کا بصرہ کی گورنری کے وقت زنا کرنا اور ابو بکر صحابی کا اس کے خلاف محاذ قائم کرنا اور عمر کی عدالت میں اس زنا کے کیس کا پیش ہونا اور گواہوں کی تعداد پوری نہ ہونا اور پھر ابو بکر صحابی کو

بمعہ اس کے ساتھی صحابہ کے حد قذف میں کوڑے لگنا اس داستان کی تاریخ اسلام میں ایک دوہائی ہے ہم صرف آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جس پر زنا کا کیس تھا وہ بھی صحابی اور کیس کے گواہ بھی صحابی، پس فی الواقع یا تو مغیرہ جھوٹا تھا یا گواہ جھوٹے تھے۔ لہٰذا اس جھوٹ کی وجہ سے یا تو مغیرہ فاسق ہو گیا اور یا گواہ فاسق ہو گئے۔ البتہ عدالت نے یہ فیصلہ دیا کہ گواہ جھوٹے ہیں۔ اسی لئے ان کو کوڑے بھی مارے گئے۔ چونکہ گواہ صحابہ کرام تھے پس بحکم قرآن وہ فاسق ہو گئے اور یہ قانون ٹوٹ گیا کہ تمام صحابہ عادل تھے اور اس قانون کے ٹوٹنے کے بعد عدالت معاویہ کے مضبوط مورچہ کے پرخچے اڑ گئے۔

جواب ۶

والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم

ترجمہ: جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں اور اس زنا کے گواہ بھی وہ خود ہوتے ہیں انھیں بعد میں حد قذف سے بچنے کی خاطر لعان کی ضرورت پڑتی ہے

ھلال بن امیہ صحابی کا اپنی بیوی پر الزام کہ اس سے شریک بن سحما صحابی نے زنا کیا ہے

ثبوت:

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن جلد ۱۸ صفحہ ۶۶ النور
۲۔ اہل سنت کی مشہور کتاب تفسیر مظہری جلد ۱۸ صفحہ ۴۵۱ النور
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲۲۴ النور

۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر صـ۱۰ النور
۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور صـ۲۳/۵ النور
۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن صـ۴۲/۵ج النور

در المنثور کی عبارت - { عن ابن عباس ان هلال بن امية قذف امرأته بشريك بن سحما فقال النبی البينه او حد في ظهرك فقال - يا رسول الله اذا رأى احد على امرأته رجلاً فينطلق يلتمس البينة -

ترجمہ : ہلال بن امیہ صحابی نے اپنی بیوی پر شریک بن سحما صحابی سے زنا کرنے کی تہمت لگائی نبیؐ کریم نے فرمایا کہ گواہ پیش کرو ورنہ آپ کی پیٹھ پر کوڑے لگائے جائیں گے۔ ہلال نے عرض کی اے اللہ کے رسول جب کوئی آدمی اپنی بیوی پر کسی مرد کو چڑھا ہوا دیکھے تو وہ گواہ تلاش کرنے جائے گا۔

نوٹ : ارباب انصاف خدا گواہ ہے کہ علماء اسلام کی طرح ان باتوں سے صحابہ کرام کی ذات گرامی پر ہمارا مقصد کیچڑ اچھالنا نہیں ہے بلکہ محض ایک علمی مسئلہ پر بحث مقصود ہے اور یہ بتانا مقصود ہے کہ قوم معاویہ عدالت صحابہ کے محاذ پر تمام مسلمانوں کو بدھو نہیں بنا سکتی۔

قارئین آپ خود سوچیں کہ ہلال اور شریک دونوں صحابی ہیں اور ایک نے دوسرے پر زنا کرنے کی تہمت لگائی۔ پس ان دونوں صحابیوں میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے اور بحکم قرآن فاسق ہے۔

پس یہ قانون کہ تمام صحابہ عادل تھے۔ بحکم قرآن باطل ہے اور جب وہ بنیاد ہی باطل ہے جس پر معاویہ کی عدالت کا دارومدار ہے تو معاویہ کی عدالت، خود بخود باطل ہو گئی۔

رافضی صاحبان بھی متوجہ ہوں

میں اپنی رافضی برادری سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے جاہلوں کو سمجھائیں اور میرے ان حوالہ جات سے وہ صحابہ کرام کی ذات گرامی پر کیچڑ نہ اچھالیں کیونکہ صحابہ کرام تازہ مسلمان تھے۔ اگر ان کے انساب میں مثل نسب معاویہ کے کوئی خلل ہے تو وہ زمانہ کفر کی باتیں ہیں اور اس میں ان کے ماں باپ کی ذمہ داری بنتی ہے اور چونکہ یہ واقعات نزول وحی سے پہلے کے ہیں اس لیئے ان کے ماں باپ شریعت اسلامیہ کے مجرم نہیں ہیں اور اگر کچھ صحابہ کرام زنا وغیرہ کے مقدمات میں ملوث ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حجاز کی آب و ہوا بھی گرم اور کھجور پنیر اور بکرے کا گوشت بھی گرم اور جب کئی قسم کی گرمیاں جمع ہو جائیں تو نتیجہ معلوم ہے میری طرف سے میرے اس رسالہ کے پڑھنے والے کو صرف یہ اجازت ہے کہ وہ صرف یہ رائے قائم کریں کہ کچھ صحابہ عادل تھے اور کچھ عادل نہ تھے۔

صحابہ کرام کا جناب عائشہ کی ذات گرامی پر تہمت لگانا

ثبوت :

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۷۳ ج ۲ باب تعدیل النساء

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۵۵ ج ۲ کتاب التوبہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی ص۱۶۲ ج۲ کتاب الحدود
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۷۳ ج۵ کتاب الشہادۃ ص۳۳۹ ج۱۳
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص۹۴ کتاب الشہادت
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری بشرح کرمانی ص۱۹۱ کتاب الشہادت
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم ص۳۶۴ ج۲ کتاب التوبہ
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۶۰ ج۴ ذکر افک
۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص — النور
۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۴۷۹ ج۱۸ س النور
۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص۲۴۰ ج۶ النور
۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۱۱ ج۴ النور
۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص۴۹ ج۵ النور
۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص۴۹ ج۵ النور
۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری بخاری ص۳۹۰ ج۶ کتاب الشہادت

البدایہ کی عبادت { امر النبی طسطح بن اثاثہ وحسان بن ثابت وحمنہ بنت جحش وکانوا ممن افصح بالفاحشۃ فضربوا الحد

ترجمہ: حضرت عائشہ پر معاذ اللہ حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش نے تم معاذ اللہ کسی شخص سے ناجائز تعلقات کی تہمت لگائی تھی نبی کریم نے حکم دیا تھا کہ یہ تینوں صحابی جھوٹے ہیں، پس ان کو حد قذف کے کوڑے مارے جائیں۔

درالمنثور کی عبادت { ولعبث رسول اللہ الی عبداللہ بن ابی فجئ لہ والی حسان بن ثابت ومسطح وحمنہ بنت جحش فضربوا ضربا وجیعا۔

ترجمہ : جناب عائشہ کی ذات گرامی پر کسی سے ناجائز مراسم کی ان چار اصحاب نے تہمت لگائی تھی۔ عبداللہ بن ابی ۔ حسان بن ثابت۔ مسطح بن اثاثہ حمنہ بنت جحش نے ۔ نبی کریم نے ان چار اصحاب کو بلوایا اور ان کو حد قذف کے کوڑے مارے گئے ۔

نوٹ : واقعہ افک جناب عائشہ کی ایسی کرامت ہے کہ جس کے بارے میں اسلامی کتابوں میں دوہائی ہے ہم صرف بخاری شریف۔ کتاب الشہادت سے داستان افک کا خلاصہ پیش کرتے ہیں ۔

ایک جنگ میں حضرت عائشہ نبیؐ کریم کے ساتھ تھیں جنگ سے واپس آتے وقت ایک جگہ رات گزارنے کے بعد جب صبح کے وقت قافلہ روانہ ہوا تو روانگی سے کچھ پہلے جناب عائشہ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئیں۔ جب واپس آئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے گلے میں جو یمنی ہار تھا وہ رفع حاجت کے مقام پر ٹوٹ کر گر گیا ہے ۔ بی بی صاحبہ اس کی تلاش میں دوبارہ وہاں گئیں ۔ ادھر اونٹ والوں نے یہ سمجھ کر کہ حضرت عائشہ محمل میں تشریف رکھتی ہیں انہوں نے کجاوہ اٹھا کر اونٹ پر باندھ دیا اور قافلہ روانہ ہو گیا۔ بقول قوم معاویہ جب یہ محبوبہ رسول اللہ واپس آئیں تو قافلہ جا چکا تھا۔ پس حضرت عائشہ ایک چادر لپیٹ کر وہاں لیٹ گئیں ۔ اس کے بعد ایک صحابی صفوان نامی وہاں آیا اور اس نے بی بی عائشہ کو پہچان لیا اور سوار کر کے صدیقی خاندان کا یہ سرمایہ نبی کریم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس کے بعد کچھ صحابہ کرام نے جن میں سے بعض کے نام پہلے ذکر میں آ چکے ہیں۔ حضرت عائشہ پر بہتان باندھا کہ معاذ اللہ یہ قافلہ سے پیچھے کسی خاص وجہ سے رہ گئیں تھیں۔ اس کے کسی سے مراسم تھے اصحاب کے اس بہتان کے بعد جناب عائشہ نبیؐ کریم کی نگاہ میں بہت گر گئی اور

بی بی صاحبہ کچھ دن تو حضورؐ پاک سے گھر رہیں اور پھر اجازت لے کر اپنے باپ کے گھر چلی گئیں۔ اس کے بعد سورہ نور کی کچھ آیات نازل ہوئیں کہ بی بی صاحبہ پہ بہتان باندھنے والے اصحاب جھوٹے ہیں۔ اس کے بعد نبیؐ کریم نے ان جھوٹے اصحاب کو بلوایا اور حد قذف کے کوڑے مروائے۔

ایک ضروری وضاحت

ہنگامے بنو امیہ اور گلاب بنو مروان یعنی کفن والے باپ کی اولاد ہم مسکین شیعوں پر یہ بہتان باندھتے ہیں کہ روافض حضرت عائشہ پہ بدکاری کا الزام لگاتے ہیں۔

ارباب انصاف جو لوگ ناموس رسولؐ حضرت عائشہ پہ بدکاری کا الزام لگاتے ہیں یا لگایا تھا ہم ان کو جھوٹا سمجھتے ہیں شیعوں کی تمام کتابیں حاضر ہیں کسی میں بھی یہ الزام جناب عائشہ پہ موجود نہیں ہے اور جو لوگ ہمیں بے گناہ اس مسئلہ میں کوستے ہیں ان کے بارے میں ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ لعنۃ اللّٰہ علیٰ الکذبین۔ البتہ جناب عائشہ پہ جن لوگوں نے مذکورہ الزام لگایا ہے۔ ان میں ایک تو صدیقی خاندان کا سرمایہ حضرت صدیق کا خالہ زاد مسطح بن اثاثہ تھا اور دوسرا عثمانی پارٹی کا سرمایہ افتخار حسان بن ثابت تھا۔ واقعہ افک کا سہرا صحابہ کرام کے سر ہے اور اس واقعہ سے ۵۴ کرامات جناب عائشہ کی نووی شرح مسلم میں لکھیں اور ۵۰ تک بخاری شرح کرمانی میں لکھیں۔ شائقین انہیں کتابوں کی طرف رجوع کریں ہمیں تو اختصار کی مجبوری ہے۔

واقعہ افک کے خالق صحابہ کرام کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے ایک قیمتی تمغہ دیا گیا

ثبوت :

اِن الذین جاءُ بالافک عصبۃ منکم .. والّذی تولّٰی کبرہ منھم لہ عذاب الیم ۔ فاولئک عند اللہ ھم الکذبون ۔

ترجمہ : جن لوگوں نے (حضرت عائشہ پر) بہتان باندھا ہے وہ ایک جماعت ہے تم (صحابہ) سے اور جس نے بھی (بی بی صاحبہ) پر ان کے چال چلن کے بارے میں الزام لگایا ہے اس کے لئے عذاب ہے سخت اور وہ الزام لگانے والے اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف ۱۵ عدد کتب اہل سنت اور قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت عائشہ پر کسی سے ناجائز مراسم کا الزام لگایا گیا تھا اور اللہ پاک نے اس خاص گناہ سے حضرت عائشہ کی صفائی دی ہے اور مجرمین صحابہ کو دنیا میں جھوٹا ہونے کا تمغہ دیا ہے اور آخرت میں سخت عذاب کی سزا سنائی ہے ۔

ہم عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ پر مذکورہ الزام لگانے والے صحابہ یقیناً غیر عادل تھے، پس یہ قانون ٹوٹ گیا کہ تمام صحابہ عادل تھے اور جب وہ کبریٰ ہی باطل ہے جب وہ بنیاد ہی غلط ہے جس پر عدالت معاویہ کا دارومدار ہے تو کوئی عقل مند معاویہ کو عادل ماننے کے لیے تیار نہیں ہے

کتاب اہل سنت تفسیر کبیر النور میں لکھا ہے کہ فان قیل کیف جاز ان تکون امرأتہ النبی کافرۃ کامرأتہ نوح ولوط ولم

یجزان تکون فاجرۃ صفحہ ۲۴۰ ج ۶ کہ اگر تو کہے کہ یہ کس طرح جائز ہے کہ نبیؐ کی بیوی کافرہ ہوسکتی ہے جیسے لوط اور نوح نبی کی بیویاں تھیں اور نبی کی بیوی بدچلن نہیں ہوسکتی۔ امام اہل سنت فخر الدین نے گویا یہ تسلیم کر لیا ہے کہ نبیؐ کی بیوی کافرہ اور منافقہ تو ہوسکتی ہے مگر فاحشہ نہیں ہوسکتی۔

ارباب انصاف ہم شیعوں کا بھی یہی عقیدہ ہے اور جناب عائشہ کی ذات گرامی پر ہمارا اس قسم کا کوئی اعتراض نہیں جس سے ان کے چال چلن پر حرف آئے، ہمارا ان پر صرف یہ اعتراض ہے کہ ان کے دل میں حضرت علیؑ کی دشمنی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حوالہ جات گزر چکے ہیں اور انہوں نے خاندان نبوتؐ کے خلاف ہتھیار اٹھائے مسلح بغاوت کی ہے۔ بغیر اجازت نبیؐ کے گھر سے نکلی ہیں۔

شرعی قسم کھا کر کیا کوئی مسلمان اس بات کی تردید کر سکتا ہے کہ جناب عائشہ کو حوأب کے کتے نہیں بھونکے اور جنگ جمل میں وہ حضرت علیؑ کے خلاف نہیں لڑیں۔ اگر جناب عائشہ حضرت علیؑ کے خلاف جنگ نہ کرتی تو شاید معاویہ کو بھی خاندان نبوتؐ کے خلاف جنگ کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ بنو امیہ کا خاندان نبوتؐ اور اسلام کے خلاف کارروائی کرنے کی حوصلہ افزائی حضرت عائشہ نے فرمائی ہے۔

نتیجہ بحث اور عالم اسلام کو دعوت فکر

ارباب انصاف شیعوں کے خلاف قوم معاویہ کا یہ ایک زہریلا پروپیگنڈہ ہے کہ شیعہ صاحبان صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں ہم ارباب دانش پر واضح کر دینا

ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نہ تمام صحابہ کرام کو اچھا اور نہ ہی تمام کو برا سمجھتے ہیں۔ بعض صحابہ کرام اچھے تھے اور بعض کو ہم عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے اور اس نظریہ کو ہم نے قرآن و سنت سے حاصل کیا ہے مثلاً سورہ توبہ اور سورہ منافقین سورہ جمعہ، سورہ آل عمران میں یا قرآن پاک میں دیگر مقامات پر اللہ تعالیٰ نے جو مسلمانوں کی مذمت کی ہے وہ مسلمان تھے اور منافق بھی تھے اور لباس صحابہ بھی زیب تن کئے ہوئے تھے اور ان کی مذمت بھی قرآن پاک میں اس حد تک آئی ہے کہ اے نبیؐ اگر آپ ان کے لئے ستر بار بھی طلب مغفرت کریں تو بھی خدا ان کو نہیں بخشے گا۔ اور حدیث شریف سے حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ جو لوگ حضرت عمر کی نگاہ میں واجب القتل تھے وہ بھی اصحاب تھے اور کچھ لوگ جو حوض کوثر سے راندے جائیں گے وہ بھی اصحاب ہوں گے اور کچھ لوگ جن کا منہ دیکھنا بھی نبی کریم گوارا نہیں کریں گے۔ وہ بھی اصحاب ہوں گے اور جناب ابو بکر کی حضرت عمر کو نصیحت کہ ان کے پیٹ پھولے ہوئے ہیں ان سے بچ کر رہنا وہ بھی اصحاب تھے اور جو لوگ صبح کی نماز دو کے بجائے چار رکعت پڑھا کر محراب مسجد میں شراب کی قئے کرتے تھے وہ بھی اصحاب تھے اور جن لوگوں کو حضرت علیؑ کاذباً آثماً غادراً خائناً سمجھتے تھے وہ بھی اصحاب تھے اور جن لوگوں پر جناب عمر کی عدالت میں مقدمہ چلا تھا وہ بھی اصحاب تھے اور جن لوگوں پر خود نبیؐ کریم کی عدالت میں زنا کا مقدمہ چلا وہ بھی اصحاب تھے اور جن لوگوں نے معاذ اللہ حضرت عائشہ پر بہتان باندھا وہ بھی اصحاب تھے اور جن لوگوں نے خاندان نبوتؐ کی حکومت کے خلاف بغاوت کی وہ بھی اصحاب تھے۔ کوئی عالم دین شرعی قسم کھا کر مذکورہ باتوں کی تردید کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور مذکورہ ہستیوں کی رپورٹ یہودی و مجوسی علماء نے نہیں دی بلکہ علماء اہل سنت نے

دی ہے اور مذکورہ برائیوں کی صفائی میں خطا اجتہادی کے عذر کو قبول کرنے کے لئے کوئی غیر جانبدار محقق تیار نہیں ہے اور یہ عذر چونکہ صحابہ کرام دین کے پہنچانے والے ہیں لہذا تمام صحابہ کرام کو عادل مانا جائے اس کی ایک ٹکا بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ یہ عذر تو تمام تابعین و تبع تابعین اور تمام علماء اسلام کے بارے میں پیش کیا جا سکتا ہے پس تمام مبلغین اسلام کو کہ جنہوں نے مسلمانوں کو ۷۳ فرقوں میں بانٹ دیا ہے۔ ان سب کو عادل اور سچا مانا جائے اور جرح تعدیل کا دروازہ بالکل بند کر دیا جائے۔

خلاصۃ الکلام کہ آنکھیں بند کر کے ہر صحابی کو عادل سمجھنا قرآن و سنت سے یا ناواقفیت ہے اور یا بغاوت ہے۔ بس عادل کہتے اس قانون کا پس منظر یہ ہے کہ خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کرنے والوں کو عدالت کا لبادہ اوڑھا کر جائز تنقید سے بچایا جائے اور سادہ لوح تھوڑے پڑھے ہوئے لوگوں کو یہ دھوکہ دیا جائے کہ معاویہ صحابی و کل صحابی عادل فمعاویۃ عادل۔ ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ اس شکل اول کو اور اس کے نتیجے کو کوئی عقل مند قبول نہیں کرتا۔ کیوں کہ شکل اول کے صحت کے نتیجہ میں دو شرطیں بہت ضروری ہیں۔ پہلی یہ ہے کہ صغریٰ موجبہ ہو اور دوسری یہ ہے کہ کبریٰ کلیہ ہو اور معاویہ کے نصیبوں کی بات یہ دونوں شرطیں مذکورہ شکل اول میں موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ ہمارا مذکورہ بیان کبریٰ کی کلیت کے بطلان کے لئے کافی ہے ہم کل صحابی عادل کہ ہر صحابی عادل تھا اس کو نہیں مانتے اور صغریٰ بھی درست نہیں ہے کیونکہ صحابی کی کوئی بھی صحیح تعریف معاویہ پر فٹ نہیں آتی۔ معاویہ نہ تو مہاجرین اولین میں داخل ہے اور نہ ہی انصار میں شامل ہے نیز معاویہ نہ تو اہل بدر میں شمار ہوتا ہے اور نہ ہی اہل بیعت رضوان میں اس

کا نام ہے۔ معاویہ اور اس کا باپ ابو سفیان طلقاء اور مولفۃ القلوب سے تھے اور ایسے لوگوں کو صحابہ کرام کہنا شرم کی بات ہے۔

امیر المومنین امام الموحدین یعسوب الدین حضرت علیؑ بن ابی طالب کا فرمان معاویہ کے بارے میں موجود ہے کہ تو اے معاویہ اسلام میں مجبوری سے داخل ہوا تھا اور پھر اپنی مرضی سے خارج ہوگیا اور جناب امیرؑ نے جس کے ایمان کی یہ حقیقت بیان فرمائی ہے اس کو حضرت علیؑ کا کوئی عقیدت مند صحابی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس کے علاوہ یہ چیز بھی قابل غور ہے کہ معاویہ نے فتح مکہ کے وقت اظہار اسلام کیا تھا اور اس کے بعد قرآن پاک اور صحاح ستہ سے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ملتا کہ معاویہ مدینہ پاک میں آکر ساکن رہا ہو اور صحبت نبیؐ کریم حاصل کی ہو۔ پس جس کی زیادہ عمر شہر مکہ میں حالت کفر میں گزری ہے اور مدینہ پاک میں صحبت نبیؐ پاک میں رہنے کا موقعہ ہی نہیں ملا ایسے شخص کو کوئی عقل مند صحابی رسولؐ ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

عدالت صحابہ کے قلعہ کو توڑنے کے لئے جن اسلامی کتابوں کا ہم نے سہارا لیا ہے وہ ایسے علماء کی لکھی ہوئی نہیں ہیں جو نکاح متعہ کی پیداوار ہوں بلکہ ان کے مصنف قوم معاویہ کے محبوب ترین نکاح حلالہ کی سنٹ ہیں اور یا نکاح جماعت کے تخم ہیں۔ اور وہ سگھاسے در معاویہ ہیں

؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

دوسرا عذر حاکم شام کی صفائی میں کہ معاویہ پر حسن ظن رکھا جائے

ارباب انصاف حاکم شام کی صحابیت جب قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہو سکتی اور بفرض محال اگر برائے نام معاویہ کی صحابیت ثابت بھی ہو جائے تو عبداللہ بن ابی کی طرح صحابیت اس کو فائدہ نہیں دے گی، کہاوت مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا تو پھر اس کی صفائی میں قوم معاویہ حسن ظن کی توپ کا سہارا لیتی ہے کہ صحابہ کرام سے حسن ظن رکھا جائے اور چونکہ معاویہ بھی ایک صحابی تھا بس اس کی تمام ظالمانہ کاریوں کو حسن ظن کے پردہ سے ڈھانپ دیا جائے لیکن افسوس کہ یہ مورچہ بھی معاویہ کی حفاظت کا کام نہیں دے سکتا کیوں کہ

ظالم حاکم اور فاسق راوی پر تنقید جائز ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۳۲۲ ج ۲ باب تحریم الغیبۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر منثور ص ۹۷ ج ۶ س الحجرات۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۲۸ ج ۲۶ میں الحجرات۔

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۵۸ ج ۲۶ الحجرات

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفہیم القرآن ص۸۰ ج۵ س الحجرات

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص۲۱۴ ج۴ الحجرات

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص۴۰۶ ج۳ م ابوبکر جصاص

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص۱۸۸ ج۶ الحجرات

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۶۲ ج۵ الحجرات

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری۔

درمنثور کی عبارت ہے اخرج البیھقی عن البصری قال ثلاثة لیس لھم حرمة فی الغیبة فاسق معلن الفسق والامیر الجائر وصاحب البدعة المعلن البدعة۔

ترجمہ: امام اہل سنت حسن بصری فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کا کوئی احترام نہیں ہے پہلا وہ شخص جو علانیہ برائی و بدکاری کرے دوسرا وہ حاکم ہے جو ظالم ہو اور تیسرا وہ جو علانیہ بدعت کرے۔

نوٹ: ارباب انصاف امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اور علامہ نووی نے اپنی شرح مسلم میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ ظالم حاکم، فاسق راوی اور بدعقیدہ مصنف پر تنقید جائز ہے۔ مودودی کے اپنے الفاظ یہ ہیں لوگوں کو کسی شخص یا اشخاص کے شر سے خبردار کرنا تاکہ وہ اس کے نقصان سے بچ سکیں مثلاً راویوں گواہوں اور مصنفین کی کمزوریاں بیان کرنا بالاتفاق جائز ہی نہیں واجب ہے۔

۵ ایسے لوگوں کے خلاف علی الاعلان آواز بلند کرنا اور ان کی برائیوں پر تنقید کرنا جو فسق و فجور پھیلا رہے ہوں یا بدعات اور گمراہیوں کی اشاعت کر رہے ہوں۔ خلق خدا کو بے دینی اور ظلم و جور کے فتنوں میں مبتلا

کر رہے ہوں ان کی غیبت اور برائی جائز ہے۔

میرے محترم قارئین اسلام کے احکام تمام لوگوں کے لئے یکساں ہیں خواہ وہ صحابہ کرام ہوں یا معاویہ ہو۔ معاویہ کا زیاد کو بھائی بنانا فسق ہے یزید کو ولی عہد بنانا بدعت ہے اور عمار بن یاسر و حجر بن عدی و دیگر صحابہ کرام کا قتل ظلم ہے۔ حضرت علیؑ کے خلاف تلوار اٹھانا بدعت ہے اور جمعہ کے خطبوں میں خاندان نبوتؐ پر لعنت کرنا کفر ہے اور یہ تمام کام معاویہ نے کئے ہیں۔ پس وہ ظالم حاکم بھی تھا اور صاحب بدعت بھی تھا اور معلن فسق بھی تھا پس معاویہ کے بارنے میں حسن ظن کی کوئی گنجائش نہیں ہے اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو صرف حسن ظن کی بنا پر اس کو نبی نہیں مانا جا سکتا۔ معاویہ نے خلافت نبوی کا جھوٹا دعوے کیا تھا۔ پس مسلمانوں کو اس کی جھوٹی خلافت پر ایمان لانے سے روکنے کی خاطر اس پر تنقید کرنا جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔

تہذیب اصلاح کے لئے لوگوں کی برائیوں کو تلاش کرنا سنت جناب عمر ہے کتب اہل سنت تفسیر درمنثور ص ۹۳/۶ اور روح المعانی ص ۱۵۸/۲۶ اور تفہیم القرآن ص ۹۸/۵ پارہ ۲۶ سورۃ حجرات آیت حرمت غیبت میں حضرت فاروق کی ایک یہ فتح مبین بھی لکھی ہے کہ ایک رات حضرت فاروق صحابہ کرام کی چھپی ہوئی برائیوں کی تلاش کی خاطر گشت لگا رہے تھے کہ ایک مکان سے ان کو کسی کے گانے کی آواز آئی۔ سرکار موصوف دروازے کی بجائے دیوار سے کود کر اندر پہنچ گئے اور دیکھا کہ گانے والے کے پاس شراب اور ایک عورت موجود ہے۔ سرکار نے للکار کر فرمایا کہ دشمن دین تو خیال کرتا تھا کہ تیری یہ برائی چھپی رہے گی۔ اس نے جواب دیا کہ حضور میں نے ایک گناہ

کیا ہے اور آپ نے تین گناہ کئے ہیں ۔

خدا فرماتا ہے لا تجسسوا کہ کسی کے عیب مت تلاش کرو آپ نے میرے عیب تلاش کئے ہیں۔ نیز خدا فرماتا ہے کہ کسی کے گھر آؤ تو دروازہ سے آؤ اور آپ دیوار پھاند کر تشریف لائے ہیں۔ نیز خدا فرماتا ہے کہ کسی کے گھر اجازت لے کر جاؤ اور سلام کرو ۔ آپ بغیر اجازت کے نازل ہوئے ہیں حضرت عمر نے اس آدمی کا عذر معقول سن کر فرمایا کہ اب آپ کو معاف کرتا ہوں۔ پھر ایسا نہ کرنا اس نے عرض کی کہ شکریہ جناب کا ۔

نوٹ : ارباب انصاف صحابہ کرام کی برائیوں کی تلاش کے دوران جناب عمر تین عدد گناہ کرنے کے باوجود بقول معاویہ عادل اور خلیفہ رہ سکتے ہیں اور خود معاویہ بھی صلحاء مؤمنین اور صحابہ کرام کا قتل عام اور خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کے باوجود عادل اور خلیفہ رہ سکتا ہے تو بیچارے روافض صرف معاویہ کی برائیاں بیان کرنے سے کس طرح دین سے خارج ہو جاتے ہیں مسلمانوں کا قتل عام کرنے والا تو جنتی اور اس کو صرف یہ کہنے والے کہ وہ مسلمانوں کا قاتل ہے یہ کہنے والا دوزخی ہے۔ قوم معاویہ تیرے انصاف کے بلے بلے ۔

فاسق کی تعریف سے رب غضبناک ہوتا ہے

۱ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۱ باب ۲

حدیث صحیح اذا مدح الفاسق غضب الرب

ترجمہ : حدیث صحیح ہے کہ جب کسی بدکار کی تعریف کی جائے تو خدا ناراض ہوتا ہے ۔

نوٹ: تحفہ اثنا عشریہ کے اسی صفحہ ۱۹۱ میں لکھا ہے اذکروالفاسق بما فیہ کی یحذرہ الناس۔ کہ فاسق بدکار کے عیب اور برائیاں بیان کی جائیں تاکہ لوگ اس سے دور رہیں۔

ارباب انصاف بے شک حسن ظن اور نیک گمان رکھنے کا حکم آیا ہے مگر یہ مومن کے بارے میں ہے اور حضرت علیؑ سے دشمنی منافق کی نمایاں نشانی ہے اور معاویہ سے بڑھ کر حضرت علیؑ کا دشمن کون ہو سکتا ہے۔ حضرت علیؑ پر معاویہ نے لعنت کرنے کا آغاز کیا اور اس کی یہ بدعت سنت کی شکل اختیار کر گئی اور بڑی مشکل کے ساتھ بڑی مدت کے بعد اس کو عمر بن عبدالعزیز نے روکا۔ اگر کسی پر لعنت کرنا دشمنی نہیں بلکہ محبت کا ثبوت ہے تو معاویہ قبیل اس قسم کی محبت کے جذبات کا نماز جمعہ کے بعد معاویہ کے لئے اظہار کیوں نہیں کرتے۔ جو لوگ معاویہ کی تعریف کرتے ہیں اور اس کو رضی اللہ عنہ کی دعا سے اور سیدنا کے القاب سے اور کاتب وحی وخال المومنین کے الفاظ سے یاد کرتے ہیں وہ ایسے شخص کی تعریف کرتے ہیں کہ جس کی تعریف سے رب غضب ناک ہوتا ہے۔

تیسرا عذر بسر ہند کی صفائی میں کہ صحابہ کو گالیاں نہ دو

بسر ہند کی صفائی میں صحابیت اور حسن ظن کے بہانے سے جب کام نہیں چلتا تو قوم معاویہ یوں پینترہ بدلتی ہے کہ ایک مرتبہ خالد بن ولید اور

عبدالرحمٰن بن عوف میں جھگڑا ہوا اور خالد بن ولید نے عبدالرحمٰن بن عوف کو گالیاں دیں اس کے بعد نبی کریم نے فرمایا کہ لا تسبوا اصحابی کہ میرے اصحاب کو گالیاں نہ دو اگر تم احد کے پہاڑ جتنا بھی خرچ کرو تو بھی میرے صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پا سکتے اس حدیث کی روشنی میں معاویہ خیل ارشاد فرماتے ہیں کہ معاویہ صحابی تھا اور صحابی کو برا کہنا جائز نہیں ہے پس معاویہ کو بھی برا کہنا جائز نہیں ہے۔

جواب :-

کتاب اہل سنت جامع الصغیر ص۲ باب حرف لا میں لکھا ہے کہ

لا تسبوا الشیطان و تعوذوا باللہ من شرہ

کہ شیطان کو گالیاں مت دو اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر خدا سے پناہ مانگو۔

ارباب انصاف اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ گالیاں دینا تو شیطان کو بھی منع ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ شیطان کو گالیاں دینا منع ہے پس شیطان بڑا نیک ہے۔

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر معاویہ کو گالیاں دینا منع ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خلیفہ برحق تھا یا مومن نیک سیرت تھا جب گالیاں دینا ابلیس کو منع ہیں اور معاویہ کو بھی منع تو اس فضیلت میں دونوں برابر کے شریک ہو گئے اور معاویہ کے لئے کوئی فخر نہ رہا۔ یہ حکم تو عام ہے مثلاً حدیث میں ہے کہ زمانہ کو، مردوں کو گالیاں مت دو بلکہ قرآن پاک سورہ الانعام پارہ ۸ آیت ۱۰۹ میں حکم ہے کہ لا تسبوا الذین یدعون الخ

کہ خدائے برحق کے علاوہ جو لوگ جھوٹے خداؤں کو پکارتے ہیں ان کو

گالیاں مت دو معلوم ہوا ہے کہ برے لوگوں پر بھی گالیاں اور سب سے روکا گیا ہے۔ لہذا اس مذکورہ حدیث سے معاویہ کی فضیلت ثابت کرنا ایک فضول بات ہے اور اگر اس حدیث کی مخالفت سے کوئی شخص دین سے خارج ہو جاتا ہے تو اس حدیث شریف کی خود معاویہ نے برملا منبر رسول پر خانہ خدا میں نماز جمعہ کے دوسرے خطبہ کے بعد مخالفت کی ہے کیوں کہ حضرت علیؑ خود اہل سنت کے عقیدہ میں خلیفہ راشد ہیں۔ داماد رسول ہیں۔ اور صحابیت کے آسمان کے آفتاب ہیں اور معاویہ نے نہ تو حضرت علیؑ کی صحابیت کا لحاظ کیا اور نہ ہی خلافت راشدہ کا لحاظ کیا نہ ہی حضرت علیؑ کی نبیؐ پاک سے رشتہ داری کا لحاظ کیا۔ اور صحابی رسولؐ حضرت علیؑ کو گالیاں دینے کی قرارداد کو اپنی حکومت میں پاس کرا کر مذکورہ حدیث شریف کی دھجیاں اڑا دیں۔

جواب ۲

خاص اصحاب کو گالیاں دینا منع ہے اور خاص میں معاویہ شامل نہیں ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ج ۱۱ ص ۲۷۲ ب فضائل صحابہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ج ۲ ص ۳۱۰ ب " "

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نسیم الریاض شرح شفا ص ۴۲۵ ج ۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح الشرقاوی علیٰ مختصر الزبیدی ج ۲ ص ۴۲

۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صفحہ ۱۴۲

۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صفحہ ۲۱۳ سریۃ خالد -

مرقات کی عبارت { (لا تسبوا أصحابي) الخطاب بذلك للصحابة لما ورد ان سبب الحديث انه كان بين خالد بن وليد وعبدالرحمن بن عوف شئ فسبه خالد فالمراد با صحابي اصحاب مخصوصون وهم السابقون على المخاطبين في الاسلام

ترجمہ : میرے اصحاب کو گالیاں نہ دیں یہ خطاب صحابہ کو ہے کیونکہ وارد ہوا ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف میں جھگڑا تھا اور خالد نے ان کو گالیاں دی تھیں۔ پس جن صحابہ پر سب کرنے سے روکا گیا ہے۔ وہ مخصوص اصحاب ہیں جو سابق الاسلام تھے۔

نودی شرح مسلم کی عبارت { واعلم ان سب الصحابة حرام قال القاضی ومن اصحاب الحديث من يقول هذه الفضيلة مختصة بمن طالت صحبته وقاتل معه

ترجمہ : قاضی فرماتے ہیں کہ صحابہ کو گالیاں نہ دو۔ یہ فضیلت اہل حدیث کے نزدیک مختص ہے۔ ان اصحاب کے ساتھ جنہوں نے نبی کریم کی زیادہ مدت صحبت پائی ہے۔

نسیم الریاض کی عبارت { اذ المراد باصحابہ هنا السابقون الاولون منهم فالاصحاب جماعة مخصوصون منهم

ترجمہ : مراد اصحاب سابقون الاولون ہیں اور جن پر سب کرنے سے روکا گیا ہے وہ مخصوص ہیں -

نوٹ : ارباب انصاف معاویہ کو خود علماء اہل سنت نے مذکورہ فضیلت

سے نکال دیا ہے۔ کیوں جن اصحاب کو گالیاں دینے سے روکا گیا ہے وہ سابقون الاولون ہیں۔ وہ مخصوص اصحاب ہیں اور معاویہ طلیق بن طلیق مؤلفۃ القلوب سے ہے۔ فتح مکہ کے بعد مجبوراً اسلام کا اظہار کیا۔ بلکہ مذکورہ حدیث کو معاویہ کی فضیلت خیال کرنا قوم معاویہ کی سخت نادانی ہے۔ کیونکہ معاویہ نے حضرت علیؑ اور دیگر خاندان نبوتؐ پر گالیاں اور سب کرنے کی ابتداء کر کے خود مذکورہ حدیث کی مخالفت کی ہے۔ قوم معاویہ کو کچھ خوف خدا کرنا چاہیے کہ جس حدیث کی معاویہ نے خود نافرمانی کی ہے۔ وہ حدیث معاویہ کی فضیلت کس طرح بن گئی ہے اور اس کے علاوہ کس نے کہا ہے کہ معاویہ صحابی تھا جسے گالیاں دینا منع ہے کیوں کہ معاویہ پر صحابی ہونے کی تعریف بھی صادق نہیں آتی۔

جواب ۳

معاویہ صحابی ہی نہ تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۵۸۴ ج ۷ ب فضائل اصحاب۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۳۰۸ ج ۲

عمدۃ القاری کی عبارت میں صحابی کی تعریف پانچ قول ہیں۔

القول الثانی انہ من طالت صحبتہ وکثرت مجالستہ مع طریق التبع لہ والاخذ عنہ ھکذا حکاہ ابوالمظفر السمعانی عن الاصولیین وقال ان اسم الصحابی یقع علی ذالک من حیث اللغۃ والظاھر

ترجمہ: القول الثانی، صحابی کی تعریف میں دوسرا قول یہ ہے کہ صحابی وہ

ہے جسے نبی کریم کی صحبت زیادہ مدت حاصل ہوئی ہو اور اطاعت کرتے ہوئے وہ زیادہ مدت نبی کریم کے ساتھ بیٹھا ہو۔ اور جناب سے فیض حاصل کیا ہو یہ قول ابو منظفر سمعانی نے علماء اصول سے حکایت کیا ہے اور کہا ہے کہ لغت اور ظاہر کے لحاظ سے لفظ صحابی اسی معنی پر بولا جاتا ہے۔

شرح نووی کی عبارت [۱] واعلم ان سب الصحابة حرام قال القاضی ومن اصحاب الحدیث من یقول ھذہ الفیضلة مختصة بمن طالت صحبتہ وقاتل معہ وانفق وھاجر ونصر لا لمن راٰہ مرة کوفود الاعراب او صحبہ آخر بعد الفتح وبعد اعزاز الدین ممن لم یوجد لہ ھجرة ولا اثر فی الدین ومنفعة المسلمین۔

ترجمہ: سب صحابہ حرام ہے۔ قاضی کہتا ہے کہ اہل حدیث کے نزدیک یہ فضلیت ان صحابہ کو حاصل ہے کہ جنہیں نبی کریم کی صحبت زیادہ مدت حاصل ہوئی ہے اور جنہوں نے حضور سے مل کر جہاد کیا ہے اور راہ خدا میں کچھ خرچ کیا ہے اور ہجرت کی ہے۔ دین خدا کی مدد کی ہے۔

اور جن لوگوں نے ایک آدھ مرتبہ حضور پاک کو دیکھا ہے یا فتح مکہ کے بعد دین کے مضبوط ہونے کے بعد حضور کی صحبت میں آئے ہیں اور جن لوگوں سے اہل اسلام کو اور دین خدا کو کوئی نفع حاصل نہیں ہوا ایسے لوگوں کو مذکورہ فضلیت حاصل نہیں ہے

نوٹ: ارباب انصاف دکیل معاویہ ابن کثیر دمشقی نے یہ رپورٹ دی ہے کہ معاویہ کچھ مدت تقیہ میں مسلمان رہا اور فتح مکہ کے بعد اظہار اسلام کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ تقیہ اور معاویہ کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ البتہ فتح مکہ کے بعد مجبوراً اظہار اسلام کرنا معاویہ کا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن صحابیت صحابیت

سے کوئی باسند صحیح روایت نہیں ملتی۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ معاویہ نے ہجرت کی ہے اور مدینہ پاک میں صحبت نبوی کا شرف حاصل کیا ہے۔

نیز مذکورہ عبارت گواہ ہیں کہ صحابی تو وہ ہے جسے زیادہ مدت صحبت نبوت حاصل ہوئی ہو۔ کیا قوم معاویہ قرآن وسنت کی روشنی میں بتا سکتی ہے کہ کتنے ماہ یا دن معاویہ نبی کریم کے ساتھ رہا ہے کیا فتح مکہ آٹھ ہجری میں ہوا ہے اور معاویہ نے بھی آٹھ ہجری میں مجبوراً اظہار اسلام کیا ہے اور گیارہ ہجری کی ابتداء میں نبیؐ کریم کی وفات ہوئی ہے پس دو سال کے عرصے میں معاویہ کتنی مدت حضور کے ساتھ رہا ہے۔ یہ بات خود قوم معاویہ کو بھی اب تک معلوم نہیں ہے

یہ چوتھا عذر: قوم معاویہ اپنے محبوب رہنما حاکم شام کی صفائی میں یہ حدیث پیش کرتی ہے کہ نبیؐ کریم نے فرمایا تھا کہ خیر الناس قرنی کہ سب سے اچھے لوگ میرے زمانہ کے انسان ہیں اور معاویہ بھی چونکہ نبیؐ کریم کے زمانہ میں تھا پس وہ بھی اچھا تھا۔

جواب ۱

معاویہ حدیث خیر الناس میں داخل نہیں ہے

ثبوت:

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۸ ب فضائل صحابہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲ ب فضائل صحابہ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۳۰۸/۲ ب فضائل صحابہ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۱۳۲

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

ارشاد الساری کی عبارت { خیر الناس قرنی لیس علی عمومہ بدلیل ما یجمع القرن بین الفاضل والمفضول وقد جمع قرنہ علیہ الصلاۃ والسلام جماعۃ من المنافقین المظہرین الایمان واھل الکبائر الذین اقام علیہم او علی بعضہم الحدود وقد روی ابو امامۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبیٰ لمن رانی وآمن بی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرنی وآمن بی۔

ترجمہ: حدیث خیر الناس کہ میرے زمانہ کے لوگ سب لوگوں سے اچھے ہیں۔ یہ حدیث معنی عام پر باقی نہیں ہے کیونکہ جناب کے زمانہ میں فاضل اور مفضول ہر قسم کے لوگ تھے نیز آنجناب کے زمانہ میں ایسے لوگ بھی تھے جو دل سے منافق تھے اوپر سے ایمان ظاہر کرتے تھے اور ایسے لوگ بھی تھے۔ جنہوں نے گناہ کبیرہ بھی کئے تھے اور آنجنابؐ نے ان کو سزا بھی دی تھی۔

فتح الباری کی عبارت { واستدل بھذا الحدیث علی تعدیل اھل القرون الثلاثۃ وان تفاوت منازلھم فی الفضل وھذا محمول علی الغالب والاکثریۃ

ترجمہ: حدیث خیر الناس قرنی سے دلیل لائی جاتی ہے کہ نبیؐ کریم کے زمانہ کے لوگ سب لوگوں سے اچھے ہیں۔ اگرچہ ان کے درجات فضیلت میں مختلف ہیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ غالب اور اکثر لوگ حضورؐ پاک کے زمانہ کے اچھے تھے۔

نووی شرح مسلم کی عبارت { ولا یلزم منہ تفضیل الصحابی علی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم ولا افراد النساء علی مریم وآسیۃ وغیرھما بل المراد بجملۃ القرن بالنسبۃ الی

کل قرن بجملتہ ۔

ترجمہ : حدیث خیر الناس قرنی سے یہ لازم نہیں آتا کہ صحابہ کرام دوسرے زمانہ کے انبیاء سے افضل ہیں یا عورتوں کی افراد مریم و آسیہ سے افضل ہیں۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ حضورؐ کے زمانہ کے لوگوں سے بعض لوگ دوسرے زمانہ کے بعض لوگوں سے افضل ہیں ۔

نوٹ : ارباب انصاف بے شک حضور پاک کے زمانہ کے لوگ بہترین انسان تھے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابو لہب کافر اور عبداللہ بن ابی منافق یا دیگر لوگ جنہوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی۔ وہ بھی بہترین انسان تھے کیا قوم معاویہ باور کرتی ہے کہ قاتلان عثمانؓ نے چونکہ نبیؐ کریم کا زمانہ پایا ہے۔ اس لئے وہ بہترین انسان تھے۔ یا قاتلان حضرت عمرؓ بھی اسی زمانہ کے لوگ تھے۔ پس وہ بڑے اچھے لوگ تھے ۔

ارباب انصاف اگر قاتلان عمر و عثمان بقول معاویہ اچھے نہ تھے تو رگ انصاف کو کند چھری سے نہ کاٹا جائے۔ معاویہ بھی تو خاندان نبوت اور صحابہ کرام اور صلحاء مومنین کا قاتل ہے۔ پس اس کو بھی قاتلان عمر و عثمان کے گروہ میں شمار کر کے روح صحابہ کو خوش کیا جائے ۔ کتاب اہل سنت مرقات شرح مشکوۃ میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم کے قرن کی مدت صحابہ کا تمام زمانہ ہے اور وہ ایک سو بیس سال ہے۔ پھر تابعین کا زمانہ ایک سو ستر تک ہے پھر اتباع تابعین کا زمانہ دو سو بیس سال تک ہے ۔

ارباب انصاف یہ زمانہ تو خیر القرن شمار ہو گیا۔ کیا کوئی عقل مند باور کرتا ہے کہ مذکورہ مدت میں جتنے لوگ تھے وہ تمام نیک پاک تھے حالانکہ اس مذکورہ دور میں حجاج اور یزید اور ابن زیاد و معاویہ جیسے ظالم گزرے

ہیں جن کی مثال بعد کے زمانہ میں نہیں ملتی ۔

خلاصۃ الکلام جس طرح حضرت عثمان اور جناب عمر کے قاتل بقول قوم معاویہ اچھے لوگ نہ تھے اسی طرح معاویہ بھی تو فرزند نبیؐ امام حسنؑ اور زوجہ رسولؐ جناب عائشہ کا قاتل ہے اور خاندان نبوت کو برملا منبروں پر گالیاں دیتا رہا ہے لہذا معاویہ میں ہمیں کوئی خیر نہیں نظر آتی۔

جواب ۲

جن لوگوں نے رسولؐ خدا کو نہیں دیکھا اور ایمان لائے ہیں وہ افضل ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۶ ب فضائل اصحاب
۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۵۸۶ فضائل صحابہ
۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری ص ۸۰ ج ۶
۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۶ ج ۱ آیت یومنون بالغیب
۵ - اہل سنت کتاب نصائح الکافیہ ص ۱۲۳
۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف باب خلق افعال عباد

عمدۃ القاری کی عبارت } افضل الخلق ایمانا قوم فی اصلاب الرجال یومنون ولم یرونی ۔

ترجمہ : نبیؐ کریم نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے افضل وہ لوگ

ہیں جنہوں نے میری زیارت نہیں کی اور میرے اوپر ایمان لائیں گے۔

ارشاد الساری کی عبارت } وروی ابو امامہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طوبیٰ لمن رآنی وآمن بی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرنی وامن بی ۔

ترجمہ : آفرین وطوبیٰ ہے اس شخص کے لیئے جس نے میری زیارت کی ہے اور سات مرتبہ آفریں ہے وطوبیٰ ہے اس شخص کے لیئے جس نے میری زیارت نہیں کی اور مجھ پر ایمان لایا ہے۔

نصائحُ الکافیہ کی عبارت } بل قوم یاتون من بعد کم یا تیھم کتاب بین لوحین فیومنون بہ ویعملون بمافیہ اولئک اعظم منکم اجرا الخ ۔

ترجمہ : محمد بن عقیل شافعی نے اپنی کتاب نصائحُ الکافیہ میں بخاری شریف باب خلق افعال عباد کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ابی جمعہ صحابی بیان کرتا ہے کہ میں اور معاذ بن جبل مع دیگر صحابہ کرام نبیؐ کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی کیا ہم سے بھی کوئی زیادہ اجر اور فضیلت والا ہوگا۔ ہم آپ کی ذات پر ایمان لائے ہیں اور آپ کی پیروی کرتے ہیں۔ نبیؐ پاک نے فرمایا کہ آپ کی اس خوبی سے رکاوٹ ہی کیا ہے اللہ کا رسولؐ آپ لوگوں میں موجود ہے آسمانی وحی آپ کے وقت میں نازل ہوئی ہے زیادہ اجر اور فضیلت والی وہ قوم ہے ۔ جو آپ کے بعد آئے گی انھیں دو گتوں کے درمیان والی کتاب پہنچے گی وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس پر عمل کریں گے

نوٹ : ارباب انصاف آپ حوالہ جات کو پڑھیں اور انصاف کریں تاریخ اسلام کو سامنے رکھیں نبی کے (قرن) زمانہ کے آخری پچاس سال نہایت

ہی خطرناک ہیں کیونکہ ان میں بدترین امت یزید بن معاویہ کا زمانہ ہے اور اس نے خاندان نبوتؐ کو ظلم سے ذبح کیا ہے۔ صحابہ مومنین، صحابہ کرام کا قتل عام کرایا ہے مدینہ منورہ کو لٹوایا ہے، صحابہ کے قتل کے ساتھ ساتھ بنات صحابہ سے زنا بالجبر کروایا ہے۔

خانہ خدا کا گھراؤ کرایا کعبۃ اللہ پر پتھر برسائے غلاف کو آگ لگ گئی انھیں پچاس سالوں میں ظالم بادشاہوں نے خلافت کے لبادے اوڑھے تھے بنوامیہ نے اپنی ماں بیٹی سے زنا کئے تھے محراب مسجد میں نمازیں پڑھا کر شراب کی قئی کرتے تھے۔ کنیزوں سے ہم بستری کر کے بغیر غسل کرنے کے مسلمانوں کی نماز کی امامت کرواتے تھے فرعون امت محمد حجاج اور عبدالملک بن مروان بھی اسی دور کے ظالم ہیں۔

دعوت انصاف: بے شک معاویہ نے نبی کریمؐ کا زمانہ پایا ہے مگر ہمارے سامنے ایسی ہستی موجود ہے جس نے آدم سے لے کر ہمارے نبیؐ تک سب انبیاء کا زمانہ پایا ہے اور اس کے بوجود ہمیشہ کے لئے لعنت کا طوق اس کے گلے کا ہار ہے کیونکہ اس نے خلیفہ برحق کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور دلیل تاویل، خطا اجتہادی کا عذر بھی دونوں میں یکساں ہے پس ایک پر لعنت کرنا اور دوسرے کو چوم کر رکھنا کہاں کا انصاف ہے۔

ارباب انصاف آپ غور فرمائیں کہ معاویہ وہ شخص ہے جس نے امام الھدی امیر المومنین حضرت علی کے خلاف بغاوت کی اور آنجناب کی اسلامی حکومت میں تخریب کاری کی صحابہ کرام کا قتل عام کرایا، اہل اسلام کو گاجر مولی کی طرح کٹوایا حتیٰ کہ فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کروا دیا۔ جناب عائشہ کو کنویں میں زندہ دفن کرایا اور خاندان نبوت کو جمعہ کے خطبہ کے آخر میں گالیاں دیں

آل نبیؐ کی وہ جتنی توہین کر سکتا تھا اس میں کوئی کمی نہ چھوڑیں اور لوگوں کے دلوں میں حضرت علیؑ کی دشمنی کے بیج بوئے اور ناصبیت کی پکچر کا وہ پہلا ہدایت کار ہے۔ ہم نے دیانت داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے ہمیں معاویہ کی سیرت میں بالکل خیر کی بو ہی نہیں آتی ۔

پانچواں عذر۔ قوم معاویہ حاکم شام کی صفائی میں کبھی اس طرح بھی گل ریزی گلشن کلام میں فرماتی ہے کہ حدیث شریف میں آیا کہ خدا نے میرے لیئے اصحاب پسند کیئے ہیں اور ان سے میرے لیئے مددگار وزراء اور سسرال بنائے ہیں جو ان کو گالیاں دے گا اس پر خدا کی فرشتوں کی تمام انسانوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن خدا اس کا کوئی فدیہ قبول نہیں کرے گا اور معاویہ بھی چونکہ صحابی ہے اور نبیؐ کریم کا وزیر اور سالہ بھی ہے ، پس اس حدیث کی روشنی میں معاویہ کو بُرا بھلا کہنا جرم ہے۔

جواب ۱ : اس حدیث شریف کے پہلے حصہ کا معاویہ مصداق ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس حدیث شریف کے پہلے حصہ میں لفظ اصحاب آیا ہے اور مراد اصحاب سے نیک اصحاب ہیں۔ معاویہ نہ ہی اصحابی تھا اور نہ ہی نیک تھا پھر لفظ وزراء آیا ہے اور معاویہ کو نبیؐ کریم کا وزیر کہنا تعلیمات قرآن و سنت کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت ہے پھر لفظ انصار آیا ہے اور معاویہ کو نبیؐ کا ناصر اور مددگار کہنا شرم کی بات ہے کیونکہ معاویہ مولفۃ القلوب سے ہے اور طلیق بن طلیق ہے اور پھر لفظ اصہار (سسرال) آیا ہے اور معاویہ کا نبیؐ کریم کے سسرال میں داخل ہونا ایسے ہے جس طرح خیبر کا یہودی حی بن اخطب حضورؐ کے سسرال میں داخل ہے حدیث شریف کے پہلے حصہ پر ہمارے مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں غور و فکر کریں انشاء اللہ

خدا آپ کی مدد کرے گا اور طاغیہ شام کی اندھی عقیدت سے آپ کو چھٹکارا ملے گا۔

جواب: مذکورہ حدیث کا دوسرا حصہ معاویہ پر بالکل فٹ آتا ہے۔ جو صحابہ کرام کو گالیاں دے گا۔ اس پر خدا اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور معاویہ نے تمام زندگی صحابہ کرام کو گالیاں دینے والا کام بڑی محنت اور کوشش کیا ہے۔

پس حدیث کا دوسرا حصہ معاویہ پر فٹ آتا ہے اور چشم ما روشن و دل ماشاد خاندان نبوت پر جمعہ کے خطبوں میں سب گالیاں اور لعنت کرنے کی ابتداء معاویہ نے کی ہے ہم آپ کی تسلی کے لئے اس جگہ صرف نمونہ پیش کرتے ہیں اور تفصیلات اسی رسالہ میں گزر چکی ہیں۔

معاویہ کا خاندان نبوت کو گالیاں دینا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۲۳/۲ باب فضائل علیؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۲۱۶/۲ باب فضائل علیؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ ب فضائل علیؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۳۷/۳ ذکر قتل حجر
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۲۷۸/۲ ب فضائل علیؑ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۹۴/۲ باب فضائل علیؑ
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا ص ۱۸۳/۱ ذکر امام حسنؑ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ ص ۱۴۸/۲ ذکر بدعات قوم معاویہ

۹ - المستطرف صہ ۴۲/۱ باب ۷ فصل ۲ صہ ۳۴ فصل ۲

۱۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صہ ۲۴۹ اخبار معاویہ

۱۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی صہ ۴۶۲/۱ حدیدی صہ ۴۶۲/۱ خطبہ برجل رحب البلعوم۔

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صہ ۲۳۷/۳ ذکر قتل حجر

۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صہ سنہ ۵۱

صحیح مسلم کی عبارت } امر معاویۃ بن ابی سفیان سعد فقال ما منعک أن تسب أبا تراب فقال اما ذکرت الخ

ترجمہ: معاویہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا تو (علی بن ابی طالب) ابا تراب کو گالیاں کیوں نہیں دیتا۔ سعد نے حضرت علیؑ کے تین عدد فضائل سنا کر گالیاں دینے سے معذرت کی۔

ریاض النضرہ کی عبارت } عن سعد قال امر معاویہ سعداً أن یسب أبا تراب قال اما ما ذکرت قالھن رسول اللہ الخ

ترجمہ: معاویہ نے سعد کو حکم دیا تو ابو تراب (علیؑ بن ابی طالب) کو گالیاں دے سعد نے حضرت علیؑ کی شان میں حدیث منزلہ حدیث رائیت اور آیت مباہلہ بیان کر کے گالیاں دینے سے معذرت کی۔

سنن ابن ماجہ کی عبارت } قال قدم معاویۃ فی حجاتہ فدخل علیہ سعد فذکروا علیا فنال منہ فغضب سعد وقال تقول ھذا الخ۔

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص معاویہ کے پاس آیا اور پھر درمیان میں کہ علیؑ بن ابی طالب آیا تو معاویہ نے حضرت علیؑ کی شان میں گستاخی کی اور سعد

ناراض ہو گیا اور کہا کہ تم یہ باتیں کرتے ہو اور ان کی شان میں یہ احادیث رسول وارد ہیں۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف: حضرت علیؑ علیہ السلام بقول قوم معاویہ صحابہ کرام اور خلفاء راشدین اور خاندان نبوتؐ اور نبیؐ کریم کے دامادا ور اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ اور بقول قوم معاویہ جو شخص نبیؐ کریم کے اصحاب اور وزراء کو گالیاں دے گا اس پر خدا اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ کام طاغیہ شام، معاویہ کرتا رہا ہے۔

پس معاویہ کے بارے میں فیصلہ اس کی قوم کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم اتنی گزارش ضرور کریں گے کہ مسلمانو، بھائیو اب تو بنوامیہ جہنم داصل ہو چکے ہیں لہٰذا حاکم شام سے اندھی عقیدت رکھنے میں آپ کو کیا مجبوری ہے خصوصاً پاکستان کے غیور سادات غور فکر کریں کہ جو معاویہ آپ کے دادا پر جمعہ کے خطبہ میں لعنت کرتا تھا آپ اس کو امام برحق مانتے ہیں ہزار افسوس آپ کی سیادت پر ارباب انصاف معاویہ نے جس حدیث کی خود نافرمانی کی ہے اسی حدیث کو معاویہ کی فضیلت سمجھنا یہ بہت بڑی نادانی ہے۔

تاریخ اسلام میں جو کچھ تاریخ اسلام میں جو کچھ ہے ہم نے دیانت داری سے اس کا مطالعہ کیا ہے۔ سگہا ئے بنوامیہ اور کلاب بنومروان اور بلقن والے باپ کی اولاد کو معلوم رہے کہ جس معاویہ نے ہمارے امام علی بن ابی طالب کو جمعہ کے خطبوں میں لعنت کی ہے۔ ہم بے غیرت نہیں ہیں کہ اس کو امیر یا رضی اللہ کہیں:۔ یاد رکھو جب تک اس دنیا میں مولا علیؑ کا کوئی کمزور سے کمزور حب دار بھی موجود رہے گا وہ معاویہ کو چوم کر نہیں رکھے گا۔ مولا علیؑ زندہ باد اور ان کا دشمن مردہ باد۔

حضرت علیؑ نبی کریم کے وزیر اور خلیفہ تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۱۶ المائدہ آیت ولایت
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۸۲/۷ الشعراء انذر عشیر تک
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۲۴ آیت ولایت
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۹ آیت ولایت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۷۷ آیت ولایت
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فرائد السمطین ص ۱۸۵ باب ۳۹
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفدا ص ۱۱۶ دعوت ذوالعیشرہ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۲۸/۲ دعوت ذوالعیشرہ
۹۔ اہل سنت کی معتبر تاریخ طبری ص ۱۱۷/۲ دعوت ذوالعیشرہ
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۱۵۹/۱ دعوت ذوالعیشرہ
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لابن کثیر ص ۴۶۱/۱ دعوت ذوالعیشرہ
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۴۰/۳ دعوت ذوالعیشرہ
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال باب فضائل علیؑ

تاریخ کامل ۔ فایکم یوازرنی علی امری ویکون اخی ووصی وخلیفتی
کی عبارت ہے فاحجم القوم عنہا جمیعا فقلت وانا احدثہم
سنا انا یا نبی اللہ انا وزیرک علیہ فاخذ برقبتی ثم قال ان ھذا اخی ووصی
وخلیفتی علیکم ۔

سیرت حلبیہ کی عبارت ہے ثم اعاد القول علی القوم ثالثاً فلم یجبہ

اشد فقام علی فقال انا یارسول اللہ فقال اجلس فانت اخی و وزیری و وصی و وارثی ۔

دونوں عبارتوں کا ترجمہ : دعوت ذوالعشیرہ کے وقت نبیؐ کریم نے فرمایا کہ اے بنی عبدالمطلب میں آپ کے لئے دین و دنیا کی بھلائی لایا ہوں اور اور خدا نے مجھے آپ کو دعوت دینے کا حکم دیا ہے ۔

پس آپ سے کون ہے جو میرے اس کام میں میرے ساتھ بوجھ اٹھائے گا وہ میرا بھائی ہے اور وصی اور خلیفہ ہوگا ۔ پس تمام قوم یہ سن کر پیچھے ہٹ گئی ۔ حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں تمام سے کم سن تھا میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ کے ساتھ یہ بوجھ اٹھاؤں گا ۔ نبیؐ کریم نے تین مرتبہ اپنا اعلان کیا اور ہر مرتبہ حضرت علیؑ کھڑا ہو کر اپنا ہی یقین دہانی کرتے تھے ۔

آخر میں نبیؐ پاک نے فرمایا کہ یہ علی میرا بھائی ہے اور میرا وصی اور میرا خلیفہ تم پر ۔

غرائب القرآن کی عبارت } اللھم انا محمد نبیک وصفیک فاشرح لی صدری ویسرلی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ازری ۔

ترجمہ : آیت ولایت کے شان نزول میں لکھا ہے کہ نبیؐ کریم نے یہ دعا مانگی کہ خدایا میں محمدؐ تیرا نبیؐ اور چنا ہوا ہوں میرے سینہ کو کھول دے اور میرے کام کو آسان فرما اور میرے خاندان سے حضرت علیؑ کو میرا وزیر بنا اور علیؑ کے ذریعہ میری کمر کو مضبوط کر ابوذر فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آیت انما ولیکم اللہ الخ نازل ہوئی ۔

نوٹ : ابن کثیر دمشقی نے اپنی کتاب البدایہ والنہایہ اور سیرت نبیؐ میں

جب دعوت ذوالعشیر کو لکھا ہے۔ لفظ اخی کے بعد لفظ خلیفہ اور وصی کے بجائے کذا وکذا لکھا ہے۔

گویا حضرت علی کے نام کے ساتھ لفظ خلیفہ اور وصی لکھنے سے معاویہ کے اس وکیل صفائی کا جگر شق ہوگیا۔

نوٹ: بقول قوم معاویہ حضرت علیؑ علیہ السلام صحابہ کرام میں بھی داخل ہیں اور خلفاء راشدین میں بھی شامل ہیں اور خاندان نبوت کے اعلیٰ فرد ہیں لفظ وصی اور خلیفہ اور وزیر جناب امیر کے زیبا ہے اہل سنت کی بیرہ عدد کتب گواہ ہیں کہ لفظ وزیر حدیث دعوٰی میں جناب علیؑ کے لئے بکثرت آیا ہے اور جو شخص اصحاب اور وزراء نبیؐ کو گالیاں دیتا ہے اس پر خدا فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور معاویہ نے حضرت علیؑ کو گالیاں دینے کی ابتدا کی اور تمام زندگی یہ کام کرتا رہا ہے اور پھر سلاطین بنو امیہ یہ کام کرتے رہے پس معاویہ کے بارے میں فیصلہ ارباب انصاف کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

حبِ علیؑ رحمۃ اللہ بغض علیؑ لعنۃ اللہ

ارباب انصاف کچھ نادان لوگ سیاست معاویہ زندہ باد اور بغض صحابہ لعنۃ اللہ کے نعرے لگاتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ کون سی سیاست معاویہ زندہ باد ہے آیا حکومت اسلامی پر ناجائز قبضہ کی خاطر اس کا خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کرنا یا حضرت علیؑ کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر زمین خدا میں تخریب کاری کرنا یا اپنی مایہ ناز سیاست سے جناب عائشہ کو قتل کرنا یا فرزند علیؑ امام حسنؑ کو زہر

دنواکر شہید کرانا اور یا اپنے شرابی وکبابی اور زانی بیٹے کو اپنا ولی عہد بنانا لوگوں کے دلوں میں خاندان نبوت کی دشمنی کے بیج بونے کی خاطر علانیہ منبروں پر حضرت علیؑ کو گالیاں بکنا اگر اس قسم کی معاویہ کی سیاست زندہ باد ہے تو تف ہے ایسے نعروں پر اور ہزار افسوس ہے ایسے نعرے لگانے والوں پر اور اگر بغض صحابہ لعنۃ اللہ والا نعرہ صحیح ہے تو معاویہ سے بڑھ کر حضرت علیؑ صحابی کا دشمن اور کون تھا۔

اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور معاویہ بھی ایک ستارہ ہے

چھٹا عذر: امیر شام کے بلا اُجرت وکلاء کبھی اپنے امیر کی یوں بھی فضلیت بیان کرتے ہیں کہ حدیث شریف ہے کہ حضورؐ پاک نے فرمایا کہ میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے اور معاویہ بھی چونکہ صحابی ہے پس اس کی پیروی کرنا بھی ہدایت پانا ہے۔

جواب ۱

مذکورہ حدیث ضعیف اور باطل ہے

ثبوت:

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ص۴۲۳ ج۴ فضائل صحابہ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح شفاء از ملا علی قاری ج ۱ ص ۴۲۴ برحاشیہ نسیم
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۸ ج ۱۱ فضائل اصحاب
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص ۱۴۵
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب لسان المیزان ص ۱۳۷ ج ۲ ذکر جمیل بن یزید
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الصغیر ص ۲۸ حرف سین

نسیم الریاض کی عبارت } وقال صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث آخر رواہ الدار قطنی عبد البر فی العلم من طرق اسانیدھا کلھا ضعیفۃ حتی قال ابن حزم انہ موضوع وقال الحافظ العراقی کان ینبغی للمصنف رحمہ ان لا یوردہ بصیغۃ الجزم -

ترجمہ : حدیث اصحابی کالنجوم کی دار قطنی اور ابن عبد البر نے روایت کی اور طرق اسناد اس کے تمام ضعیف ہیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ مذکورہ حدیث موضوع ہے بناوٹی ہے مصنف کو چاہیے تھا کہ اس بناوٹی حدیث کو صیغہ جزم سے نہ لکھتا اور یہ عذر کہ حدیث ضعیف فضائل میں قبول ہے اس جگہ کام نہیں دیتا کیونکہ مذکورہ حدیث میں عمل کا حکم ہے کہ جس کی پیروی کرو گے، ہدایت پاؤ گے۔ (مبارک)

شرح شفا کی عبارت } اختصار کی مجبوری کے باعث ترجمہ ملاحظہ ہو حدیث اصحابی کالنجوم کو دار قطنی نے فضائل میں روایت کیا ہے اور ابن عبد البر نے اپنے طریق سے جابر سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ اسناد حجۃ نہیں ہے اور عبد بن حمید نے اس کو اپنے مسند میں روایت کیا ہے بزاز نے کہا ہے یہ حدیث منکر ہے صحیح نہیں ہے اور ابن عدی نے اس کو کامل میں روایت کیا ہے اور اس کی اسناد کو ضعیف ہے اور بیہقی نے اس

کو نقل میں روایت کیا ہے اور فرمایا ہے کہ متن اس کا مشہور ہے اور اسانید اس کی ضعیف ہیں اور حلبی نے کہا ہے کہ قاضی عیاض کو چاہیے تھا کہ اس کی صیغہ جزم سے نہ ایراد کرتا ۔ (مبارک)

مرقات کی عبارت ہے ابن ربیع کہتا ہے کہ یہ حدیث ابن حجر عسقلانی کے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے اور ابن حزم کے نزدیک موضوع اور باطل ہے ۔ ملخص ۔ (مبارک)

نوٹ : جامع الصغیر مطبوعہ بیروت ص ۱۲۰۳ دارالکتب العلمیہ کے ٹائٹل پر لکھا ہے کہ کتاب میں (ح) اشارہ ہے حدیث کے صحیح ہونے کا اور (ح) اشارہ ہے حسن ہونے کا اور (ض) اشارہ ہے ضعیف ہونے کا اور پھر حرف سین میں جب حدیث اصحابی کالنجوم لکھی ہے تو حدیث کے بعد حرف (ض) موجود ہے جو کہ اشارہ ہے اس کے ضعیف ہونے کا ۔ نیز جامع الصغیر مطبوعہ المکتبہ الاسلامیہ لائل پور ۹۴ - ۱۲ حد بھی ہمارے پاس موجود ہے اس میں بھی حدیث مذکورہ کے بعد حرف (ض) لکھا ہے جو حدیث مذکورہ کے ضعیف ہونے کا اشارہ کرتا ہے ۔

نوٹ : ارباب انصاف یہ حدیث کہ اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اسے تو اصحاب ثلثہ کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے نہیں پیش کیا جا سکتا کیونکہ یہ حدیث خود قوم معاویہ کے نزدیک بناوٹی اور جھوٹی ہے ۔ پس ایک موضوع باطل منکر ضعیف حدیث کو معاویہ کی شان دکھانے کی خاطر شیعوں کے سامنے پیش کرنا ۔ قوم معاویہ کی نادانی ہے اور اگر سمجھیں تو بہت بڑی شرم کی بات ہے اور قوم معاویہ کی حوصلہ افزائی کے لئے ہم اختصار کے پیش نظر ان علماء اور کتابوں کی ایک فہرست پیش کر دیتے ہیں تاکہ انھیں اپنی دیانتداری کا جلوہ نظر آئے

علماء اہل سنت اور ان کی کتابوں کے نام جن میں حدیث اصحابی کا النجوم کو ضعیف لکھا گیا ہے

۱- علماء اہل سنت اور ان کی کتابوں کے نام جن میں حدیث اصحابی النجوم کو ضعیف لکھا گیا ہے۔

۲- ملا نظام الدین سہالوی نے صبح صادق شرح منار میں مذکورہ حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

۳- مولوی عبدالعلی بحر العلوم نے اپنی کتاب فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

۴- اور علامہ ابوعمر یوسف نمری نے اپنی کتاب جامع بیان العلم میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

۵- ابو احمد عبداللہ جرجانی المعروف بابن عدی نے اپنی کتاب الکامل میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے

۶- ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب لسان المیزان میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے

۷- ابو محمد علی بن احمد بن حزم اندلسی نے اپنے رسالہ ابطال رای وقیاس میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

۸- حافظ زین الدین عراقی نے اپنی کتاب تخریج احادیث منہاج بیضاوی میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

۹ - حافظ بیہقی نے اپنی کتاب اعتقاد میں حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔
۱۰ - ابو الفرج عبدالرحمٰن المعروف بابن الجوزی نے اپنی کتاب علل المتناہیہ میں " "
۱۱ - احمد بن عبد الحلیم المعروف بابن تیمیہ نے اپنی کتاب منہاج السنہ میں " " "
۱۲ - ابو حیان محمد بن یوسف نے اپنی کتاب بحر محیط میں " " "
۱۳ - محمد بن ابی بکر بن فتح الجوزیہ نے اپنی کتاب اعلام الموقعین میں " "
۱۴ - علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد حنفی الشہیر بابن ہمام نے اپنی کتاب التحریر میں " "
۱۵ - ابو ذر احمد بن ابراہیم نے اپنی کتاب شرح شفا میں " " "
۱۶ - شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی نے اپنی کتاب مقاصد حسنہ میں " " "
۱۷ - جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب جامع صغیر میں " " "
۱۸ - ملا تقی نے اپنی کتاب کنز العمال میں " " " "
۱۹ - علامہ عبدالرؤف مناوی نے اپنی کتاب فیض القدیر شرح جامع صغیر میں " " "
۲۰ - علامہ محمد معین بن محمد امین السندی نے اپنی کتاب دراسات اللبیب میں " " "
۲۱ - قاضی محب اللہ بہاری نے اپنی کتاب مسلم الثبوت میں " "
۲۲ - قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی کتاب ارشاد الفحول میں " " "
۲۳ - مولوی ولی اللہ بن حبیب لکھنوی نے اپنی کتاب ابداد میں " "
۲۴ - مولوی صدیق حسن خاں نے اپنی کتاب حصول المامول میں اس حدیث کو ضعیف لکھا ہے۔

نوٹ: تحقیق کے شائقین مذہب شیعہ کی کتاب لاجواب عبقات الانوار کی جلد ۲ در بیان حدیث ثقلین کے ضمن میں جرح و قدح نجوم پر ملاحظہ فرمادیں کہ خود علماء اہل سنت نے حدیث نجوم کی دھجیاں اڑادی ہیں اور اس کے تمام طرق اسناد اور اس کے ایک ایک راوی کو مجروح کر دیا ہے اور اس

حدیث کو اس قابل نہیں چھوڑا کہ اسے شیخین کی فضیلت میں پیش کیا جائے پس اس حدیث سے معاویہ کی فضیلت ثابت کرکے روح حاکم شام کو خوش کرنے کے دعوے اسی طرح ضعیف ہیں جس طرح یہ حدیث خود ضعیف ہے ۔

جواب ۲

حدیث اصحابی کالنجوم کا مطلب یہ ہے کہ جس صحابی کی پیروی کرو ہدایت پاؤ گے

پس اگر صحابہ کا آپس میں اختلاف ہو جائے تو حدیث کا مطلب تو یہی ہے کہ جس کی پیروی کرو ہدایت پاؤ گے گویا اصحاب کے لئے دین میں اختلاف کی اجازت خود نبیؐ کریم دے رہے ہیں اور یہ بات عقل باور نہیں کرتی کہ خود نبیؐ کریم نے اختلاف صحابہ کرام کے لئے مباح قرار دیا ہے ۔ اصل بات یہ ہے کہ طاغیہ شام نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کی تھی اور پھر اپنی اس بغاوت پر پردہ ڈالنے کی خاطر اور اس گمراہی کو ہدایت کا رنگ دینے کی خاطر جھوٹی حدیثیں بنوائی ہیں اور یہ حدیث بھی معاویہ کا کارنامہ ہے ۔

جواب ۳

حدیث اصحابی کالنجوم قرآن پاک کے مخالف ہیں

بیانہ : یا ایہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا الحجرات آیت ۹

کہ اے ایمان والو اگر فاسق خبر لائے تو تحقیق کرو۔

ارباب انصاف یہ آیت بھی ایک صحابی ولید بن عقبہ کی شان میں اتری ہے اور یہ ولید بالکل معاویہ جیسا تھا اسی ولید کے باپ عقبہ لعین نے نبیؐ کریم کے گلے میں کپڑا ڈالا تھا تاکہ حضور کا گلا بند ہو جائے۔

بخاری شریف میں تفصیلات لکھی ہیں ولید اور معاویہ دونوں فتح مکہ کے وقت مجبوراً مسلمان ہوئے تھے اور دونوں کو خاندان نبوت سے دشمنی باپ کی طرح ورثے میں ملی تھی اور دونوں بنو امیہ سے ہیں اور دونوں قریبی رشتہ دار ہیں کیونکہ ولید عثمان کا مادری بھائی ہے جتنی قرابت معاویہ کو عثمان سے تھی اتنی ہی ولید سے معاویہ کو تھی اور ولید معاویہ کو حضرت علیؑ کے خلاف جنگ کرنے پر بھڑکاتا تھا۔

خلاصہ ولید اور معاویہ دونوں حسب و نسب میں اور کردار میں اور دشمنی خاندان نبوت میں برابر کے شریک ہیں۔ پس قرآن نے جس طرح ولید کو فاسق کہہ کر اس کی پیروی کو روک دیا ہے۔ معاویہ بھی ولید جیسا ہی ہے۔ پس دونوں کی پیروی ہدایت نہیں گمراہی ہے اور اگر مذکورہ حدیث کو معنی عام پر رکھا جائے کہ جس صحابی کی پیروی کرو گے۔ ہدایت ملے گی تو یہ حدیث قرآن پاک کے مخالف ہیں کیوں کہ معاویہ نے قتل عمار بن یاسر کے بعد ثابت کر دیا کہ اس کا مشن دوزخ کی طرف بلانا تھا اور جو صحابی دوزخ کی طرف بلائے یہ گمراہی ہے نہ کہ ہدایت ہے۔

تفصیل بخاری شریف باب بناء المساجد میں دیکھیں کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا عمار ان کو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ اس کو دوزخ کی طرف بلائیں گے اور عمار کو معاویہ نے جنگ صفین میں قتل کیا ہے۔

جواب ۴

حدیث اصحابی کالنجوم کی معاویہ نے خود مخالفت کی ہے

بیانیہ : قتل عثمان کے بعد بقول علمائے اہل سنت مہاجرین اور انصار نے حضرت علیؑ کی بیعت کر لی تھی اور ۲۶ عدد کتب اہل سنت سے حوالہ جات گزر چکے ہیں جن میں البدایہ والنھایہ کے الفاظ ہیں کہ عامۃ الناس نے آنجناب کی بیعت کر لی اور شرح مقاصد کے الفاظ ہیں کہ حل وعقد نے بیعت کر لی اور مسلم شریف صفحہ ۱۲۲ جلد ۲ کتاب الامارہ سے بھی حوالہ گزر چکا ہے کہ جب کہ ایک خلیفہ کی بیعت ہو جائے تو دوسرے دعویٰ کرنے والے کو قتل کیا جائے اور ۹ عدد کتب اہل سنت سے یہ حوالہ بھی گزر چکا ہے کہ معاویہ نے حضرت علیؑ کی بیعت سے انکار کیا تھا۔ جن میں استیعاب صفحہ ۳۷۴ جلد ۳ ذکر معاویہ کے صاف الفاظ ہیں کہ محارب او قاتل علیا خمس سنین کہ معاویہ نے حضرت علیؑ سے پانچ سال تک جنگ کی ہے اس جنگ کا مقصد نہ ہی خون عثمان اور نہ ہی اس کی وجہ خطا اجتہادی تھی بلکہ البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۳۱ جلد ۸ ذکر معاویہ سے حوالہ جات گزر چکا ہے کہ معاویہ نے خود اقرار کیا ہے کہ میری جنگ حکومت دنیا کی طلب میں تھی ۔ نوٹ : مذکورہ حوالہ جات کتاب بغاوت بنو امیہ میں مذکور ہیں

ارباب انصاف اس تمہید کے بعد عرض خدمت ہے کہ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے بالفرض اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اور جس کی پیروی کی جائے ہدایت ہے تو معاویہ پر فرض تھا کہ حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت نہ کرتا۔ بلکہ آنجناب کی اطاعت کرتا جب کہ دوسرے

مسلمانوں نے اطاعت کرلی تھی اور معاویہ کی بغاوت کی وجہ سے ہی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کو اپنے تحفہ باب ہفتم صہ ۱۸۱ ط لاہور میں لکھنا پڑا ہے کہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ ابتداء خلافت حضرت علیؑ سے لے کر صلح امام حسنؑ تک معاویہ باغی تھا ہم کہتے ہیں جب معاویہ باغی تھا تو اس کے ساتھی بھی باغی تھے۔ اور یہ تمام لوگ دشمن حق تھے پس حدیث نجوم کی دھجیاں اڑ گئیں اور جس حدیث کی معاویہ نے خود نافرمانی کی ہے اسی حدیث کو معاویہ کی فضیلت میں پیش کرنا اگر سمجھیں تو قوم معاویہ کے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔

جواب ۵

حدیث نجوم کی حضرت فاروق نے بھی مخالفت کی ہے

بیانہ اسی رسالہ میں حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ کے خلاف تین عدد صحابہ نے مغیرہ کے زنا کرنے کی گواہی دی تھی اور حضرت فاروق نے چوتھا گواہ اشارہ کر کے بٹھا دیا اور ان تین صحابہ کو حد قذف کے کوڑے مار کر حدیث نجوم کی مخالفت فرمائی ہے پس جس حدیث نجوم کی مخالفت فرمائی ہے۔ پس جس حدیث پر حضرت فاروق نے عمل نہیں کیا اس حدیث کا حال معلوم ہوگیا

جواب ۶

حدیث نجوم کے معنی کو خود نبیؐ پاک نے نظرانداز فرمایا تھا

بیانہ : واقعہ افک میں کچھ صحابہ کرام نے حضرت عائشہ کی ذات گرامی پر تہمت لگائی تھی مگر جب قرآن پاک کی آیات اتریں کہ تہمت لگانے والے صحابہ کرام جھوٹے ہیں تو نبیؐ کریم نے حسان بن ثابت سمیت ان جھوٹے صحابہ کو حد قذف کے کوڑے لگائے تھے۔ معلوم ہوا کہ حدیث نجوم کے معنی کی نبیؐ کریم کی نگاہ میں بلکہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں (مبارک)

جواب ۷ : حدیث نجوم کی امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں۔

بیانہ حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ کچھ اصحاب کو بقول صحیح مسلم والے کے امام المتقین سید الوصیین امیرالمومنین علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام کاذبا آثما خائنا غادرا" سمجھتے تھے کہ وہ اپنے قول میں جھوٹے ہیں گناہ کار ہیں، خیانت کار اور دھوکے باز ہیں پس معلوم ہوا کہ اصحاب مثل ستاروں کے ہیں اس فرضی حدیث کی حضرت علیؑ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہ تھی۔

جواب ۸ : عالم اہل سنت علامہ عاصمی نے اپنی کتاب زین الفتیٰ اور ملا متقی نے اپنی کتاب کنز العمال میں لکھا ہے کما نقل فی عبقات الانوار صفحہ ۴۲ ج ۲ ذکر قدح بر حدیث نجوم کہ حدیث بر رسول میں لکھا ہے، کہ

يكون من اصحابى احداث او بين اصحابى فتنة - ان اقتدى بهم قوم من بعدهم كبهم الله فى نار جهنم کہ میرے اصحاب میں فتنہ اور بدعات پیدا ہوں گی اور جو شخص ان بدعات میں میرے اصحاب کی پیروی کرے گا خدا اس کو جہنم کی آگ میں ڈالے گا - معلوم ہوا کہ کچھ باتوں میں اصحاب کی پیروی دوزخ میں لے جائے گی اور ان باتوں میں خاندان نبوت کی دشمنی اور مخالفت ہے۔

ارباب انصاف خوب غور فکر کریں کہ زین الفتی کی حدیث میں خود نبیؐ کریم نے بعض باتوں میں بعض اصحاب کی پیروی سے ڈرایا ہے۔ لہذا حدیث نجوم کا معنی عموم پر باقی نہ رہا۔

جواب ۹ طلحہ صحابی کا جناب عائشہ سے نکاح کا ارادہ حدیث نجوم کے معنی کو باطل کرتا ہے۔

بیانہ تفصیل جاگیر فدک ص۲۷۴ میں ملاحظہ فرمادیں کہ جس میں سات عدد کتب اہل سنت کا حوالہ دیا گیا ہے اور تفسیر در منثور ج۵ ص۲۱۴ کے یہ الفاظ ہیں کہ آیت کہ تم نبیؐ کریم کو اذیت کیوں دیتے ہو اس کی ازواج آپ کی مائیں ہیں اس وقت اتری تھی کہ جب طلحہ بن عبید اللہ صحابی حضرت ابوبکر کے رشتہ دار نے یہ تمنا کی تھی کہ اذا توفی رسول اللہ تزوجت عائشہ کہ جب رسولؐ خدا کی وفات ہو گئی تو میں حضرت عائشہ سے شادی کروں گا۔

ارباب انصاف طلحہ صحابی کی اس نیک تمنا کے بعد تمام اصحاب کا ہادی ہونا معلوم ہو گیا اور اسی ہدایت پر بقول صاحب مدراج النبوة باب پنجم در فصل در خصائص نبیؐ ص۱۲۶ کے یزید بن معاویہ بھی عمل پیرا ہونا چاہتا تھا اور یہاں سے نکاح کی آرزوں والی بات قوم معاویہ کو مبارک ہو ہمارا تو ایسی ہدایت کو دور سے سلام۔

جواب نمبر ۱۰ : عکرمہ صحابی نے زوجہ نبیؐ قتیلہ بنت قیس سے نکاح کر کے حدیث نجوم کو چار چاند لگا دیئے۔

بیانہ۔ تفصیل جاگیر فدک صفحہ ۲۱۴ میں ملاحظہ فرمائیں۔ چار عدد کتب اہل سنت کا حوالہ دیا گیا ہے عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی ماں اور زوجہ نبیؐ قتیلہ بنت قیس سے نکاح کیا۔ ازالۃ الخفا مقصد دوم کے یہ الفاظ ہیں فبلغ ابابکر فقال لقد هممت ان احرق علیها بیتهما کہ عکرمہ کے نکاح کے بعد جب خبر حضرت ابوبکر کو پہنچی تو نے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں ان دونوں کو ان کے مکان سمیت آگ سے جلا دوں۔

ارباب انصاف اس نکاح کے بعد بھی ہر صحابی کی پیروی کیا ہدایت کا باعث ہے اور قوم معاویہ کو اس کی شادی مبارک۔

جواب نمبر ۱۱ : صحابہ کرام معصوم نہ تھے اور شر شیطان سے محفوظ نہ تھے تفصیل جاگیر فدک صفحہ ۲۵۴ میں ملاحظہ کریں جس میں دس عدد کتب اہل سنت کا حوالہ دیا گیا ہے کہ حضرت صدیق نے اپنے پہلے خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا تاریخ طبری صفحہ ۴۵ ذکر بیعت، ابی بکر کے الفاظ پیش خدمت ہیں۔

ان لی شیطانا فاذا اتانی فاجتنبونی۔ کہ میرے لئے بھی ایک شیطان ہے کہ جب میرے پاس آیا ہوا ہو تو تم مجھ سے دور رہو۔

ارباب انصاف معلوم ہوا کہ انبیاء اللہ اور اہل بیت نبوت کے علاوہ باقی انسان شر شیطان سے محفوظ نہیں ہیں۔ اور تمام اصحاب کی پیروی کا کوئی معنی نہیں ہے کیونکہ بقول قوم معاویہ حضرت صدیق تمام اصحاب سے افضل ہیں۔ در سب افضل صحابی کا یہ حال ہے تو دوسرے صحابہ کرام کا حال محتاج بیان نہیں ہے خصوصاً معاویہ کا جس کو شاہ عبدالعزیز ...

تحفہ صـــــ میں حضرت علیؑ کے ایک خط کے حوالہ سے مثل شیطان لکھا ہے پس اصحابی کالنجوم سے معاویہ کی فضیلت بیان کرنا خیال است محال است وجنون

جواب ۱۲ :۔ کچھ صحابہ کرام بوقت موت اپنی نوؔ خطاؤں پر پریشان تھے تفصیل جاگیر فدک صـــ ۳۰۲ میں ملاحظہ ہو جس میں آٹھ عدد کتب اہل سنت کا حوالہ دیا گیا ہے کہ حضرت صدیق اکبر وقت موت اپنے تین کاموں کے کرنے پر سخت پریشان تھے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ کاش میں فاطمہؑ بنت رسول اللہ کے گھر کی بے احترامی نہ کرتا۔

ارباب انصاف آپ غور کریں کہ حضرت صدیق کی ذات گرامی بقول قوم معاویہ تمام اصحاب سے افضل ہے اور جب افضل ہستی بوقت موت اپنی نوؔ خطاؤں سے پریشان ہے تو ہم ہر صحابی کو خطا سے کس طرح محفوظ مان کر ہر صحابی کی پیروی کو عین ہدایت سمجھ لیں اور معاویہ کو بھی صحابی فرض کرکے اس کی بغاوت اور خاندان نبوت کی دشمنی کو اس کی ہدایت فرض کرلیں۔ نیز حوالہ اسی رسالہ میں گزر چکا ہے کہ معاویہ کو جب آخر عمر میں لقوہ ہوگیا تھا تو وہ بہت پریشان ہوا اور مروان سے معاویہ نے صاف الفاظ میں کہا کہ یہ لقوہ معلوم ہوتا ہے کہ میرے اوپر عذاب الٰہی ہے کیونکہ میں نے خاندان نبوت حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کرکے ان کی اسلامی حکومت میں تخریب کاری کی ہے

ارباب انصاف چند صفحات پہلے حوالہ جات گزرے ہیں کہ معاویہ تو خاندان نبوت پر لعنت بھی کرتا تھا کیا کوئی مسلمان باور کرتا ہے کہ معاویہ اس فعل میں حق پر ہے اور دوسرے مسلمان اس کی پیروی کریں تو کیا یہ عین ہدایت ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

جواب ۱۳

حاکم شام کا بسم اللہ کی چوری کرنا اور مہاجرین و انصار کی واویلا بھی حدیث نجوم کے معنی کو باطل کرتا ہے

بیانہ کہ معاویہ مدینہ منورہ میں آیا اور نماز پڑھائی اور نماز میں بسم اللہ کو نہ پڑھا اور رکوع و سجود میں جاتے وقت تکبیر کو بھی ترک کردیا پس مہاجرین و انصار نے آواز دے کر پوچھا کہ سرقت من الصلوٰۃ ایں بسم اللہ کہ تو نے نماز میں چوری کی ہے بسم اللہ اور رکوع سجود کی تکبرات کہاں ہیں۔

نوٹ:

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مہاجرین و انصار کے نزدیک نہ تو حدیث اصحابی کا نجوم درست تھی اور نہ ہی وہ معاویہ کو وہ صحابی شمار کرتے تھے اگر دونوں باتیں صحیح ہوتیں تو صحابہ کرام معاویہ پر نماز میں چوری کا الزام نہ لگاتے۔

ارباب انصاف:

آپ غور کریں کہ قوم معاویہ کے نزدیک چور اور کوتوال دونوں ہدایت کے ستارے ہیں۔

جواب ۱۴۱

امام شافعی کے نزدیک معاویہ کی گواہی کا قبول نہ ہونا بھی حدیث نجوم پر کاری ضرب ہے

ثبوت :

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا ص ذکر سنہ ۴۵

ابوالفدا کی عبارت { وروی من الشافعی انه اسر الی الربیع انه لا یقبل شهادة اربعة من الصحابه وهم معاویه وعمرو بن العاص والمغیرة و زیاد

ترجمہ : حضرت امام شافعیؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے شاگرد حضرت ربیع کو بطور راز بتایا کہ چار صحابہ کی گواہی قبول نہیں ہے اور وہ چار یہ ہیں معاویہ بن ابوسفیان، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ اور زیاد بن ابیہ۔

نوٹ : بقول قوم معاویہ کے چاروں امام اہل سنت بوجود سخت اختلاف کے برحق ہیں پس امام شافعی کے فرمان کے مطابق معاویہ کا حدیث نجوم کا مصداق نہ ہونا برحق ہے۔

ارباب انصاف : ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے دیانت داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور غور و فکر کی ہے اور اس

نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ وہ تمام احادیث شریفہ جن میں صحابہ کرام کے فضائل بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ایک حدیث بھی ایسی نہیں ہے کہ جسے معاویہ کو ذرا بھر فائدہ پہنچ سکے۔ کیونکہ اصحاب جو لائق تعظیم ہیں وہ ایسے لوگ تھے جو صلحا مومنین اور متقی و پرہیزگار تھے اور ایسے لوگوں میں معاویہ کا شمار ہونا ویسے ہی ہے جیسے سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا ہے۔ جن خوبیوں کے باعث صحابہ کرام لائق تعظیم ہیں ان خوبیوں سے معاویہ اور اس کے ساتھی خالی ہاتھ ہیں۔ جس طرح مسجد کی وجہ سے مسجد کے عملہ کی تعظیم ہے لیکن اگر مسجد کا عملہ، مثلاً امام مسجد یا موذن یا خادم خود ہی نمازیوں کے جوتے یا دیگر سامان چوری کرنا شروع کر دیں تو پھر ان کی کوئی عزت نہیں ہے۔ اسی طرح صحابہ کی عزت ہے۔

نبی کریم اور آل نبی کے تابعداری کی وجہ سے اور اگر کوئی صحابی خاندان نبوت کی نافرمانی شروع کر دے تو اس کی کوئی عزت نہیں ہے معاویہ نے خدا اور رسول کی نافرمانی کے تمام بارڈر توڑ دیئے تھے پس معاویہ کا پھر کیا احترام رہ گیا۔

اراکین تحفظ ناموس صحابہ کو دعوت انصاف

ہم نے اپنے رسالہ "بغاوت بنو امیہ اور معاویہ" میں باب علت ابنہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ نیز کتاب قول مقبول اور سہم مسموم میں بھی حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔ مروان کا باپ اور خلفاء بنو مروان کا دادا حضرت حکم بن عاص لعین رسول بھی تھا۔ اور علت ابنہ یعنی علت المشائخ کا مریض بھی تھا اور

تحقیق کے شائقین علماء اہل سنت کی ان کتابوں کی طرف رجوع فرمادیں۔

صواعق محرقہ مولفہ ابن حجر مکی شافعی اور حیوۃ الحیوان ذکر وزغ اور تفسیر روح المعانی پارہ ۲۹ آیت عتل بعد ذالک زنیم نیز کتاب بغادت بنو امیہ میں حکیم اجمل خاں کے دادا کی قلمی بیاض سے مرض ابنہ کا وہ نسخہ بھی ذکر کیا ہے جس کو بعض صحابہ کرام استعمال فرماتے تھے۔

محترم قارئین خدا گواہ ہے کہ ہمیں صحابہ کرام سے ذاتی دشمنی نہیں ہے صحابہ کرام میں ایسے لوگ بھی تھے جو ایمان کے اعلیٰ درجہ پہ فائز تھے اور ایسے لوگ بھی تھے کہ قرآن پاک میں ان کی خاطر سورہ منافقین اتری۔

لہٰذا تمام صحابہ کرام کو اچھا نہ سمجھنا یہ بھی بے انصافی ہے اور تمام کو ہدایت کا ستارہ فرض کر لینا یہ بھی کوئی انصاف نہیں ہے ہم صرف نمونہ کے طور پر حکم بن عاص کو پیش کرتے ہیں کہ حکم بن عاص صحابی رسولؐ کو ابنہ کی عادت تھی۔ پس اگر کوئی مسلمان اس ابنہ کی عادت میں حکم بن عاص کی پیروی کرے تو کیا وہ بھی ہدایت پر ہے۔ اگر ابنہ کی عادت پوری کروانا بھی ہدایت ہے تو ایسی ہدایت کو دینا کے شرفاء تو دور سے سلام کرتے ہیں اور یہ ہدایت مبارک رہے۔

نواصبیہ کو اور وکلاء بنو امیہ کو مریدان معاویہ کو ہم نے اتحاد بین المسلمین کی خاطر صرف حکم کی طرف اشارہ کیا ہے ورنہ اس حمام میں ہمیں کئی بزرگ ننگے نظر آتے ہیں۔ اس لیئے تمام صحابہ کو ہدایت کا ستارہ تسلیم کرنا کسی عقل مند کے بس کی بات نہیں ہے۔

معاویہ کے لئے نبی کریم کی دعا کہ خدایا اس کو ہادی بنا

ساتواں عذر : حاکم شام کے بلا اجرت وکلا کبھی اس طلیق ابن طلیق کی فضیلت بیان کرتے وقت اس کلام کا سہارا لیتے ہیں کہ حدیث شریف ہے کہ نبی کریم سے سنا گیا ہے کہ حضورؐ نے معاویہ کی شان میں یہ فرمایا تھا کہ اے خدایا معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا۔ خود معاویہ کو بھی ہدایت فرما اور اس کے ذریعہ اور لوگوں کو بھی ہدایت فرما۔ پس نبی کریم نے جس کے حق میں یہ دعا مانگی ہے اس کی شان کا کیا کہنا۔

جواب ۱

معاویہ کی شان میں کوئی ایک صحیح حدیث بھی وارد نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۰۴ ج ۷ باب ذکر معاویہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۹۹ ج ۱۶ باب ذکر معاویہ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۱۴ ج ۹ باب ذکر معاویہ۔

۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان صـ۳۵/۱ ذکر احمد بن شعیب النسائیؒ
۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۱۲۴/۱۱ ذکر سنہ ۳۰۳ ذکر نسائیؒ
۶ - اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صـ۲۴۰/۱ ذکر سنہ ۰ ۰ ۰
۷ - اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الشافعیہ صـ۸۴/۲ تاج الدین سبکی
۸ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا صـ۶۸/۲ ذکر سنہ ۳۰۳
۹ - اہل سنت کی معتبر کتاب معجم البلدان صـ۲۸۲/۹۲ ذکر نسا
۱۰ - اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صـ۳۲ کید ۷۰
۱۱ - اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صـ۵۲/۲ جزء ۳ ذکر المقتدر باللہ
۱۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الحفاظ الذہبی صـ۲۴۱/۲ ذکر احمد بن عثمان نسائیؒ
۱۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صـ۳۷/۱ ذکر احمد بن علی نسائیؒ
۱۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صـ۱۶۳
۱۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الخفاء صـ۴۲۰ م العجلونی

عمدۃ القاری کی عبارت | باب ذکر معاویہ ولا یدل ہذا علی فضیلۃ فان قلت قد ورد فی فضیلتہ احادیث کثیر قلت نعم ولکن لیس فیہا حدیث یصح من طرق الاسناد نص علیہ اسحٰق بن راہویۃ والنسائیؒ وغیرہما فلذالک قال ذکر معاویہ ولم یقل فضیلۃ الخ

ترجمہ : بدرالدین محمود بن احمد العینی الحنفی فرماتے ہیں کہ کسی خبر میں صرف ذکر معاویہ اس کی فضیلت پر دلالت نہیں کرتا تو اگر کہیئے کہ فضیلت معاویہ میں زیادہ حدیثیں آئی ہیں تو جواب یہ ہے کہ صحیح اسناد سے کوئی حدیث فضیلت معاویہ میں نہیں آئی - اسی بات پر اسحٰق بن راہویہ اور امام نسائیؒ نے نص فرمائی ہے اور اسی وجہ سے امام بخاری نے عنوان باب ذکر معاویہ سے بنایا ہے باب

فضلیت معاویہ سے نہیں بنایا اور گر تسلی نہیں ہوئی تو او رسنیں ۔

فتح الباری کی عبارت: تنبیہ عدل البخاری فی ہذہ الترجمۃ بقولہ ذکر ولم یقل فضیلۃ ولا منقبۃ لکون الفضیلۃ لا یؤخذ من حدیث الباب ۔۔ فہذہ النکتۃ فی عدول البخاری عن التصریح بلفظ منقبۃ اعتماداً علی قول شیخہ الخ ۔

ترجمہ: احمد بن علی بن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ معاویہ کے لئے بخاری شریف والے نے عنوان باب ذکر معاویہ سے قائم کیا ہے کیونکہ حدیث میں صرف ذکر معاویہ سے اس کی فضیلت ثابت نہیں ہوئی اور ابن ابی عاصم اور ابو عمر غلام ثعلب اور ابو بکر النقاش نے فضیلت معاویہ میں کچھ لکھا ہے اور ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں ان کی کچھ باتیں ذکر کی ہیں پھر ابن جوزی نے کہا ہے کہ اسحق بن راہویہ کے نزدیک معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث نہیں ہے اور یہی نکتہ ہے کہ امام بخاری نے معاویہ کے بارے عنوان میں باب ذکر معاویہ کہا ہے ناکہ باب فضیلت معاویہ کیونکہ امام بخاری نے اپنے شیخ اسحق پر اعتماد کیا ہے اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے باپ سے پوچھا کہ حضرت علیؑ اور معاویہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے اس نے کچھ دیر سر جھکا کر پھر کہا کہ حضرت علیؑ کے دشمن زیادہ تھے اور ان کو حضرت علیؑ کی ذات گرامی میں تلاش کے باوجود کوئی عیب نہ ملا پھر ان دشمنوں نے حضرت علیؑ کے دشمن معاویہ کی تعریف شروع کر دیں اور یہ ان کی چال ہے پس امام احمد نے اشارہ کر دیا کہ معاویہ کے فضائل کی کوئی حقیقت اور اصل نہیں ہے اور جو بیرا سے نام فضائل معاویہ بیان ہوتے ہیں۔ ان میں صحیح اسناد والی کوئی روایت نہیں ہے اور یہی یقینی فیصلہ ہے اسحق بن

راہویہ اور امام نسائیؒ کا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ خیل میری شیعہ برادری سے بات چیت کے وقت یہ فرمائش کیا کرتے ہیں کہ اگر آپ کی فلاں بات صحیح ہے تو اس کا ثبوت آپ بخاری شریف اور مسلم شریف میں دکھائیں اور ہم بھی یہ گزارش ان سے کرتے ہیں کہ اگر معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث وارد ہے تو وہ بھی ہمیں مذکورہ دونوں کتابوں سے دکھائیں کتنی افسوس کی بات ہے کہ بخاری اور مسلم کو معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث نہیں ملی ہے اور انھیں علماء اہل سنت کی رپورٹ کے بعد ہم بھی یہ اعلان کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کہ خدایا معاویہ کو ہادی بنا یہ فرمان رسولؐ نہیں ہے بلکہ معاویہ خیلوں کا معاویہ کی حمایت میں جھوٹا پراپیگنڈا ہے اور یہ ان وظیفہ خور راویوں کی مکاری ہے جنہیں معاویہ کے دسترخان پر لذیذ طعام کھانے کا چسکا تھا اور معاویہ اور ہدایت آپس میں اسی طرح ضدین ہیں جس طرح جنت اور دوزخ آپس میں ضدین ہیں؟

تاریخ ابن خلکان کی عبارت [ابو عبدالرحمن بن علی بن شعیب النسائیؒ الحافظ کان امام اهل عصره فی الحدیث وله کتاب السنن و خرج الی دمشق فسئل عن معاویة وماروی من فضائله فقال أما یرضی معاویة ان یخرج رأسا برأس بفضل وفی روایة اخری ما اعرف له فضیلة الا لا اشبع الله بطنك وکان یتشیع فمازالوا ... یدفعون فی خصیبه وداسوه ثم حمل الی الرملة فمات بها ... کان قد صنف کتاب الخصائص فی فضل علی بن ابی طالب واهل البیت ... فقیل له الا تصنف کتابا فی فضائل الصحابة

فقال دخلت دمشق والمنحرف عن علیؑ کثیر فاردت ان یہدیہم الله بہذا الکتاب - وکان موصوفا بکثرت الجماع کان لہ اربع زوجات وسراری ملخص -

ترجمہ : کتاب سنن نسائیؒ کے مولف احمد بن علیؒ احادیث کے حافظ تھے اور اپنے زمانہ میں اہل حدیث کے امام تھے آخر عمر میں دمشق تشریف لائے تو ان سے معاویہ اور اس کے فضائل کے بارے میں سوال ہوا - امام نسائیؒ نے فرمایا کہ کیا معاویہ اس بات پر راضی نہیں ہے کہ وہ اپنا سر سے کر نکل جائے اور اس کے کیا فضائل بیان کئے جائیں اور مجھے تو اس کی صرف یہ فضیلت معلوم ہے کہ نبیؐ پاک نے معاویہ کے حق میں یہ بدعا فرمائی تھی کہ خدا اس کے پیٹ کو کبھی نہ بھرے اور امام نسائیؒ حضرت علیؑ کی محبت رکھتے تھے

اہل دمشق نے امام نسائیؒ کا بیان سن کر ان کو اُن کے خصیتین کی جگہ پر مارنا شروع کر دیا اور ان کو اس طرح روندا جیسے گندم سے دانے نکالنے کی خاطر اس کو روندا جاتا ہے - پھر ان کو رملا میں لایا گیا اور مذکورہ پٹائی کی وجہ سے وفات پا گئے - امام نسائیؒ نے حضرت علیؑ کی شان میں ایک رسالہ بنام خصائص بھی تالیف کیا ہے - ان سے کہا گیا کہ آپ فضائل صحابہ میں بھی کچھ لکھیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں دمشق میں آیا اور دیکھا کہ یہاں کے لوگ حضرت علیؑ سے پھرے اور ہٹے ہوئے ہیں - میں نے یہ رسالہ لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ ان لوگوں کو ہدایت فرمائے .

نصائح الکافیہ کی عبارت { قال ثاقبہ الحافظ محمد بن علیؒ الشوکانی فی کتابہ الفوائد المجموعہ فی الاحادیث

الموضوعہ اتفق الحفاظ علی انہ لم یصح فی فضل معاویہ حدیث

ترجمہ : امام اہل سنت محمد بن علی شوکانی اپنی کتاب فوائد مجموعہ در احادیث موضوعہ میں فرماتے ہیں کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ مبارک اور تصویر کے دوسرے رُخ کو دیکھا جائے تو حضرت علیؑ کی شان میں تین سو ساٹھ آیت قرآن نازل ہوئی ہیں اسعاف الراغبین صہ۱۶۱ ملاحظہ فرمائیں اور معاویہ کا مایہ نازہ ذکر آیت شجرہ ملعونہ میں البتہ موجود ہے۔

نوٹ : ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہم نے دیانتداری سے کتب اہل سنت کا مطالعہ کیا ہے چودہ عدد کتب گواہ ہیں کہ طاغیہ شام کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہے اور اور یہ چودہ علماء اہل سنت نے نہایت ہی دیانت داری سے یہ رونا رویا ہے کہ نبیؐ کریم کی پاکیزہ زبان سے معاویہ کو کسی فضیلت کا تمغہ ملا ہوا اس کا معتبر ثبوت بالکل نہیں ملتا۔

اس کے بعد ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ معاویہ خیل جتنے فضائل معاویہ کے بیان کرتے ہیں وہ بے بنیاد ہیں اور معاویہ کے حق میں وہ دعا کہ خدایا اس کو ہادی اور مہدی بنا یہ امام بخاری اور مسلم اور امام نسائی وغیرہ کے نزدیک ثابت نہیں ہوئی۔

نوٹ : ابن تیمیہ وکیل معاویہ نے اپنی کتاب منہاج السنہ صہ۲۰۷ ذکر معاویہ میں یہ لکھا ہے کہ

وطائفۃ وضعوا لمعاویۃ فضائل ورووا احادیث عن النبیؐ فی ذالک کلہا کذب کہ ایک گروہ نے معاویہ کے فضائل

بناتے ہیں اور ان فضائل کے بارے میں نبی کریمؐ سے احادیث کی بھی روایت کی ہے اور وہ تمام فضائل اور روایات جھوٹ ہے (مبارک)

ارباب انصاف قوم معاویہ کے مایہ ناز وکیل کا یہ فیصلہ کہ کلھا کذب کہ فضائل معاویہ تمام جھوٹ ہیں اس پر خوب غور کریں۔

حضرت علیؑ کی فضیلت کی نبیؐ پاک کی زبان سے جس طرح آئی ہے ویسی گواہی صحابہ کرام میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوئی

ثبوت ملاحظہ ہو

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صـ۷۲ باب ۹ فصل ۲

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم صـ۱۰۷ جـ۳ کتاب معرفۃ الصحابہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین صـ۱۳۴ ذکر مآثر علیؑ

۴- اہل سنت کی معتبر فتح الباری صـ۷۱ جـ۷ باب مناقب علیؑ بن ابی طالب

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان برحاشیہ صواعق صـ۴۵

صواعق محرقہ کی عبارت ﴿ الفصل الثانی فی فضائل علیؑ وھی کثیرۃ عظیمۃ شہیرۃ حتی قال احمد ما جاء لاحد من الفضائل ما جاء لعلی وقال اسمٰعیل القاضی والنسائی وابو علی النیسا پوری لم یرد فی حق احد من الصحابۃ بالاسانید الحسان اکثر ما جاء فی علیؑ

ترجمہ : دوسری فصل حضرت علیؑ کے فضائل میں ہے اور آنجناب کے فضائل زیادہ ہیں بڑے ہیں اور مشہور ہیں حتیٰ کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ جتنے فضائل حضرت علیؑ کے احادیث میں آئے ہیں اتنے کسی صحابی کو نصیب نہیں ہوئے اور قاضی اسماعیل اور امام نسائیؒ اور بو علیؒ نیشاپوری فرماتے ہیں کہ بسند حسن جیسے زیادہ فضائل حضرت علیؑ کے لئے آئے ہیں ویسے فضائل صحابہ کرام میں کسی کو نصیب نہیں ہوئے۔

نوٹ : قرۃ العینین میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ امام علیؑ مرتضیٰ پس فضائل او بسیار است ومناقب او بیشمار است کہ حضرت علیؑ کے فضائل بہت ہیں اور آنجناب کے مناقب بے حساب ہیں۔

فتح الباری میں بھی امام احمد اور امام نسائیؒ کا یہ قول لکھا ہے، صحابہ کرام میں جید اسناد کے ساتھ صرف حضرت علیؑ کے فضائل منقول ہیں، ہمیں افسوس سے یہ کہنا پڑھتا ہے کہ جو ہستی اسلام میں اتنی بلند پایہ ہے کہ جس کے فضائل بے حساب ہیں اور جید اور حسن اسناد سے منقول ہیں، معاویہ خیلوں کی زبان جل جائے کہ کبھی انہوں نے ان کی ولادت یا شہادت کے موقع پر ان کی کسی فضیلت کا تذکرہ کیا ہو یا ان کی خاطر کبھی کوئی اشتہار نکالا ہو اور وہ طلیق ابن طلیق جس کی شان میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی اس کی خاطر قدآدم قوم معاویہ اشتہار شائع کرتی ہے۔

جواب ۲

مذکورہ حدیث کا راوی عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ معتبر نہیں ہے

ثبوت:

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص۳۹۹ ج۲ ذکر عبدالرحمٰن

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۶۴

الاستیعاب کی عبارت ہے عبدالرحمن ابی عمیرہ القرشی حدیثہ مضطرب لا یثبت فی الصحابۃ وھو شامی ومنھم من یوقف حدیثہ ھذا۔

عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ قرشی کا صحابہ میں شمار ہونا ثابت نہیں ہے وہ قرشی اور شامی ہے اس کی حدیث معتبر نہیں ہے اور بعض نے اس حدیث کو قبولیت نہیں بخشا۔

نوٹ: اس روایت کے تمام راوی شامی اور دمشقی ہیں ۱۔ ابوالسہر الدمشقی ۲۔ سعید بن عبدالعزیز الدمشقی ۳۔ ربیعہ بن یزید الدمشقی ۴۔ ابن ابی عمیرہ دمشقی اور جبار دمشق کی فضیلت میں اہل شام کی کسی بات کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ اہل شام تو اس طاغیہ کی عقیدت میں ایسے اندھے ہوئے تھے کہ نماز جمعہ بدھ کے دن بغیرہ کسی چوں چرا کے پڑھ لیں اور اس جبار شامی کی خوشنودی کی خاطر مرکز اسلام کے خلاف بغاوت

کی تھی اور اُموی حکومت سے فوائد حاصل کرنے کی خاطر خاندان نبوت پر علانیہ منبروں پر لعنت کرتے تھے۔ نیز جب امام بخاری اور امام نسائیؒ کی نگاہ میں فضیلت میں کوئی صحیح حدیث نہیں آئی ہے تو معلوم ہوا کہ دوسرے جو کچھ معاویہ کی فضیلت بیان کرتے ہیں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

جواب ۳

نبیؐ پاک کی دعا کسی خاص شخص کے لئے کبھی قبول نہیں بھی ہوتی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۹۶ ج ۱۱ کتاب الدعوات

فتح الباری کی عبادت ہے قیل لکل نبیؐ دعوت عامۃ فی امتہ اما باھلا کھم و اما بنجاتھم و اما الدعوات الخاصۃ فمنھا ما لا یستجاب۔

ترجمہ: اگر کوئی نبیؐ اپنی امت کے لئے دعا مانگے تو وہ قبول ہوتی ہے اور اگر کسی خاص شخص کے لئے دعا مانگے تو وہ کبھی قبول ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی؟

جواب ۴

نبیؐ کریم نے ابوجہل کے لئے بھی ہدایت کی دعا فرمائی تھی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب (پہلا حصہ) شفا از قاضی عیاض ج ۱ ص ۲۱۵ فصل استجابۃ دعاء النبی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ج ۲ ص ۱۳ ذکر اسلام فاروق

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ج ۳ ص ۱۵۵ مآثر عمر

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ج ۲ ص ۸۳ کتاب معرفۃ الصحابہ

ریاض النضرہ کی عبادت: فان رسول اللہ دعا یوم الاثنین اللھم أعز الاسلام باحب الرجلین الیک ابی جہل بن ھشام واما عمر بن الخطاب

ترجمہ: نبیؐ کریم نے دعا مانگی تھی کہ خدایا عمرؓ بن خطاب یا ابوجہل میں سے جو آپ کو زیادہ پسند ہے اس کے ساتھ اسلام کو قوت عطا کر۔

نوٹ: اس حدیث میں ابوجہل کے لئے دعا فی الجملہ ثابت ہے پس مذکورہ فضیلت میں ابوجہل اور معاویہ شریک ہیں۔ نیز بخاری شریف کتاب الدعوات باب الدعاء للمشرکین ج ۸ ص ۸۴ میں صاف لکھا ہے کہ نبیؐ کریم نے مشرکین، کافرین کے لئے بھی ہدایت کی دعا مانگی تھی۔ نبیؐ کریم کفار کو ہدایت کرنے کی خاطر آئے تھے۔ پس حضورؐ کا کفار کی ہدایت کی خاطر دعا مانگنا

ایسی فضیلت ہے کہ جس میں تمام کفار شریک ہیں اگر اس دعا کی وجہ سے کوئی نومسلم خلافت کا حق دار ہے تو پھر تمام نومسلم فتح پاک کے زمانہ کے خلیفہ ہو گئے ایسے خلفاء کی فوج قوم معاویہ کو مبارک ہو۔

جواب ۵

نبی کریم فرماتے ہیں کہ میری تین دعاؤں میں سے ایک قبول نہیں ہوئی؟

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص۲ کتاب الفتن

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۹۷ ۱۱ کتاب الدعوات

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۹۴

صحیح مسلم کی عبارت | اختصار ملحوظ ہے ترجمہ ملاحظہ ہو رسول پاک فرماتے ہیں میں نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور میری امت کو غرق سے ہلاک نہ کرے یہ دونوں دعائیں قبول ہوئی ہیں اور میں نے یہ دعا مانگی کہ میری امت کی آپس میں جنگ نہ ہو یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

نوٹ: نبی کریم اپنے علم نبوت سے جانتے تھے کہ معاویہ میرے خاندان کے خلاف بغاوت کرے گا اور میرے اصحاب کو اور صلحاء مومنین کو قتل کرے گا اور میرے جانشین علیؑ بن ابو طالب سے جنگ کرے گا۔ پس بالفرض

حضورؐ نے معاویہ کی ہدایت کے لئے دعا مانگی بھی ہے۔ تو یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو آیئے قرآن پاک پر فیصلہ کرتے ہیں

قرآن پاک پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۸۰ استغفر لھم او لا تستغفر لھم ان تستغفر لھم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لھم ذالک بانھم کفروا باللہ و رسولہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔

ترجمہ:۔ اے میرے نبیؐ آپ ان کے لئے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں خدا ان کو ہرگز نہیں بخشے گا کیوں کہ انہوں نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی ہے خدا فاسق قوم کو ہدایت نہیں کرتا۔

نوٹ: ہم نے دیانت داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے ہمیں کسی بات میں معاویہ ہادی اور مہدی نظر نہیں آیا بلکہ ضال اور مضل نظر آیا ہے آپ انصاف کریں۔ اس کی اور اس کے گورنروں کی سیرت کا مطالعہ کریں اس کا کوئی کام بھی ہدایت والا نہیں ہے کہ مثلاً معاویہ نے خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کی، حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی۔ عمار بن یاسرؓ بیت ۶۳ صحابہ کرام کو قتل کیا۔ نیز بے حساب صلحاء مومنین کو قتل کیا۔ بی بی عائشہ کو قتل کیا محمد بن ابی بکر کو قتل کیا۔ فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو قتل کیا آل نبیؐ پر علانیہ منبروں پر لعنت کی۔ یزید لعین کو ولی عہد بنایا۔ زیاد بن زنا کو بھی بھائی بنایا دین رسولؐ

میں بدعات شروع کیں مثلاً نماز میں بسم اللہ کو ترک کیا۔ سفر میں نماز کو پورا پڑھا۔ جمعہ کی نماز بدھ کو پڑھائی وغیرہ۔

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور جواب دینا ہے معاویہ کے مذکورہ کام اگر کفر نہیں تو فسق تو ضرور ہیں اور قرآنی فیصلہ ہے کہ خدا اس قسم کے فاسق کو ہدایت نہیں فرماتا۔ اللہ پاک نے صاف لفظوں میں اپنے نبی سے فرمایا ہے کہ اگر تو معاویہ جیسے لوگوں کے لئے بخشش کے لئے دعا مانگے گا خواہ ستر مرتبہ تو ان کی بخشش کی دعا مانگے میں ان کو ہرگز نہیں بخشوں گا

خلاصۃ الکلام معاویہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں ہوئی ہے پس مذکورہ کلام نبیؐ نے معاویہ کے لئے ہادی اور مہدی ہونے کی دعا کی ہے اولاً تو یہ دعا ثابت نہیں ہے اور ثانیاً معاویہ کی سیرت گواہ ہے کہ یہ دعا اس کے حق میں قبول نہیں ہوئی ہے پس اس کے بعد جبار شام کو امیر یا رضی اللہ کہنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

معاویہ کا اپنا دعویٰ کہ نبی کریمؐ نے میرے میرے حاکم ہونے کی مجھے خوشخبری سنائی

آٹھواں عذر: امیر شام کے روحانی فرزند کبھی اپنے روحانی ابا جان کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ معاویہ خود راوی ہے کہ میں اس دن سے حکومت حاصل کرنے کی لالچ کرنے لگا جس دن سے نبیؐ پاک نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ اے معاویہ جب تجھے حکومت ملے تو احسان کرنا

اسی مضمون کی اور بھی کئی روایات وہ پیش کرتے ہیں اور راوی ان کا خود معاویہ ہے اور دلیل یوں بناتے ہیں کہ نبی کریم نے معاویہ کو خلیفہ بننے کی خوشخبری سنائی ہے۔

جواب ۱

اہل بیت کے دشمن کی روایت قبول نہیں ہے

ثبوت:

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۶۵ کید ۴۲ باب ۲ تحفہ کی عبارت۔ { دنزد اہل سنت بغض اہل بیت و امیرالمومنین از قوادح صحت روایت است گو صاحب آں صادق القول وصالح العمل باشد۔

ترجمہ: اہل سنت کے نزدیک حضرت علیؑ اور دیگر اہل بیت النبوت سے راوی کا دشمنی رکھنا اس کی روایت کی صحت میں رکاوٹ ہے۔ اگرچہ وہ راوی نیک عمل اور بات کا سچا ہی کیوں نہ ہو۔ اس کے بعد شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ حریز بن عثمان دشمن علیؑ کی جس نے توثیق کی ہے اس نے خطا کی ہے اور مروان ناصبی کی روایات کے بارے میں شاہ صاحب نے پریشانی کا اظہار کیا ہے

نوٹ: ارباب انصاف اہل سنت کے مناظر اعظم کے مذکورہ فیصلہ کے بعد آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ معاویہ سے بڑا دشمن حضرت علیؑ امیرالمومنین کا کون ہے۔ ۵ سال سال تک معاویہ نے حضرت علیؑ سے جنگ کی ہے اور حضرت علیؑ پہ علانیہ معاویہ نے منبروں پہ لعنت کروائی ہے اور حضرت علیؑ کے فرزند امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کیا ہے۔ دنیا کے ہر مسلمان کو دعوت فکر ہے

کہ جو شخص آپ سے جنگ کرے آپ کی اولاد کو قتل کرے اور آپ پر آپ کی وفات کے بعد لعنت کرے وہ آپ کا دوست ہے یا دشمن۔ ہر باغیرت انسان کا یہی فیصلہ ہے کہ مذکورہ کام کرنے والا اس کا دشمن ہے محترم قارئین کتاب اہل سنت سنن نسائی کتاب الایمان میں صاف لکھا ہے کہ حضرت علیؑ سے سے دشمنی علامت نفاق ہے پس معاویہ حضرت علیؑ کی دشمنی کی وجہ سے ناصبی اور خارجی ہے اور ایسے شخص کی روایت قبول نہیں ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ مذکورہ روایت کا راوی بھی خود معاویہ ہے اور اس روایت سے وہ فضیلت بھی اپنی ہی بیان کر رہا ہے۔ کہاوت مشہور ہے کہ ثعلب کا گواہ اس کی دم ہے۔ فضیلت بھی معاویہ کی اور گواہ بھی خود معاویہ اپنے منہ سے میاں مٹھوں بننا کوئی مشکل بات نہیں ہے اگر معاویہ یہ خبر دیتا ہے کہ نبی کریم نے مجھے فرمایا تھا کہ تو میرے بعد نبی بنے گا تو کیا کوئی عقل مند اس کی بات مانتا ہے۔ خلاصہ معاویہ اپنے کردار کی روشنی میں اس قابل نہیں ہے کہ اس کی روایت پر اعتماد کیا جائے اگر معاویہ معتبر راوی ہوتا تو ہمیں اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

جواب نمبر ۲

اس روایت کے دو راوی اور بھی ضعیف ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صفحہ ۲۷۹ جلد ۱ ذکر اسماعیل بن ابراہیم

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صفحہ ۴۱۲ جلد ۶ ذکر عبدالمالک بن عمر۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۲۲ جلد ۸ ذکر ترجمہ معاویہ

البدائیہ کی عبارت: قال معاویۃ واللّٰہ ما حملنی علی الخلافۃ الا قول رسول اللّٰہ ان ملکت فاحسن قال البیہقی اسماعیل بن ابراھیم ھذا ضعیف ۔

ترجمہ: معاویہ کہتا ہے کہ مجھے خلافت حاصل کرنے پر نبیؐ کریم کے اس فرمان نے اکسایا ہے کہ اگر تو بادشاہ بنے تو احسان کرنا اور امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اس روایت کا راوی یہ اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے۔

نوٹ: تہذیب التہذیب کی پہلی جلد ذکر اسماعیل بن ابراہیم میں لکھا ہے کہ اس ابراہیم کے بارے میں ابن معین اور امام نسائیؒ اور ابن جارود فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے اور ابو داود فرماتے ہیں کہ یہ ضعیف ہے میں اس کی روایت نہیں لیتا ۔ اور ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ راوی قوی نہیں ہے اور ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ فاحش الخطا تھا ۔ اور ساجی کہتا ہے کہ فیہ نظر۔

ارباب انصاف اب تو یک نہ شد بلکہ سہ شد ہو گئے پہلا راوی معاویہ ہے جو اپنی فضیلت خود بیان کر رہا ہے اور دوسرا راوی اس کے بعد ابراہیم اور عبدالملک ہیں تہذیب التہذیب جلد ع۶ میں لکھا ہے کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ یہ عبدالملک ضعیف ہے ۔ ابن حبان کہتا ہے یہ مدلس تھا خلاصہ کہ مذکورہ روایت کے تین راوی قابل اعتماد نہیں ہیں اور معاویہ خیلوں کو مبارک ہو

جواب ۳

نبی کریم نے تو بنو امیہ کے ساتھ بنو مروان کو بھی منبروں پر بندروں کی ناچنے کی بشارت دی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۴ ج۸ ذکر خلافت حسنؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص۲۳۰ ج۳ س اسریٰ

البدایہ کی عبارت { قال یا مسود وجوہ المومنین فقال لا تو بنی رحمک اللہ فان النبی اُری بنی امیہ علیٰ منبرہ فسائہ ذالک ونزلت الخ

ترجمہ : امام حسنؑ اور معاویہ کی صلح کے بعد کسی شخص نے امام حسنؑ سے کہا یا مسود وجوہ المومنین تو امام نے فرمایا کہ مجھ پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو نبیؐ پاک کو خواب میں دکھایا گیا کہ بنو امیہ آنجنابؐ کے منبر پر خطبہ دے رہے ہیں پس حضور کو یہ ناگوار گزرا پھر یہ آیت اتری جس میں بنو امیہ کے شجرہ ملعونہ ہونے کا ذکر ہے۔

نوٹ : گیارہ عدد کتب اہل سنت سے پہلے بھی حوالہ گزر چکا ہے اور فتح القدیر میں بھی لکھا ہے کہ سورہ اسریٰ کی یہ آیت کہ ہم نے خواب آپ کو دکھایا یہ فتنہ اور آزمائش ہے لوگوں کے لئے وہ خواب یہ ہے کہ نبی پاک نے بنو مروان کو خواب میں دیکھا کہ وہ منبر نبوی پر بندروں کی طرح ناچ رہے تھے۔ پس حضور کو یہ ناگوار گزرا پس بنو امیہ ہو یا بنو مروان، معاویہ ہو یا

عبدالملک ہو نبیؐ پاک نے اُنکی حکومت کی صراحت کی ہو یا اشارہ یہ چیز ان کی مذمت ہے ناکہ ان کے لئے بشارت ہے مذمت کو مدح سمجھنا معاویہ خیلوں کی نادانی ہے۔

جواب ۴

بیانہ نبی کریم نے کئی عدد غیب کی خبریں دی ہیں مثلاً آنجناب نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے امام یا ایسے حکام ہوں گے جن کے دل شیطانی اور شکل انسانی ہوگی یا میرے بعد دجال آئے گا یا میرے بعد کچھ لوگ نبوت کا دعویٰ کریں گے یا عمل قوم لوط کریں گے یا ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے اور قرآن ان کے حلق سے نیچے اترے گا یا میری ایک بیوی کو حوأب کے کتے بھونکے گے یا زبیر حضرت علیؑ سے جنگ کرے گا۔

نیز نبیؐ پاک نے حضرت صدیق سے فرمایا تھا کہ کیا معلوم تم میرے بعد کیا کیا بدعات کرو گے نیز فرمایا کہ میرے منبر پر بنو امیہ اور بنو مروان بندروں کی طرح ناچیں گے یا میرے بعد اصحاب دنیا پرستی کریں گے احادیث کی کتابوں کے ابواب الفتن ایسی اخبار بالغیب سے پر ہیں۔

ارباب انصاف آپ خوب غور کریں آنجنابؐ کی اس قسم کی خبریں نہ ہی خوشخبری ہیں اور نہ ہی ان باتوں کے حق میں ہونے کی دلیل ہیں پس اگر بالفرض نبیؐ پاک نے معاویہ سے فرمایا تھا کہ تو بادشاہ بنے گا تو یہ خبر معاویہ کے لئے بشارت نہیں ہے اور نہ ہی اس کی بادشاہی کے حق ہونے کی دلیل ہے اور اگر لفظ بشارت ہی سے دل بہلانا ہے تو قرآن پاک میں آیا ہے۔ بشرھم بعذاب الیم یعنی ان نافرمان لوگوں کو اسے نبیؐ تو عذاب دردناک کی بشارت دے پس معاویہ کو بھی حکومت کی بشارت اسی قسم کی دی گئی ہے۔

نواں عذر: شاگردان عمرو بن عاص کبھی اپنے استاد بھائی کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس نے معاویہ کی شان میں فرمایا تھا کہ وہ مرد فقیہ ہے پس فقیہ وہ ہوتا ہے۔ جو مجتہد ہو اور جس کے اجتہاد کی گواہی ابن عباس دیں، کیا کہنا اس کے اجتہاد کا۔

جواب ۱

ابن عباس کی گواہی معاویہ کے حق میں غور طلب ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۴۵۲ ج ۱ کتاب النکاح
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۴۵۲ باب حرمۃ المتعہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۲۲۰ ج ۶ کتاب النکاح

صحیح مسلم کی عبارت کا اختصار ملحوظ ہے ترجمہ پیش خدمت ہے عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر نے مکہ میں یہ فرمایا کہ ان اناس اعمی اللہ قلوبھم کما اعمی ابصارھم یفتون بالمتعۃ کہ کچھ لوگ کہ جن کے دلوں کو خدا نے اندھا کیا ہے جیسے کہ ان کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے وہ متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں اور اس کلام سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن عباس پر طنز کیا ہے ابن عباس نے سن کر فرمایا کہ اے ابن زبیر تو احمق ہے مجھے اپنی زندگی کی قسم لقد کانت المتعۃ تفعل فی عھد امام المتقین یرید رسول اللہ کہ متعہ تو امام المتقین رسول کے زمانہ میں بھی کیا جاتا تھا۔ ابن زبیر نے کہا اگر اب تو کرے گا تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔

نوٹ : ارباب انصاف آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ متعہ کو معاویہ خیل زنا کے برابر جانتے ہیں اور یہ ابن عباس بقول قوم معاویہ اس متعہ کو حلال جانتا تھا اور صرف حلال نہیں جانتا تھا، بلکہ قوم معاویہ کی کتب گواہ ہیں کہ اس ابن عباس نے ابن زبیر کو ایک دفعہ یہ بھی کہا تھا متعہ کے بارے میں تو اپنی ماں اسماء بنت ابی بکر سے سوال کر اسلام میں پہلی انگیٹھی تیری ماں اور تیرے باپ زبیر میں گرم ہوئی تھی توبہ توبہ، خلیفہ زادی کے بارے میں جو الفاظ ابن عباس نے استعمال کیئے ہیں اس کے بعد بھی قوم معاویہ ابن عباس کی روایات اور فتویٰ کو مانیں تو سخت افسوس ہے۔ ابن عباس کے اس فتویٰ کو کہ معاویہ فقیہ ہے اگر قوم معاویہ مانتی ہے تو پھر اس کے حلیت متعہ والے فتویٰ کو بھی مانیں اور اس طرح ان کو زنا اور متعہ میں برابری ختم کرنا پڑے گی اور اگر فضیلت معاویہ ثابت کرتے کرتے قوم معاویہ متعہ کو بھی حلال مان بیٹھے تو پھر حضرت فاروق کو قیامت کے دن کیا منہ دکھائیں گے

جواب ۲

بدکار فقیہ دین اسلام کے لیئے مصیبت ہے

بیانیہ کتاب اہل سنت نصائح الکافیہ میں ص ۱۶۶ میں لکھا ہے کہ دین کے لیئے تین چیزیں مصیبت ہیں ۱ بدکار فقیہ ۲ ظالم امام ۳ اور جاہل مجتہد۔

نوٹ : جبار شام میں مذکورہ تینوں باتیں موجود ہیں معاویہ کی فقہ اور اجتہاد نے دین اسلام کا جنازہ نکال دیا ہے۔ مذکورہ روایت کا راوی

بھی ابن عباس ہے پس اگر ابن عباس نے معاویہ فقیہ ہونے کی گواہی دی ہے تو یہ گواہی بھی دی ہے کہ بدکار فقیہ دین کے لئے مصیبت ہے اور معاویہ کی سیرت گواہ ہے کہ جتنا ظلم خاندان نبوت پر اس کے بس میں تھا اور جتنی ہیرا پھیری دین میں اس کی قدرت میں تھی اس میں اس نے کوئی کمی نہیں کی ہے

جواب ۳

معاویہ کے بارے میں امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب کی گواہی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۱۹۰ باب ۵۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۹۹

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۲۳ ج۲ ذکر اخبار علیؑ اور معاویہ

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۵۹ ج۷ ذکر صفین

ینابیع المودت کی عبارت { فقال علیؑ ما اقر لمعاویۃ ولا لاصحابہ انھم مومنون و لا مسلمون الخ

ترجمہ: اختصار کی خاطر عربی عبارت کم لکھی ہے۔ حافظ سلیمان بن ابراہیم حنفی نقل کرتے ہیں کہ نصر بن مزاحم نے کہا ہے کہ ابو اسحق الشیبانی فرماتے ہیں کہ واقع تحکیم کے بعد صلح کی تحریر میں نے سعید بن ابی بردہ کے پاس پڑھا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب سے پوچھا

گیا تھا کہ کیا آپ ان مخالفین کے لیے اقرار کرتے ہیں کہ یہ لوگ مومنین ہیں۔ آنجنابؑ نے فرمایا کہ معاویہ اور اس کے اصحاب کے لیے میں ہرگز ہرگز یہ اقرار نہیں کرتا کہ وہ مومنین یا مسلین ہیں اور معاویہ اپنے اور اپنے اصحاب کے لیے جو اس کی مرضی ہے لکھتا رہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اگر میرے حوالہ جات میں کسی کو خیانت کا وہم ہو تو بے شک اصل کتابوں کو دیکھے اور خیانت کرنے والے پر لعنت بھیجے دکیل معاویہ ابن کثیر دمشقی نے البدایہ صفحہ ۲۵۹ میں حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے اتنی بات تسلیم کی ہے کہ اہل تاریخ نے یہ رپورٹ دی ہے کہ حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ معاویہ اور اس کے باپ نے اسلام میں داخلہ لیا اور ان کو اپنے اسلام میں ہمیشہ تردد اور شک رہا ہے اور ابن ربہ مالکی نے عقد الفرید میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ معاویہ کو لائق قتل جانتے تھے۔

نیز عقد الفرید میں بھی ہے اور محمد بن عقیل شافعی نے نصائح میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہ سے کہا تھا کہ تو اسلام میں مجبور ہو کر داخل ہوا اور پھر اپنی خوشی سے اسلام سے نکل گیا ہمیں تعجب ہے کہ معاویہ خیلوں کو ابن عباس کی گواہی معاویہ کے حق میں تو نظر آجاتی ہے اور امام المتقین امیر المومنین علی ابن ابی طالب مولا کل مومن و مومنۃ کی گواہی معاویہ کے بارے میں نظر نہیں آتی نیز بخاری شریف سے حوالہ قتل عمار بن یاسر کے ذکر میں گزر چکا ہے کہ نبیؐ کریم نے فرمایا کہ عمار کو باغی گروہ قتل کرے گا اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے پس معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ نے گواہی دی کہ معاویہ مومن بلکہ مسلم بھی نہ تھا بلکہ لائق قتل تھا۔ ظاہری اسلام سے

بھی پھر گیا اور نبی کریمؐ نے گواہی دی کہ معاویہ دوزخ کی طرف بلانے والا ہے اور نبی کریمؐ اور حضرت علیؑ کی گواہی کے بعد ابن عباس کی گواہی مشکوک ہو گئی نا ممکن ہے کہ حضرت علیؑ اور نبی کریمؐ کی گواہی کے خلاف ابن عباسؓ کوئی گواہی دیں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں "فقیہ" و "حمار"

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح معانی الآثار ص۱۷۱ باب الوتر

من این تری اخذها الحمار

ترجمہ: یہ مسئلہ اس گدھے نے کہاں سے لیا ہے۔

نوٹ: مولانا مہر حسین بخاری جو اہل سنت ہیں اور ہمارے معاصر ہیں۔ انہوں نے اپنے رسالہ الاجابتہ الکافیہ فی رد دفاع معاویہ ص۴۳ میں امام طحاوی حنفی کی کتاب شرح معانی الآثار سے یہ روایت نقل کی ہے کہ کسی نے ابن عباس سے پوچھا کہ معاویہ ایک وتر پڑھتا تھا انہوں نے مارے خوف کے یہ فرمایا کہ انہ فقیہ کہ وہ مجتہد تھا پھر کسی نے معاویہ کے ایک وتر پڑھنے کی بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ مسئلہ اس گدھے نے کہاں سے لیا ہے۔ طحاوی شریف درس نظامی کے نصاب میں شامل ہے اور ابن عباس کے فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاویہ جیسے لوگوں کو گدھا کہنا کوئی بری بات نہیں ہے۔

معاویہ بہت بڑا سیاست دان تھا

دسواں عذر: بیانسہ ذریت مروان اور اولاد ابو سفیان کبھی اپنے روحانی ابا جان کی یوں بھی صفائی پیش کرتی ہے کہ حاکم شام بہت بڑے سیاست دان تھے۔ حسن تدبیر میں بہت بڑے ماہر تھے جس کام میں ہاتھ ڈالا کامیاب ہوئے تقریباً بیس سال حکومت کی اور فتوحات معاویہ کے دور میں بہت ہوئی ہیں اور حضرت علیؑ کو تقریباً چھ سال حکومت کرنے کا موقع ملا اور تمام وقت خانہ جنگی میں گزر گیا اور عالم اسلام میں آپس میں تلوار چل گئی۔

جواب ۱

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۶۹

۲۔ عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب نہج البلاغہ

نصائح کی عبارت } قال علیؑ واللہ ما معاویہ بادھیٰ منی ولکنہ لیغدر ویفجر ولولا کراھۃ الغدر لکنت من ادھیٰ الناس الخ

ترجمہ: امام المتقین حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم معاویہ مجھ سے تدبیر سازی میں زیادہ نہیں ہے البتہ وہ دھوکہ اور (فریب) و برائی کرتا ہے اگر مکر و فریب منع نہ ہوتا تو میں سب سے زیادہ تدبیر ساز تھا۔

نوٹ:

ارباب انصاف ہر شخص کو قیامت کے دن اپنی کارروائی کا خدا کے سامنے

جواب دینا ہوگا۔ ہم نے دیانت داری سے معاویہ کی سیرت کا مطالعہ کیا ہے ہمیں وہ اپنی زندگی کے کسی شعبہ میں دیانت دار نظر نہیں آیا فتح مکہ سے پہلے تو وہ کافر تھا لہذا معاویہ کی زمانہ کفر میں گزری ہوئی زندگی سے بحث کی ضرورت ہی نہیں ہے اتنا کافی ہے کہ معاویہ ان کفار میں سے تھا جو نبی کریم سے جنگ کرتے رہے اور اسلام کو پھیلنے سے روکتے رہے اور فتح مکہ کے بعد مجبوراً اسلام کا اظہار کیا اور اسی موقع پر اس کو تاریخ دانوں نے ان الفاظ سے خراج عقیدت پیش کیا ہے کہ وہ طلیق ابن طلیق اور موٗلفۃ القلوب سے تھا اور معاویہ کے صحیح العقیدہ مسلمان ہونے کی تصدیق حضرت علیؑ اور دیگر خاندان نبوتؐ نے نہیں فرمائی۔ حضرت فاروق اور حضرت عثمان کے زمانہ میں معاویہ شام کا گورنر تھا مگر صحابہ کرام کو اس کی سیرت سے بالکل اتفاق نہ تھا اور اسی رسالہ کے باب شراب نوشی میں تفصیل مذکور ہے اور باب قتل عثمان میں ہم ذکر کر چکے ہیں کہ معاویہ خود چاہتا تھا کہ عثمان قتل ہو جائے اور بعد میں خون عثمان کو بہانہ بنا کر حکومت اسلامی پر وہ قبضہ کرلے۔ لہذا معاویہ نے جان بوجھ کر عثمان کو قتل کرایا اور بعد میں خون کا وارث بن بیٹھا اور خاندان نبوتؐ کے خلاف بغاوت کر دی اور کمیونسٹوں کی طرح ہر حیلہ و مکر و فریب کو اپنے مقصد تک پہنچنے کے لئے جائز کر لیا اور قرآن و سنت کو ایک طرف رکھ دیا کمیونزم اور سوشلزم کا مطلب یہ ہے کہ حکومت کو فل اختیار ہے جو کچھ اس کا جی چاہے کرے دین الہٰی والی اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے پس معاویہ نے اس نظریہ کی اسلام میں بنیاد رکھی اور حکومت اموی کے محلات اسی بنیاد پر تعمیر ہوئے اور پھر حکومت بنو عباس نے بھی اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسی نظریہ کو اپنایا۔ حکومت ترکیہ اور مغلیہ بھی اسی راہ پر گامزن رہی اگر

میرے بیان سے کسی کو اختلاف ہے تو وہ خداوند کریم کو حاضر ناظر سمجھ کر خود ہی انصاف کرے کہ آج جب کہ سنہ ۱۹۸۴ء اور سنہ ۱۴۰۵ھ ہے عالم اسلام میں کیا ہو رہا ہے۔

پاکستان کی تاریخ میں سوائے یحییٰ خاں، قزلباش کے جو شیعہ اثناعشری تھا۔ اس کے انتخاب کروانے کے علاوہ کیا کوئی اور مثال صحیح انتخاب کی دی جا سکتی ہے کہ جس پر دھاندلی کا الزام نہ لگایا گیا ہو۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے علاوہ انصاف کا تقاضا پورا کرتے ہوئے کبھی کسی مسلم ملک نے انتخاب کروایا ہے۔ کیا عرب ممالک میں کبھی انتخاب ہوئے ہیں جس طرح غریب عوام مسلمان بے انصافی کی چکی میں آج پس رہے ہیں معاویہ کے دور میں بھی اسی طرح بے بس تھے معاویہ کے زمانہ میں بھی اسی طرح بے بس تھے اور درباری علماء کرام جو کردار آج کل ادا کر رہے ہیں۔ معاویہ کے زمانہ میں بھی ان کا یہی مشن رہا ہے۔

جواب ۳

معاویہ کے حسن تدبیر پر ناز کرنے والوں کو دعوت انصاف

بیانیہ: ارباب انصاف آج آپ کے سامنے حکومت روس اور حکومت چین موجود ہے ان دونوں حکومتوں کا اصولاً خدا پر ایمان ہی نہیں ہے اور حکمران پارٹی حکومت بھی چلا رہی ہے امن و امان بھی ان کے ملک

میں ہے پس اگر جبار شام صرف حکومت ہی چلا گیا ہے تو ہم کیا کریں حکومت تو نوشیراں بھی چلا گیا ہے اور معاویہ نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر دین اسلام میں وہ تخریب کاری کی ہے کہ جس کا خمیازہ آج تک مسلمان بھگت رہے ہیں۔ معاویہ یہ تلوار کے زور سے حکومت پر قابض ہوا اور پھر اپنی مایہ نازی مکاری سے اپنی حکومت کو استقلال اور دوام دیا اور آج کل کے حکمران بھی معاویہ کی سیرت پر گامزن ہیں۔

ایک معاویہ کے بعد دوسرا معاویہ تشریف لاتا ہے تو اپنے استاد معاویہ کی سیاست پر عمل پیرا ہوتا ہے۔ میرے محترم مسلمان بھائیو! جس طرح آج کل کے کسی معاویہ کی حکومت پر آپ مطمئن نہیں ہیں اسی طرح میری رافضی برادری بھی معاویہ دمشق کی حکومت سے مطمئن نہیں ہے البتہ آج کے معاویہ کو ہم اس دمشقی معاویہ کبیر سے اچھا سمجھتے ہیں۔ کیونکہ آج کا حکمران اپنے آپ کو خلیفہ رسول نہیں کہلواتا اور معاویہ کبیر کا اگر بس چلتا تو وہ اَنَا رَبُّکُمُ الاَعْلیٰ کا دعویٰ کرتا۔

جواب ۳

معاویہ کی کامیابی پر ناز کرنے والوں کو دعوتِ انصاف

بیانیہ روس اور چین کے انقلابی بھی اپنے مقصد میں معاویہ کی طرح کامیاب ہوئے ہیں۔ معاویہ کی کامیابی کا راز اس کی ظالمانہ کارروائیوں میں پوشیدہ ہے اور پھر اس کارروائی پر خطا اجتہادی کا پردہ دلحاف ڈال کر اس کو اور چھپا دیا گیا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں معاویہ کی پہلی کامیابی حضرت

عثمان کا قتل کروانا ہے دوسری کامیابی خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کرنا ہے تیسری کامیابی جنگ صفین میں تقریباً ستر ہزار مسلمانوں کو قتل کروانا ہے چوتھی کامیابی مکر و فریب سے قرآن پاک نیزوں پر اٹھانا ہے پانچویں کامیابی عمرو بن عاص کے ذریعہ ابو موسیٰ اشعری کو دھوکہ دینا ہے چھٹی کامیابی بغیر انتخاب اور شوریٰ کے اور بغیر قرآن و سنت کی مدد کے خلافت کا دعویٰ کرنا ہے ساتویں کامیابی امام حسنؑ کے ساتھ وعدہ خلافی کرنا ہے آٹھویں کامیابی خاندان نبوت پر علانیہ منبروں پر لعنت کرنا ہے نویں کامیابی امام حسن کو زہر دلوا کر قتل کروانا ہے دسویں کامیابی اپنے فاسق و فاجر شرابی بیٹے کو ولیعہد بنا کر مسلمانوں پر ٹھونسنا ہے گیارھویں کامیابی حضرت عائشہ کو قتل کرنا ہے بارھویں کامیابی بنوامیہ کی حکومت کی بنیاد رکھنا ہے۔

ارباب انصاف مذکورہ باتوں کی تاریخ اسلام میں دہائی ہے علماء اہل سنت نے ان باتوں کی مفصل رپورٹ دی ہے اور معاویہ خیلوں کے ان برائیوں کے بارے میں دو مایہ نازجواب ہیں۔

پہلا تو یہ ہے کہ معاویہ کے خلاف رپورٹ دینے والے متعہ کی پیداوار ہیں مجوسی اور یہودی ہیں دین کے دشمن ہیں۔

اور دوسرا جواب یہ ہے کہ معاویہ کی مذکورہ برائیاں اس کے خطا اجتہادی ہے اور ہم جواباً یہ عرض کرتے ہیں کہ خود جناب معاویہ حضرت ہندا اپنی ماں کی خطا اجتہادی کا نتیجہ ہے اور علماء اہل سنت کو معاویہ خیلوں کی گالیوں کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ گوشت خر ادر دندان سگ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔

جواب ۴

معاویہ کی فتوحات پر ناز کرنے والوں کو دعوت انصاف

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۸ ص ۱۲۴ باب العمل بالخواتیم

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص کتاب الایمان

بخاری شریف کی عبارت { قال رسول اللہ یا بلال قم فاذن لا یدخل الجنۃ الا مومن وان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔

ترجمہ: نبی کریم نے ایک مرتبہ حضرت بلال سے فرمایا کہ کھڑے ہو کر اعلان کرو کہ جنت میں صرف مومن ہی جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس دین اسلام کی مدد بدکار مرد سے بھی کرے گا۔

نوٹ: ارباب انصاف معاویہ کی مایہ ناز فتوحات میں سے ایک فتح تو یہ ہے کہ اس نے عہدہ حکومت پر فائز ہوتے ہی عالم اسلام پر ایک ایسا مارشل لا لگایا جو قیامت کبریٰ سے پہلے اٹھتا ہوا نظر نہیں آتا اور معاویہ کی دوسری فتح یہ ہے کہ اس نے خاندان نبوت کے طرف داروں کو ایسا کچلا کہ بچارے آج تک مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہر سال یکم محرم الحرام سے لے کر ۸ ربیع الاول تک پولیس کے ہاتھوں پٹتے رہتے ہیں اور معاویہ خیلوں کے ہاتھوں پتھر اور اینٹیں کھا رہے ہیں۔ معاویہ کی تیسری فتح یہ ہے کہ

جناب صدیق کی خلافت کے وقت اسلام میں جمہوریت کا انگارہ کوٹا گیا ہے جس
اس جمہوریت کا ایسا جنازہ نکالا گیا ہے کہ قیامت سے پہلے اس کا بحال ہونا عالم
اسلام میں ناممکن ہے معاویہ کی چوتھی فتح یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں
خاندان نبوت کی دشمنی کے بیج بوئے اور آج تک اس زہریلے بیج کی بدبو
کچھ مولانا صاحبان کے دہن گندیدہ سے آتی ہے۔

ارباب انصاف اگر قوم معاویہ کو مذکورہ قسم کی فتوحات معاویہ پہ نازاں
ہے تو پھر اسے اور بھی ناز کرنا چاہیے کیونکہ آمر اور جبار اپنی کارروائی پر
فخر اور ناز کرتا ہے اور اگر ان کی مراد فتوحات سے یہ ہے کہ اسلام کے
نام پر معاویہ نے ہمسایہ ملکوں میں خوب لوٹ مار کی ہے اور اسلامی حکومت
کا رقبہ زیادہ کیا ہے تو اس موضوع پر بہت کچھ کہنے کی گنجائش ہے ہمیں اختصار
کی مجبوری ہے کسی رافضی کی ایک کتاب قول مقبول میں ان فتوحات کی تفصیل
موجود ہے ہم صرف یہ گزارش کرتے ہیں کہ بخاری شریف کی حدیث پر خوب
غور کریں کہ خدا اس دین کی مدد بدکار مرد کے ذریعہ بھی کرے گا۔ معاویہ کے
حالات زندگی پڑھنے کے بعد فیصلہ قوم معاویہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے

جواب ۵

فتوحات معاویہ پر فخر کرنے والوں کو مزید دعوت فکر

بیانیہ کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء صہ ۲۲۳ ذکر ولید بن عبدالملک

میں لکھا ہے کہ فتحت فی خلافتہ فتوحات عظیمۃ کہ ولید کے زمانہ میں
بڑی بڑی اسلامی فتوحات ہوئی ہیں اور پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے۔ وکان
الولید جبارًا واللہ جوئرًا کہ ولید کے زمانہ میں خدا کی قسم زمین ظلم سے پُر ہو
گئی تھی اور کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان صفحہ ۹۲ ذکر عبدالملک میں لکھا ہے
کہ فخر قوم معاویہ عبدالملک جبار اور متکبر اور خون ریزی میں بہت جری تھا اور
عبدالملک کے گورنر ظالم ہونے میں اسی کے مثل تھے عراق میں حجاج بن یوسف
اور خراسان میں ملیب بن صفرہ اور مصر میں ہشام بن اسمٰعیل جزیرہ میں محمد بن
مروان وکل ھولاء ظلوم غشوم جبار اور ان میں سے ہر ایک ظالم ڈکیٹر
اور آمر و جبار تھا اور یزید بن معاویہ بھی فاتح تھا اور اس کے ظلم کی داستان
محتاج بیان نہیں ہے اس شقی نے جو کچھ اہل مدینہ اور اہل مکہ اور خاندان نبوت
سے کیا تھا اس کی وجہ سے آج تک مسلمانوں کی گردنیں شرم سے جھکی ہوئی ہیں
نیز کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۹۱ ذکر اخبار رشید میں لکھا ہے کہ
کثیرا لغزو والحج کہ یہ ہارون رشید بھی بادشاہ غازی اور فاتح تھا اور الحاج
تھا اور ہر دن سو رکعت نماز پڑھتا تھا اور ایک ہزار درہم صدقہ دیتا تھا اور
اسی ہارون کے بارے میں علامہ جلال الدین سیوطی نے یہ بھی لکھا کہ یہ بادشاہ
غازی ہارون اپنے باپ کی مدخولہ کنیز یعنی اپنی سوتیلی ماں پر عاشق ہو گیا تھا اور
پھر امام اعظم کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف کے فتویٰ سے اس کنیز کو اپنے
لئے حلال فرما لیا تھا

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے کہ ایک تنے کی روٹی کیا بڑی
کیا چھوٹی، معاویہ ہو یا یزید، عبدالملک ہو یا ہارون یہ سب فاتح بھی
تھے اور غازی بھی تھے مگر ظالم بھی تھے اور خاندان نبوت کے دشمن تھے اور

فتوحات کے ذریعہ انہوں نے اپنی اپنی حکومت چمکائی اور نا حبیب دخارجیت پھیلائی ہے اور معاویہ نے تو شیعیان علیؑ پر ایسے مظالم کئے کہ قیامت تک کوئی شیعہ وہ مظالم فراموش نہیں کرے گا۔

جواب ۶

کتاب اہل سنت التوضیح والتلویح ص۴۵۰ فصل النھی امامن الحسیات میں لکھا ہے کہ ولد الزنا اصلح من ولد الرشدۃ کہ امور دین اور دنیا میں ولدالزنا زیادہ صلاحیت رکھتا ہے اور کتاب اہل سنت محاضرات لراغب اصفہانی ص۳۵۶ الحد الخامس میں لکھا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے اور کتاب اہل سنت نزہت القلوب کے حوالہ سے استقصار الافحام ص۸۵۱ میں لکھا ہے کہ علامہ قطب الدین شیرازی فرماتے ہیں کہ اولاد الزنا انجب کہ جو اولاد نکاح جماعت سے پیدا ہو وہ زیادہ اچھی ہوتی ہے ولھذا کان عمرو بن العاص ومعاویۃ بن ابی سفیان من دھاۃ الناس اور اسی لئے تو جناب معاویہ اور عمرو بن عاص بہت بڑے سیاست دانوں سے تھے۔

ارباب انصاف اس کے بعد کچھ لکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ والغافل لا تنفعہ الف عبارۃ عاقل کو اشارہ کافی ہے اور غافل کو ہزار عبارت بھی کافی نہیں ہے

خدا گواہ ہے کہ میرا بھی تمام علماء اہل سنت کی طرح ہر گز ان عبارات سے یہ مقصود نہیں ہے کہ بزرگان دین پر کیچڑ اچھا جائے۔ بلکہ ہم سب کی نیت نیک ہے۔

جواب ۵۴

خاندان نبوت کی حکومت کے وقت خانہ جنگی کی ذمہ داری بنو امیہ پر ہے

بیانیہ : احمد بن عبد الحلیم جو ابن تیمیہ کے نام سے مشہور ہے اس نے اپنے دل کی آواز کو کچھ نواصب کی طرف نسبت دے کر اس باطل خیال کو منہاج السنۃ ص۲۰۴/۲ ذکر مطاعن معاویہ میں یوں ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں تلوار مسلمانوں کے سروں پر چل رہی تھی اور کفار سے رکی ہوئی تھی اور پھر قدرت نے اس ناصبی کے قلم سے اسی منہاج کے ص۲۱۰ پر مذکورہ اعتراض کا جواب بھی لکھوایا کہ ولم یکن فی وقتہ احق منہ بالخلافۃ وھو خلیفۃ راشد تجب طاعتہ کہ حضرت علیؑ کے وقت میں خلافت نبوئی کا زیادہ حق دار آنجناب کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ حضرت علیؑ خلیفہ راشد تھے اور ان کی اطاعت فرض تھی۔

پس معلوم ہوا کہ خلیفہ وقت جس کی اطاعت فرض تھی وہ حضرت علیؑ تھے اور معاویہ نے بغاوت کر کے تلوار کا رخ مسلمانوں کی طرف پھیر دیا پس اہل اسلام کے سروں پر تلوار چلنے کی تمام ذمہ داری معاویہ پر ہے اور اٹھارہ عدد کتب اہل سنت سے حوالہ گزر چکا ہے کہ نبی کریم نے حضرت علیؑ کو ناکثین مارقین اور قاسطین سے جنگ کرنے کا حکم دیا تھا اور قاسطین سے مراد معاویہ اور اس کی فوج ہے بے شک کفار بھی برے اور بد ہیں اور ان کے

ساتھ جنگ کرنا جائز ہے مگر جب کئی عدد برائیاں موجود ہیں تو امام حق جس برائی کو مٹانے کی ابتداء کرے گا وہ برائی اسلام کو زیادہ نقصان دینے والی ہو گی۔

پس معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ کے زمانہ میں جن مسلمانوں نے امام حق کی نافرمانی کی ہے وہ برائے نام مسلمان تھے اور حقیقت میں وہ کفار سے بھی زیادہ برے تھے کتاب اہل سنت نیل الاوطار صفحہ ۱۹۳ باب قتال اہل بغی سے حوالہ گزر چکا ہے کہ امام حق کے خلاف بغاوت کرنا اس طرح جیسے مسجد میں زنا کرنا ہے اور ان باغیوں سے جہاد کرنا کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے پس معلوم ہوا کہ امام برحق حضرت علیؑ کے خلاف جن لوگوں نے بغاوت کی ہے گویا انہوں نے خانہ خدا مسجد میں زنا کیا ہے اور ان کے سروں پر جو تلوار چلی ہے وہ کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے افضل ہے اور نیل الاوطار کی عبارت ابن تیمیہ اور اس کی پارٹی کے منہ پر وہ جوتا ہے جس کا جواب نہیں ہے اور معاویہ کی صفائی میں اس کی خطاء اجتہادی والا عذر قبول نہیں ہے کیونکہ آٹھ عدد کتب اہل سنت سے حوالہ گزر چکا ہے کہ امام حق حضرت علیؑ نے جنگ صفین میں فرمایا تھا کہ معاویہ اور اس کی پارٹی نہ ہی اصحاب دین ہیں اور نہ ہی اصحاب قرآن ہیں پس ایسے لوگوں کے اجتہاد کی کوئی قیمت نہیں ہے کئی عدد کتب اہل سنت سے حوالہ گزر چکا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا کہ میں تنزیل قرآن پر جنگ کر رہا ہوں اور میرے بعد علیؑ تاویل قرآن پر جنگ کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ امام حق حضرت علیؑ کے وقت میں جن مسلمانوں کے سر پر تلوار چلی اس کی تمام ذمہ داری معاویہ اور حضرت عثمان پر ہے

ارباب انصاف اگر خاندان نبوت حکومت دنیا کا لالچ کرتا تو وہ ابوبکر وعمر کے زمانہ میں بھی جنگ کر سکتا تھا اگرچہ خاندان نبوت حکومت دنیا کو بھی اپنا حق سمجھتا تھا مگر طلب دنیا کی تہمت اور تازہ مسلمانوں کے ارتداد کے خوف سے خاموشی اختیار فرمائی اور جب خود اہل اسلام نے حکومت دنیا اصرار کر کے پیش کی تو خاندان نبوت نے قبول فرمائی مگر بنوامیہ کے پیٹ میں سخت درد اٹھا کیونکہ یہ جدی پشتی دشمن اسلام تھے اور دوسرے کچھ لوگ بنوامیہ کی طرح دشمن اسلام تھے۔ پس سب نے مل کر خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کی خاطر اسلامی حکومت میں تخریب کاری اور بغاوت کر دی اور مجبوراً خاندان نبوت ان کو باغیوں کے خلاف کاروائی کرنی پڑی اور جو باغی قتل ہو گئے یا بچ گئے اور توبہ نہیں کی ہم ان کو کفار سے بھی زیادہ برا جانتے ہیں اور امام حق نے جو ان باغیوں سے جہاد کیا ہے وہ سب سے افضل جہاد تھا اور اس خون ریزی کی تمام تر ذمہ داری معاویہ اور عثمان پر ہے۔

گیارہواں عذر

معاویہ مومنوں کا ماموں تھا

حاکم شام سے اندھی عقیدت رکھنے والے کبھی اپنے اس ماموں جان کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ وہ اعلی حضرت خال المومنین تھے ابوسفیان کی بیٹی معاویہ کی بہن ام حبیبہ نبی کریم کی زوجہ تھی اور ام المومنین تھی۔ پس معاویہ کی بہن جب مومنوں کی ماں بن گئی تو ماں کا بھائی ماموں

ہوتا ہے پس معاویہ ملت مسلمہ کا ماموں جان ہوگیا اور کیا کہنا اس کی شان کا جو تمام عالم اسلام کا ماموں ہے ۔

جواب

زوجہ نبیؐ کی کسی بہن کو مومنین کی خالہ اور بھائی کو ماموں نہ کہا جائے

۱ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ۱۹۹/۲ ذکر مطاعن معاویہ
۲ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۳۰۸/۷ الاحزاب
۳ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۴۹۸/۳ الاحزاب
۴ ۔ اہل سنت کی معتبر فتح القدیر ص ۲۵۴/۴ الاحزاب
۵ ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۹۳/۵ الاحزاب

منہاج کی عبارت { ومن علماء السنۃ من قال لا یطلق علی اخوۃ الازواج انھم اخوال المومنین الخ ۔

ترجمہ : کچھ علماء اہل سنت نے فرمایا ہے کہ نبیؐ کریم کی بیویوں کے بھائیوں کو ماموں اور بہنوں کو خالہ نہ کہا جائے

تفسیر مظہری کی عبارت { لا یقال لبناتھن اخوات المومنین و لاخوتھن واخواتھن اخوال المومنین وخالاتھم

ترجمہ : قاضی ثناء اللہ عثمانی اپنی تفسیر میں آیت وازواجہ امھاتہ

کے ذیل فرماتے ہیں کہ نبیؐ کریم کی بیویوں کی لڑکیوں کو مومنین کی بہنیں نہ کہا جائے اور ازواج النبی کی بہنوں کو اور بھائیوں کو مومنوں کے ماموں اور خالہ نہ کہا جائے۔

نوٹ: ارباب انصاف دنیا میں مضبوط ترین رشتہ ماں باپ اور اولاد کا ہے اور بقول قوم معاویہ یہ رشتہ بھی اگر کسی نبیؐ یا مومن کے ساتھ ہو تو تب فائدہ دے گا۔ جب کہ اس قرابت کے ساتھ ایمان بھی شامل ہو بقول قوم معاویہ نبیؐ کریم کے ماں باپ معاذ اللہ غیر مومن تھے یا نوح کا بیٹا غیر مومن تھا یا لوط نبی اور نوح نبیؐ کی بیویاں اور ہمارے نبیؐ کا چچا ابولہب غیر مومن تھے۔ پس مذکورہ لوگوں کو انبیاء اللہ سے بقول قوم معاویہ رشتہ داری کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

پس معلوم ہوا کہ جب خونی رشتہ کا یہ حال ہے تو باقی قرابت تو ٹوٹ بھی سکتی ہے اور معاویہ کا عالم اسلام کا ماموں ہونا اس کی ایک ٹیڈی بھر قیمت نہیں ہے۔ کیونکہ علماء اہل سنت کا اپنا فیصلہ ہے کہ معاویہ سے جو افضل لوگ تھے مثلاً عبداللہؓ بن عمر، عبدالرحمٰن بن ابی بکران کو مومنوں کا ماموں نہ نہ کہا جائے۔ پس مذکورہ پانچ عدد علماء اہل سنت کے فرمان کی روشنی میں معاویہ کو مومنوں کا ماموں کہنا صحیح نہیں ہے اور اگر کوئی معاویہ کا عقیدت مند بضد ہے کہ معاویہ کو ماموں کہنا ہے تو اسے سوچ لینا چاہیے کہ اس فضیلت میں معاویہ کے ساتھ غیر مسلم بھی شریک ہیں کیونکہ نبیؐ کریم کی ایک زوجہ صفیہ نامی بھی ہے اور صفیہ کا باپ یہودی تھا اور کفر پر مرا تھا پس جو شخص معاویہ کو اپنا ماموں سمجھتا ہے تو اس کو چاہیے کہ صفیہ کے یہودی باپ کو بھی وہ اپنا نانا جان سمجھے۔

جواب ۲

ام حبیبہ کا رشتہ نبی کریم کو معاویہ اور ابوسفیان نے نہیں دیا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۱۴۳ ج۴ ذکر سنہ ۵ ہجری

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص۳۰۴ ج۲ باب فضیلت ابوسفیان

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص۹۴ ذکر ام حبیبہ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص۳۱۵ ذکر ام حبیبہ

اسد الغابہ کی عبارت { وهاجرت الى الحبشه مع زوجها فتنصر عبيد الله ومات بالحبشه نصرانيا وبقيت ام حبيبه مسلمة بارض الحبشه فارسل رسول الله يخطبها الى النجاشي الخ

ترجمہ: ام حبیبہ یعنی رملہ بنت ابی سفیان نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں اس کا شوہر عبیداللہ نصرانی ہو گیا۔ رملہ اسلام پر باقی رہ گئی پھر نبیؐ کریم نے ایک شخص بھیجا اور والی حبشہ سے ام حبیبہ کا رشتہ مانگا اور حاکم حبشہ نے ام حبیبہ کی شادی نبیؐ کریم سے کر دی۔

نوٹ: ارباب انصاف رملہ کا رشتہ ابوسفیان اور معاویہ نے نبیؐ کریم کو اپنے ہاتھوں سے نہیں دیا تھا اور جب یہ رشتہ ہوا تھا اس وقت رملہ کو اپنے باپ اور بھائی سے سخت نفرت تھی۔ کیونکہ ایک مرتبہ ابوسفیان جب کہ کافر تھا مدینہ آ[illegible] رملہ سے بھی ملنے گیا اور مسند نبیؐ پر بیٹھنے کا ارادہ کیا تو

ام حبیبہ نے اپنے باپ کی سخت توہین کی اور اس جگہ نہ بیٹھنے دیا اور کہا کہ تو پلید اور مشرک ہے اور یہ مسند نبیؐ کی ہے واہ واہ ام المومنین ہو تو ایسی ہو کہ جو اپنے مشرک باپ کو بھی مسند نبیؐ پر نہ بیٹھنے دے

محترم قارئین جناب صفیہ تو اپنے مشرک باپ کو بھی کچھ نہ سمجھتی تھی۔ اور معاویہ تو پھر کسی حساب میں نہ رہا اور اگر معاویہ کی عقیدت اس کی قوم کو مجبور کرتی ہے کہ وہ اپنے خال المومنین کہیں تو ہم یوں عرض کرتے ہیں کہ یہ قرآن و سنت سے کہاں ثابت ہے کہ چونکہ معاویہ نے نبیؐ کریم کو بہن دی تھی اس لئے معاویہ کے لئے صحابہ کرام کو اور صلحاء مومنین کو اور اولاد نبیؐ کو اور بی بی عائشہ کو قتل کرنا جائز ہو گیا تھا۔ نیز مکر و فریب اور جھوٹ اور وعدہ خلافی اس کے لئے حلال تھی۔ اگر معاویہ کو ماموں مان بھی لیا جائے تو ماموں اچھا بھی ہوتا ہے اور برا بھی ہو سکتا ہے۔ جو ماموں خاندان نبوتؐ کے خلاف بغاوت کرے اور اولاد نبیؐ کو قتل کرے اور اعلانیہ منبروں پر آل نبیؐ پر لعنت کرائے ایسے ماموں کو کیا کیا جائے۔

اعتراض : ام حبیبہ کا رشتہ نبیؐ کریم سے جیسے بھی ہوا بنو امیہ کی ایک خاتون اور وہ بھی معاویہ کی بہن نبیؐ کریم کی زوجہ تھی اور حضرت علیؑ کے باپ ابو طالب سے نبیؐ کریم نے انکی بیٹی ام ہانی کا رشتہ مانگا تھا اور انہوں نے انکار کیا پس جن کی بیٹی نبیؐ کریم کی زوجہ تھی ان کو ایک ایسا شرف مل گیا جسے حضرت علیؑ اور ان کا باپ حاصل نہ کر سکے۔

جواب :

ارباب انصاف ہیرا پھیری سے کبھی کوئی مسئلہ حل نہ ہوا اور نہ ہی کبھی ہوگا

کو بیٹی اور بہن دینے سے خلافت اور جنت مل سکتی ہے یہ دعویٰ کہ نبیؐ کریم نے رشتہ مانگا تھا اور ابو طالب نے نہ دیا معاویہ خیلوں کا سفید جھوٹ ہے رہا یہ مسئلہ کہ آغاز اسلام میں نبیؐ کریم کی کسی ہاشمیہ خاتون سے جناب ابو طالب نے شادی کیوں نہ کی اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اگر نبیؐ پاک کی شادی حضرت ابوطالب کی کسی بیٹی سے ہو جاتی تو معاویہ خیل ابو طالب کی تمام خدمات اسلامی اور نبیؐ کریم کی حفاظت کی خاطر تمام قربانیاں اس کھاتہ میں ڈال دیتے کہ ابو طالب نے نبیؐ کریم کی حفاظت آنجناب نے اپنا داماد سمجھ کر کی ہیں نا کہ اللہ کا رسولؐ سمجھ کر لہٰذا داماد سمجھ کر ساتھ دینا اس کا سہرا شیخین کے سر پہ ہے اور نبیؐ سمجھ کر جان کی قربانیاں دینا اس کا سہرا بنو ہاشم کے سر ہے اور دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ نبیؐ کریم کی کثرت ازدواج کا سبب معاذ اللہ عیش پرستی نہ تھا بلکہ قبائلِ عرب کی ہمدردیاں حاصل کرنا تھا اسی طرح ہاشمیہ خواتین کے بجائے قبائل میں شادی کرنے کا سبب ان قبائل کی ہمدردیاں حاصل کرنا تھا۔ تیسری وجہ قوم معاویہ کے علماء نے ام ہانی کی زبانی یہ بیان کی ہیں کہ ام ہانی نے نبیؐ کریم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسولؐ اللہ میں آپ کو اپنی آنکھوں سے زیادہ دوست رکھتی ہوں مگر شوہر کا حق زیادہ ہوتا ہے اور مجھے خطرہ ہے کہ مجھ سے کوئی کوتاہی نہ ہو جائے نیز حضرت صدیق نے نبیؐ کریم کو اپنی بیٹی کا رشتہ دیا تھا پھر اس دختر بلند اختر نے جنگ جمل میں شرکت کر کے ابا جان کو جس طرح فضیلت کی دستار بندھوائی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور اسی طرح حضرت فاروق نے نبیؐ کریم کو اپنی دختر عنایت فرمائی تھی اور پھر اس دختر نیک نے اپنی خوش خلقی کا اس طرح مظاہرہ کیا تھا کہ مجسمہ رحمت نبیؐ نے غضبناک ہو کر اس دختر فاروق کو طلاق دے دی اور ام حبیبہ دختر ابو سفیان نے قتل محمد بن ابی بکر کے موقع پہ جس شرافت

شرافت کا ثبوت دیا ہے اس کا ثبوت حضرت عائشہ کی زبانی گزر چکا ہے جناب ابو طالب کی خدمات کا ذکر سبط بن جوزی حنفی نے اپنے تذکرہ خواص الامہ صفحہ میں اس طرح کیا ہے ثم ان ابا طالب قام بنصرۃ رسول اللہ وکفالتہ احسن القیام کہ عبدالمطلب کی وفات کے بعد جناب ابو طالب نے نبی کریمؐ کی مدد اور پرورش کی خدمات بہت اچھی طرح سرانجام دیں فکان معہ لا یفارقہ وکان یحبہ حبا شدیدا اور جناب ابو طالب نبیؐ کریم سے بہت ہی محبت رکھتے تھے اور ان کے ہمراہ ہر وقت رہتے تھے۔

ویقدمہ علی اولادہ ولا ینام الا وھو الی جانبہ اور جناب ابو طالب نبیؐ کریم کو اپنی اولاد سے مقدم رکھتے تھے اور اپنے ساتھ سلاتے تھے اور نبیؐ کریم کی ولادت کے آٹھویں سال سے لے کر بعثت کے دسویں سال تک جو کہ ۴۲ سال کا عرصہ بنتا ہے نبیؐ کریم کی خدمت کا اس عرصہ میں ابو طالب نے حق ادا کر دیا۔

خلاصۃ الکلام نبیؐ کریم کا جناب ابو طالب یا اپنے کسی دوسرے چچا کی لڑکی سے رشتہ نہ ہونا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ بنو ہاشم کی نبی کریم کے ساتھ ہمدردیاں نہیں تھیں۔ لڑکیاں دینے والے تو کئی ہمدرد مل جاتے ہیں مگر جان کی قربانی دینے والے کم ملتے ہیں قوم معاویہ کے مایہ ناز وکیل نے بھی بنو ہاشم اور خصوصاً جناب ابو طالب کی قربانیوں کو تسلیم کیا ہے ابن کثیر دمشقی نے البدایہ والنہایہ صفحہ ۸۴ ج ۳ ذکر شعب ابی طالب میں لکھا ہے۔

فاذا نام الناس امر احد بنیہ او اخوتہ فاضطجعوا علی فراشہ کہ جب لوگ سو جاتے تھے تو ابو طالب اپنے بیٹوں اور بھائیوں کو حکم دیتے کہ وہ نبیؐ کریم کے بستر پر سو جائیں پس آنجناب کے بیٹے یا بھائی نبی کریم کے بستر پر سو جاتے تھے اس کارروائی کا مقصد ظاہر کرتا ہے کہ اگر رات

کے وقت کوئی دشمن مثلاً معاویہ کا باپ ابو سفیان اگر نبیؐ کریم کو قتل کرنے آئے تو ابو طالب چاہتے تھے کہ میرا بیٹا قتل ہو جائے اور نبیؐ کریم محفوظ رہ جائیں پس جو شخص بیٹے جیسی قیمتی شے نبیؐ کریم پہ قربان کر سکتا ہے اس کے سامنے بیٹی کی کوئی قیمت نہیں ہے پس یہ داستان کہ ام ہانی کا رشتہ ابو طالب نے نبیؐ کریم کو دینے سے انکار کیا تھا یہ قوم معاویہ کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے

اعتراض : وکلاء بوزمردان کے دہن گندیدہ کبھی اس طرح بھی خاندان نبوت کے خلاف زہر اگلتے ہیں کہ معاذ اللہ جناب ابو طالب نے توحید اور رسالت کی اور دین اسلام کی تصدیق نہیں کی اور ابو طالب کی نبیؐ کریم کے ساتھ ہمدردی قومی تعصب کی وجہ سے تھی۔

جواب ۱

جناب ابو طالب خدا پرست تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۲۲۳ آل عمران آیت ۱۶۴

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۲۲۶ ذکر تزویج خدیجہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۷۰ ذکر خدیجہ

کشاف کی عبارت { الحمد اللہ الذی لجعلنا من ذریۃ ابراھیم الخ
ترجمہ : حمد ہے اس خدا کی جس نے ہمیں ابراہیم کی ذریت سے بنایا ہے۔

نوٹ : نبیؐ کریم کی شادی ام المومنین حضرت خدیجہ سے ہوئی تھی تو حضرت ابو طالب نے خطبہ نکاح اس طرح پڑھا تھا کہ اس میں اللہ پاک کی حمد و ثناء کی ہے اور اللہ کی حمد و ثناء وہی شخص کرتا ہے جس کا اللہ پاک

پر ایمان ہو پس معلوم ہوا کہ جناب ابو طالب کا خدائے برحق پر ایمان تھا۔

جواب ۲

جناب ابو طالب کا محمدؐ مصطفیٰ کی نبوت پر ایمان ثابت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۸۷ ج۳ ذکر شعیب ابی طالب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفداء ص۱ ذکر عام الحزن

البدایہ کی عبارت { الم تعلموا انا وجدنا محمداً نبیا کموسیٰ خط فی اول الکتب۔

ترجمہ: کیا وہ نہیں جانتے کہ ہم نے محمدؐ مصطفیٰ کو موسیٰ نبی کی طرح برحق نبیؐ پایا ہے اور یہ بات پہلے زمانہ کی کتابوں میں لکھی ہے۔

تاریخ ابو الفدا کی عبارت { ومن شعر ابی طالب مما یدل علی انہ کان صدق قال رسول اللہ ودعوتنی وعلمت انک صادق ولقد صدقت وکنت ثم امینا۔

ترجمہ: جناب ابو طالب کا وہ کلام جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رسول اللہ پر ایمان لائے ہیں وہ کلام یہ ہے کہ ابو طالب نے ایک قصیدہ میں نبیؐ کریم کی تعریف کی اور ایک شعر یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول آپ نے ہمیں (دین حق) کی طرف بلایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ سچے ہیں آپ

اور امین ہیں۔

نوٹ : ارباب انصاف ابوطالب کا مذکورہ کلام اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰؐ کو خدا تعالیٰ کا برحق نبیؐ سمجھتے تھے اور جناب ابوطالبؑ کا اس وقت خدا اور رسول پر ایمان تھا جب کہ شیخین کافر و مشرک تھے اور معاویہ کا تمام خاندان بمعہ اس کی ماں باپ کے بتوں کی پوجا پاٹ کرتے تھے اور کافر و مشرک تھے۔

ارباب انصاف قوم معاویہ پر اس مسئلہ میں آپ ناراض نہ ہوں کیونکہ ان کی تحقیق میں تو نبیؐ کریم کے ماں باپ کو بھی معاف نہیں کیا گیا ان کی مایہ ناز کتاب شرح فقہ اکبر میں ان کے مایہ ناز امام اعظم کا فتویٰ یہ ہے معاذاللہ نبیؐ پاک کے والدین مسلمان نہ تھے۔ اور بنو مروان کی مایہ ناز کتاب معارج النبوۃ ذکر معراج میں لکھا ہے کہ معاذاللہ نبیؐ پاک نے معراج کی رات اپنے والدین کو دوزخ میں جلتے ہوئے دیکھا ہے۔

ارباب انصاف جس قوم نے اپنے نبیؐ پاک کے والدین پر بہتان باندھنے سے دریغ نہیں کیا اس قوم سے حضرت ابوطالب کے بارے میں کوئی نیک امید کیسے کی جاسکتی ہے

نتیجہ بحث : ارباب انصاف طویل بحث کی معذرت اور اصل مطلب کی طرف رجوع فرمادیں۔

نبیؐ کریم کی بیویاں مسلمانوں کی حقیقی مائیں نہیں ہیں بلکہ ازواج النبی صرف حرمت نکاح میں مانند ماں کے ہیں۔ اگر کوئی نادان نبیؐ کریم کی ازواج کو حقیقی ماں کی طرح سمجھتا ہے تو اس کو فکر کرنی چاہیے کہ پھر ازواج نبیؐ مسلمانوں سے پردہ کیوں کرتی تھیں نیز اگر وہ حقیقی ماں کی طرح ہر بات میں ہوں تو لازم

آئے گا کہ بقول قوم مروان عثمان نے اپنی بہنوں سے شادی کی تھی اور طلحہ و زبیر نے اپنی خالہ سے نکاح کیا تھا پس جس طرح طلحہ و زبیر کی بیویاں ان کی خالہ نہیں تھی اسی طرح معاویہ مسلمانوں کا ماموں نہیں تھا۔

ام کلثوم اور رقیہ کے بارے میں قوم معاویہ نے مشہور کر رکھا ہے کہ وہ نبی کریمؐ کی بیٹیاں تھیں اور حضرت عثمان کی بیویاں تھیں اگر معاویہ مسلمانوں کا ماموں تھا تو لازم آیا کہ حضرت عثمان کی بیویاں اس کی بہنیں تھیں نیز اسماء اور ام کلثوم ابوبکر کی بیٹیاں حضرت عائشہ کی بہنیں تھیں اور طلحہ و زبیر کی بیویاں تھیں اگر معاویہ مسلمانوں کا ماموں تھا تو لازم آیا کہ طلحہ اور زبیر کی بیویاں ان دونوں کی خالہ تھیں قوم معاویہ کو دعوت فکر ہے کہ کہاوت مشہور ہے کہ میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھوں ام حبیبہ زوجہ نبیؐ کے بھائی معاویہ کو تو آپ خال المومنین کہتے ہو اور حضرت عائشہ کی بہنوں کو آپ خالۃ المومنین نہیں کہتے اس میں راز کیا ہے ایک یزیدی قاضی ابوبکر نے اپنی کتاب العواصم من القواصم کے صفحہ ۱۱۴ میں طاغیہ شام کی جو صفائی دی ہے کہ بغداد شہر کی مساجد کے دروازوں پہ لکھا ہوا ہے کہ معاویہ خال المومنین ہے۔

پس معلوم ہوا کہ معاویہ حق ہے اور مسلمانوں کا ماموں جان ہے اور ہم جواباً کہتے ہیں کہ بغداد کی مساجد سے مدینہ منورہ کی مسجد افضل ہے اور اس مسجد میں حضرت فاروق کو چھرا گھونپ دیا گیا پس معلوم ہوا کہ وہ چھرا بھی برحق تھا کیونکہ وہ فعل مسجد میں ہوا ہے۔

ارباب انصاف بنو امیہ کے حالات میں مفصل حوالہ جات کے ساتھ اسی رسالہ میں ذکر ہو چکا ہے کہ بنو امیہ محراب مسجد میں شراب کی قئے کرتے تھے۔ جب کنیز کو مردانہ لباس میں محراب مسجد میں کھڑا کر کے نماز کی امامت

کرواتے تھے نیز مساجد کے ممبروں پر خاندان نبوت پر لعنت کرواتے تھے بیچارے غریب اور مظلوم مسلمان ان باتوں کو دیکھ کر مجبوراً خاموش ہو جاتے تھے اس طرح بغداد کی مساجد کے دروازوں پر معاویہ کا نام دیکھ کر خاموش ہو جاتے تھے نیز مسجد سے قرآن پاک افضل ہے اور قرآن پاک میں حمار یا دیگر حرام گوشت حیوانات کا نام اور کفار بادشاہوں کا نام بھی آیا ہے پس اگر کسی نے بغداد کی مساجد کے دروازوں پر معاویہ کا نام لکھا تھا تو اس میں معاویہ کی ٹیڈی پر فضیلت نہیں ہے۔

ام حبیبہ کے علاوہ دوسری ازواج النبیؐ کے بھائیوں کے بارے میں ان کے خال المومنین ہونے کی شہرت نہیں دی جاتی صرف یہ واویلا معاویہ کے بارے میں ہے اس میں جو راز ہے وہ ہمیں معلوم ہے کہ ڈوبتے ہوئے کو تنکے کا سہارا معاویہ کی اور کوئی فضیلت تو ہے نہیں پس خال المومنین ہونے کا سہرا ان کے سر پہ باندھ کر اس کے عقیدت مند خوشیاں منا رہے ہیں۔

معاویہ کے کاتب وحی ہونے کی حقیقت

بارھواں عذر: کبھی وکلاء بنوامیہ اپنے ماموں جان کی یوں بھی ثنائی پیش کرتے ہیں کہ معاویہ کو نبی کریم نے قرآنی آیات لکھنے کا عہدہ سپرد کیا تھا پس نبی کریم نے اس کی دیانتداری پہ بھروسہ کیا تھا اور جس کی دیانت پر رسول خدا بھروسہ کریں اس کو کاتب وحی مقرر کریں اس کی شان کا کیا کہنا۔

جواب ۱۱

وحی لکھنے والے لوگوں کی فہرست میں معاویہ شامل نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص۲۲ ج۹ کتاب فضائل القرآن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۴۵ ج۷ باب کاتب النبی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص۳۰ ج۹ کتاب فضائل القرآن
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لابن کثیر ص۶۶۹ ج۴ ذکر کتاب وحی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۷۰

فتح الباری کی عبارت ؎ وممن کتب فی الجملة الخلفاء الاربعة والزبیر بن العوام وخالد وأبان ابنا سعید بن العاص بن امیه وحنظلة بن الربیع الاسدی ومعیقب ابن ابی فاطمه وعبدالله بن الارقم الزهری وشرحبیل بن حسنة وعبدالله بن رواحة فی آخرین ۔

نوٹ : ارباب انصاف ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں محمود بن احمد عینی نے عمدۃ القاری میں اسی طرح صاحب ارشاد الساری نے بخاری شریف کی کتاب فضائل القرآن باب کاتب النبی میں وحی لکھنے والے لوگوں کی ایک فہرست دی ہے مگر اہل سنت کے ان چوٹی کے علماء نے معاویہ کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا ہے ۔ کیونکہ کسی صحیح روایت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ معاویہ

بھی کاتب وحی تھا اور معاویہ کا مایہ ناز وکیل ابن تیمیہ اپنی کتاب منہاج السنۃ ص ۲۱۴ ج ۲ ذکر مطاعن معاویہ میں طاغیہ شام کی صفائی پیش کرتے ہوئے اس مقام پر بوکھلا گیا ہے اور اپنی پختہ عادت کے مطابق کج بحثی پر اُتر آیا ہے لکھتا ہے کہ معاویہ کے کاتب وحی نہ ہونے پر کیا دلیل ہے۔

ارباب انصاف قوانین مناظرہ کی اور وکلاء معاویہ کی اپنی لکھی ہوئی معتبر کتاب رشیدیہ ص ۱۴ مطبوعہ دیوبند میں لکھا ہے کہ دا لمدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم کہ مدعی وہ ہوتا ہے کہ حکم خبری کا اثبات جس کے ذمہ ہو اور سائل ومانع وہ ہوتا ہے کہ جو اس کا انکار کرے جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہو پس معاویہ کے کاتب وحی ہونے کا دعویٰ معاویہ خیلوں کا ہے اور رافضی صاحبان اس دعوی کو سفید جھوٹ سمجھتے ہیں اور قرآن وسنت سے معاویہ کے کاتب ہونے کا اثبات قوم معاویہ کے ذمہ ہے پھر ابن تیمیہ نے خود منہاج السنہ ص ۲۱۹ ذکر مطاعن معاویہ میں جبار شام کی مذکورہ فرضی فضیلت پر یوں پانی پھیر دیا ہے کہ ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ اہل سنت نے معاویہ کے فضائل کی احادیث روافض کو دکھ پہنچانے کی خاطر بنائی ہیں ارباب انصاف ابن جوزی اور ابن تیمیہ کی مذکورہ مایہ ناز تحقیق کے بعد وکلا معاویہ کا اس کے فضائل شیعوں کے سامنے پیش کرنا بڑے شرم کی بات ہے۔

جواب ۲

معاویہ کاتب وحی نہیں تھا بلکہ کچھ خط لکھے تھے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ج ۳ ص ۴۱۳ ذکر معاویہ

۲ - اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۱۶۷ ج۲ فرش اخبار الکتابہ
۳ - اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ص۳۱۸ ج۲ م محمد بن عثمان ذہبی
۴ - اہل سنت کی معتبر کتاب الوزراء والکتاب ص۱۲ محمد بن عبدوس
۵ - اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ ص۱۷۱

عقد الفرید کی عبارت: فمن اهل هذه الصناعة علی بن ابی طالب وکان مع شرفه ونبله وقرابته من رسول الله یکتب الوحی ثم افضت الیه الخلافة بعد الکتابة وکان خالد بن سعید بن العاص ومعاویه بن ابی سفیان یکتبان بین یدیه فی حوائجه

ترجمہ: فن کتابت کے اہل میں حضرت علیؑ کی ذات گرامی بھی ہے اور آنجناب اپنے شرف وفضیلت اور نبیؐ کریم سے رشتہ داری کے ساتھ ساتھ کاتب وحی بھی تھے اور اس کے بعد منصب خلافت بھی جناب کو پہنچا ہے اور خالد بن سعید اور معاویہ بن ابی سفیان (وحی کے علاوہ) دوسری ضروریات لکھا کرتے تھے۔

الاصابہ کی عبارت: قال المدائنی کان زید بن ثابت یکتب الوحی وکان معاویة یکتب للنبی فیما بینه وبین العرب

ترجمہ: مدائنی کہتا ہے کہ کتابت وحی زید بن ثابت کرتے تھے اور جو خطوط نبیؐ کریم اور عربوں میں جاری ہوتے تھے وہ معاویہ لکھتا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے معاویہ کے بارے میں ہم اس کی قوم کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ معاویہ طلیق بن طلیق ہے اور مؤلفۃ القلوب سے ہے اور فتح مکہ کے بعد اس کے خاندان نے ذلیل ہو کر نبیؐ کریم کے خلاف علانیہ جنگ ختم کی ہے اور مجبور ہو

کر اظہار اسلام کیا ہے اور تقریباً سوا دو سال معاویہ کو ظاہر مسلمان ہوئے گزرے تھے کہ نبیؐ کریم کی وفات ہوگئی محقق مذکورہ قلیل مدت میں معاویہ مکہ سے ہجرت کرکے کب مدینہ میں آیا۔ قرآن پاک کی کب کتابت کی اس کا کوئی صحیح ثبوت اس کی قوم آج تک نہیں پیش کر سکی۔ پس معاویہ کا کاتب وحی ہونا بنو مروان کا بنایا ہوا ایک افسانہ ہے اور اگر بحکم نبیؐ معاویہ نے کوئی ایک آدھ آیت لکھا بھی ہے تو اس میں کوئی فضیلت نہیں ہے کیونکہ معاویہ کے علاوہ اس کی برادری سے ایک شخص اور بھی بقول قوم معاویہ کاتب وحی تھا اور پھر وہ مرتد ہو گیا۔

معاویہ کی برادری سے قرآن لکھنے والا کاتب کافر اور مرتد ہوگیا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۲/۹ باب فضائل قرآن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۴۷/۷ باب کاتب النبی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۴۲۲/۳ ذکر کتاب رسولؐ اللہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۳۰۹/۲ ذکر عبداللہ بن سعد

فتح الباری کی عبارت: اول من کتب له بمکة من قریش عبداللہ بن ابی سرح ثم ارتد ثم عاد الی الاسلام

ترجمہ: قریش سے پہلا شخص جس نے کتابت وحی کی ہے وہ عبداللہ بن سعد ہے پھر یہ شخص کافر اور مرتد ہو گیا اور پھر یہ شخص مسلمان ہو گیا۔

نوٹ : کتاب اہل سنت سیرت حلبیہ ص۳۶ نبیؐ کریم نے ذکر فتح مکہ کے بعد حکم دیا تھا کہ اس عبداللہ بن ابی سرح کو قتل کر دیا جائے اور چونکہ یہ شخص عثمان بن عفان کا رضاعی بھائی تھا پس عثمان نے اس کو چھپا لیا اور کچھ دنوں کے بعد اسے نبیؐ کریم کی خدمت میں حاضر کیا اور معافی طلب کی چونکہ یہ کاتب وحی بڑا کمینہ تھا اور اس نے اسلام اور نبوت کا بہت تمسخر اڑایا تھا اور حضور چاہتے تھے کہ اصحاب میں سے کوئی شخص اٹھے اور معافی سے پہلے اس عبداللہ کو قتل کر دے مگر اصحاب کرام نبیؐ پاک کے اشارہ کا انتظار کرتے رہے کافی دیر کے بعد آنجناب نے اس کو معاف کر دیا۔

ارباب انصاف معاویہ کو کاتب وحی فرض کر کے اس کے وکلاء اس بات پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ معاویہ کی دیانت پر نبیؐ پاک نے بھروسہ کیا اور اس کو کاتب وحی مقرر کیا ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ یہ دعویٰ کہ معاویہ کاتب وحی تھا سفید جھوٹ ہے کیونکہ قرآن و سنت سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا اور بفرض محال اگر نبیؐ پاک نے معاویہ کو کاتب وحی مقرر کیا بھی تھا تو اس چیز سے معاویہ کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ کیونکہ معاویہ سے پہلے عبداللہ بن ابی سرح کتابت وحی کر کے کافر اور مرتد ہو چکا تھا کتابت وحی ایسی چیز نہیں تھی جو آدمی کو اسلام پر رہنے کے لئے مجبور کرتی تھی جبار شام نے صحابہ کرام اور صلحاء مومنین کا قتل عام کیا ہے اور خاندان نبوت پر علانیہ منبروں پر لعنت کروائی ہے اور دین الٰہی میں بدعات جاری کی ہیں اسلام میں عدل و انصاف کا جنازہ نکالا ہے۔ پس معاویہ بھی عبداللہ بن سعد جیسے لوگوں کے کھاتے میں داخل ہے۔ نیز سلاطین وقت ایسے لوگوں کو منشی اور کاتب رکھ لیتے تھے جو لوگ ان سلاطین کے ہم عقیدہ نہیں ہوتے

سے تھے نیز اسی قسم کے اطباء کی خدمات بھی سلاطین حاصل کر لیتے تھے۔ نیز نبی کریم نے مولفۃ القلوب کی خدمات بھی حاصل کی ہیں بفرض محال اگر معاویہ سے نبی کریم نے لیٹر نویسی کی خدمات حاصل کی بھی ہیں تو یہ خدمات اسی طرح کی ہیں جیسے معاویہ عیسائی اطباء کی خدمات حاصل کرتا تھا۔

حضرت عمر نے معاویہ کو حاکم بنایا تھا

تیرھواں عذر: معاویہ کبیر کے وکلاء کبھی جبار شام کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے معاویہ کو شام کا گورنر بنایا تھا اور جناب عمر بڑے دور اندیش تھے آدمی کو چال سے پہچان لیتے تھے۔ پس معلوم ہوا کہ معاویہ کا کردار حضرت عمر کی نگاہ میں پسندیدہ تھا اور اگر کسی کو جناب عمر پسند کر لیں یہ بھی اس کی ایک فضیلت ہے۔

جواب ۱

خالد بن ولید کا ایک مسلمان کو قتل کرنا اور حضرت فاروق کا جناب ابوبکر سے مطالبہ کہ خالد کو عہدہ سے ہٹا دیا جائے

ثبوت:

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صـ۳۲۲ ذکر مالک بن نویرہ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ صفحہ ۲۱۲/۳ سریہ خالد ابی بنی حزیمہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا صفحہ ۱۵۸/۱ اخبار ابی بکر
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر صفحہ ۱۰۸/۵ ذکر خالد
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فوات الوفیات صفحہ ۲۹۶/۲ ذکر مالک
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بن خلکان صفحہ ۲۲۸/۲ ذکر وشیمہ

البدایہ کی عبادت: والمقصود انہ لم یزل عمر بن الخطاب یحرض الصدیق و یذمرہ علی عزل خالد عن الامرۃ قال للصدیق ان فی سیفہ رھقا۔

ترجمہ: جب خالد بن ولید نے ملک بن نویرہ کو قتل کیا تھا تو جناب عمر حضرت صدیق کو اس چیز پر بھڑکاتے تھے کہ خالد کو امیر ہونے کے عہدے سے ہٹا دیں کیونکہ خالد کی تلوار میں جلد بازی تھی۔

تاریخ ابن عساکر کی عبادت: والح علیہ عمر ان یعزل خالد وقال ان فی سیفہ رھقا

ترجمہ: جناب ابوبکر پر حضرت عمر نے زور دیا کہ خالد کو ان کے عہدہ سے ہٹا دیں کیونکہ خالد کی تلوار میں جلدی ہے۔

نوٹ: کچھ تفصیل اس واقعہ کی پہلے گزر چکی ہے کہ بقول قوم معاویہ جناب ابوبکر کے زمانہ میں مالک بن نویرہ صحابی رسولؐ نے ابوبکر کو زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔ جناب ابوبکر نے وصولی زکواۃ کی خاطر بن ولید کو مالک کے پاس بھیجا مالک کی بیوی بہت خوبصورت تھی اور خالد زمانہ کفر سے اس عورت کے عشق میں گرفتار تھا پس خالد نے مالک بن نویرہ سے مرتد ہونے کا الزام لگا کر مالک کو قتل کر دیا اور پھر قتل کے بعد پہلی رات ہی مالک کی بیوی سے

عشق کی آگ کو بجھایا۔ خالد کی اس حرکت کو ساتھ والے صحابہ نے ناپسند کیا اور خالد کے اس ظلم اور برائی کی خبر مرکز میں پہنچائی جناب صدیق نے خالد کو واپس بلایا اور مقدمہ کی تحقیق شروع کی۔

تاریخ ابن خلکان اور دیگر کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ جناب فاروق نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ خالد بن ولید نے زنا کیا ہے اس کو سنگسار کیا جائے اس نے ناحق ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اس سے بدلہ لیا جائے اس کی تلوار میں جلد بازی ہے اس کو امیر لشکر کے عہدے سے ہٹا دیا جائے جناب ابوبکر نے خالد بن ولید کی طرف داری کی اور حضرت عمر کی تمام ہدایات کو ٹھکرا دیا۔ تاریخ ابن عساکر و تاریخ ابوالفدا اور سیرت حلبیہ اور دیگر کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ خود حضرت عمر جب خلیفہ بنے تو ان کی پہلی فتح مبین یہ ہے کہ انہوں نے مالک بن نویرہ صحابی رسولؐ کے قاتل خالد بن ولید کو امیر لشکر ہونے کے عہدہ سے فوراً ہٹا دیا۔

اس خالد بن ولید نے نبیؐ کریم کے زمانہ میں بھی ابی حزیمہ کو قتل کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن قتل کے بعد ابی حزیمہ کی بیوی سے زنا نہیں کیا تھا اور قتل مالک کے بعد اس کی بیوی سے زنا بھی کیا تھا خالد کی پہلی غلطی کے بعد نبیؐ کریم نے مقتولین کی دیت دے کر حضرت علیؑ کو روانہ کیا اور انھوں نے جا کر مقتولین کے ورثہ کو راضی کیا اور خود نبیؐ کریم نے ہاتھ اٹھا کر یہ کلمات ارشاد فرمائے کہ اللھم انی أبرء الیک مما صنع خالد کہ خدایا جو کچھ خالد نے کیا ہے میں اسے تیری بارگاہ میں اپنی برائت پیش کرتا ہوں۔ اور تاریخ ابن عساکر ذکر خالد میں لکھا ہے کہ اس نے حضرت عمر کے سامنے قتل ابی حزیمہ والے جرم سے توبہ بھی کی پھر خالد نے ابوبکر

کے زمانہ میں مالک بن نویرہ کو ناحق قتل کیا اور اس کی بیوی سے زنا بھی کیا اور جناب ابوبکر نے خالد کے خلاف کسی قسم کی کارروائی نہ کی اور نہ ہی اللہ پاک کی بارگاہ میں برأت پیش کی جناب عمر کی تمام ہدایات کو بھی ٹھکرا دیا اور پھر حضرت عمر جب خلیفہ بنے تو فوراً خالد کو امیر لشکر ہونے کے عہدے سے ہٹا دیا بعض نادان لوگوں نے کتب اہل سنت میں خالد کو ہٹانے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ خالد اور عمر بچپن میں کشتی لڑتے تھے اور خالد نے حضرت فاروق بہادر کی ٹانگ توڑ دی تھی۔ پس اس پرانی رنجش کی وجہ سے خالد کو فاروق بہادر نے ہٹا دیا تھا۔

ارباب انصاف اس عذر سے خلیفہ کا فسق لازم آتا ہے۔ صحیح وجہ یہی ہے کہ خالد نے قتل، اور زنا والی غلطی کی تھی۔ کچھ مدت تو خالد ایک خلیفہ کے اجتہاد کی وجہ سے بچ گیا مگر پھر اس کو دوسرے خلیفہ کا اجتہاد لے ڈوبا اور خالد کو اپنے ناحق قتل اور زنا کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑا

نتیجہ بحث

ارباب انصاف آپ کو دعوت فکر ہے کہ خالد بن ولید نے ایک صحابی رسولؐ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور حضرت عمر نے اس کو معاف نہ کیا اور امیر لشکر کے عہدہ سے اس کو ہٹا دیا اور معاویہ کبیر نے عمار بن یاسر سمیت ۶۳ صحابہ کو قتل کیا ہے اور اسی طرح ہزاروں کی تعداد میں صلحاء مومنین کو بھی قتل کیا ہے اور خلیفہ وقت امام برحق کے خلاف بغاوت کی ہے اور خاندان نبوت کی حکومت کو ناکام کرنے کے لئے حکومت اسلامی میں ہر قسم کی تخریب کاری کی ہے فساد فی الارض کیا ہے۔ فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید

کیا ہے آل نبیؐ پر منبروں پر علانیہ لعنت کروائی ہے۔ معاویہ کبیر نے اگر یہ برائیاں حضرت عمر کے وقت میں کیں ہوتیں تو فاروق بہادر معاویہ کو خالد بن ولید کی طرح ہرگز معاف نہ کرتے اور ایک لحظہ کے لئے بھی معاویہ کو گورنری کا عہدہ نہ دیتے چونکہ جرم سے پہلے سزا نہیں دی جاتی اسی لئے تو خدا تعالیٰ نے بھی شیطان جیسے مردود کو پیدا کر دیا مگر جب ابلیس نے خلیفہ برحق کی عظمت کا انکار کیا اور خلیفہ برحق کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا تو خدا نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں پہنا کر دربار رحمت سے نکال دیا خدا جانتا تھا کہ شیطان ایسے ویسے کرتوت کرے گا مگر پھر بھی پیدا کر دیا اور جناب عمر کو تو پورا علم بھی نہیں تھا کہ معاویہ یہ جرائم بھی کرے گا پس اگر حضرت عمر نے معاویہ کو گورنر بنا دیا تھا تو حضرت عمر کے اس فعل سے معاویہ اپنی برائیوں میں جو اس نے حضرت عمر کی موت کے بعد کی ہیں بے قصور نہیں ہے حضرت عمر نے جس طرح خالد بن ولید کو اس کی برائیوں کی وجہ سے حکومت سے نکال دیا تھا اگر معاویہ بھی اپنے کرتوت عمر کے زمانہ میں کرتا تو یقیناً اس کو بھی حضرت فاروق نکال دیتے۔

جواب ۲

معاویہ خبیل قاضی کو حضرت عمر نے قضاوت سے ہٹا دیا تھا

۱:۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۸۴ کتاب الفتن ذکر صفین

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب نصائح الکافیہ صفحہ ۱۷۳
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مسند ابن ابی شیبہ

نصائح اور کنز کی عبارت { قال ابن ابی شیبہ حدثنا ابن فضیل عن عطار ان قاضیا من قضاۃ الشام اتی عمر فقال رایت رویا افظعتنی ... فقال عمر فانطلق فواللہ لا تعمل لی عملا ابدا قال عطا فبلغنی انہ یعنی القاضی اطعرول قتل مع معاویہ بصفین ـ

ترجمہ : اہل سنت کے محدث اعظم ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر کے پاس صوبہ شام کے قاضیوں میں سے ایک قاضی آیا اور عرض کی کہ میں نے ایک ایسا خواب دیکھا ہے کہ جس نے مجھے ڈرا دیا ہے عمر نے پوچھا کہ وہ خواب کیا ہے قاضی نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ چاند اور سورج آپس میں جنگ کر رہے ہیں اور آدھے ستارے ایک کے ساتھ ہیں اور آدھے دوسرے کے ساتھ ہیں جناب عمر نے پوچھا کہ تو نے کس کا ساتھ دیا ہے ۔ قاضی نے کہا کہ میں نے چاند کا ساتھ دیا ہے اور سورج کے خلاف جنگ کی ہے ۔ جناب عمر نے اس آیت کی تلاوت کی وجعلنا اللیل والنہار آیتین الخ کہ اللہ فرماتا ہے کہ ہم نے رات اور دن کو اپنی قدرت کی نشانیاں بنایا ہے ۔ پس ہم نے رات والی نشانی کو مٹایا ہے اور دن والی نشانی کو روشن بنایا ہے ۔ حضرت عمر نے کہا کہ تو نے مٹنے والی نشانی کا ساتھ دیا ہے۔

پس تو چلا جا خدا کی قسم تو میری طرف سے کبھی بھی میری حکومت میں کسی عہدے پر فائض نہیں ہو گا عطار بن السائب فرماتے ہیں کہ مجھے

ہے کہ وہ قاضی جنگ صفین میں معاویہ کے لشکر میں تھا اور قتل ہو گیا
(اختصار کی مجبوری کے باعث عربی عبارت کم دی ہے)

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جس قاضی کے خواب سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معاویہ کے ساتھ مل کر خاندان نبوت کے خلاف بغاوت کر کے صحابہ کرام اور صلحاء مومنین کو قتل کرے گا جناب عمر نے اس قاضی کو ہمیشہ کے لیے اپنی حکومت میں کسی عہدے پر فائض ہونے سے محروم کر دیا پس حضرت عمر یہ کس طرح گوارا فرماتے کہ رئیس فرقہ باغیہ کو وہ گورنر بنائیں اگر ان کو پتہ چل جاتا کہ معاویہ کبیر عمار بن یاسر سمیت ۶۲ صحابہ کرام کا قاتل ہے۔

پس طاغیہ شام کی گورنری جناب عمر کے ہاتھوں اسی طرح انجام پائی ہے جس طرح فرعون، شداد، نمرود کی خلافت اللہ تعالیٰ کی قدرت سے سرانجام پائی ہے مطلب یہ ہے کہ جرم سے پہلے سزا نہیں دی جاتی۔ معاویہ کبیر کے ظالمانہ کارنامے حضرت عمر کی موت کے بعد واقع ہوئے ہیں کتاب اہل سنت ہدایہ شریف ص ۱۳۴/۳ کتاب ادب القاضی میں صاف لکھا ہے کہ ظالم بادشاہ کی طرف سے قاضی بننا جائز ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے معاویہ کی طرف قضاوت قبول کی تھی اور حق حضرت علیؑ کے ساتھ تھا۔ پس اہل سنت کے مایہ ناز عالم کی تحقیق کی رو سے معاویہ کبیر بادشاہ بھی تھا اور ظالم بھی تھا۔

جواب ع۲

جناب عمر اور صحابہ کرام اور خاندان نبوت معاویہ کبیر کو خلافت کے لائق نہیں سمجھتے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص۲۱۲ ج۵ ذکر معاویہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص۲۰۲ ذکر مطاعن معاویہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۳۰۱ ج۴ ذکر فتح مکہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص۲۴۰ ج۲ ذکر اخبار عمرو معاویہ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب خوارزمی ص۱۸۱ ذکر قتال اہل شام
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص۱۸۵ ج۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ ص۵۳ ذکر صلح امام حسنؑ
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات الکبری لابن سعد ص۲۴۲ ج۳ ذکر وفات عمر
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست ص۱۷
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص۴۰۲ ج۲ ذکر عبدالرحمن بن غنم
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح حدیدی ص۳۰ ج۴ ص۲۴۸ ج۱
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری کتاب الاحکام باب الاستخلاف

اسد اور فتح کی عبادت } عن عمر انه قال هذا الامر فی بدر ثم فی اهل احد ثم فی کذا و کذا ولیس فیها لطلیق ولا ولد طلیق ولا لمسلمة الفتح شیٔ۔

ترجمہ: جناب عمر فرماتے ہیں کہ یہ امر خلافت کبریٰ اہل بدر میں اور پھر اہل احد میں رہے گا اور جو فتح مکہ کے بعد مجبوراً مسلمان ہوئے تھے اور نبی کریم نے ان کو آزاد کیا تھا ان کا اور ان کی اولاد کا خلافت میں کوئی حق نہیں ہے

منہاج السنۃ کی عبارت } اما قوله الطلیق ابن الطلیق فهذا لیس نعت ذم فان الطلقاء هم مسلمة الفتح الذین اسلموا عام فتح مكة واطلقهم

ترجمہ: ابن تیمیہ علامہ حلی کے جواب میں کہتا ہے کہ معاویہ کا طلیق ابن طلیق ہونا یہ صفت مذمت نہیں ہے کیونکہ طلقاء وہ لوگ تھے جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوئے تھے اور نبیؐ کریم نے بجائے ان کو غلام بنانے کے آزاد کر دیا تھا۔

البدایہ کی عبارت } قال النبیؐ اذهبو فانتم الطلقاء کہ نبیؐ کریم نے فتح مکہ کے وقت ابو سفیان اور اس کی اولاد سے کہا تھا کہ تم جاؤ میں تمھیں غلامی میں نہیں رکھتا تم میرے آزاد کردہ ہو۔

نوٹ: البدایہ اور عقد الفرید میں لکھا ہے کہ معاویہ طلیق ہے اور مناقب میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے معاویہ سے کہا تھا کہ تجھے خلافت کا کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ تو طلیق ابن طلیق ہے خلاصہ وکیل معاویہ ابن تیمیہ نے تسلیم کیا ہے کہ معاویہ طلیق ابن طلیق ہے اور حضرت عمر نے فیصلہ دیا ہے کہ جو طلیق ابن طلیق ہے خلافت میں اس کا حصہ نہیں ہے پس

جناب امیر کی شہادت کے بعد یا صلح امام حسنؑ کے بعد معاویہ کا دعوے خلافت کرنا بقول جناب امیر عمر یہ جھوٹا دعویٰ ہے اور حضرت عمر نے معاویہ کو حاکم شام بنایا تھا نہ کہ خلیفۃ المسلمین بنایا تھا اور کتاب اہل سنت الاصابہ صفحہ ۴۱۴ ج ۳ ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ معاویہ حاکم شام تھا اور حضرت عمر نے ایک مرتبہ معاویہ پر ایک اعلیٰ پوشاک دیکھ کر ان کو کوڑے مارے تھے۔ نیز اسد الغابہ، الاصابہ، الاستیعاب اور البدایہ ان کتب اہل سنت میں ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ جناب عمر معاویہ کو ایک کافر بادشاہ کسریٰ سے تشبیہ دیتے تھے اور البدایہ ذکر معاویہ میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ حکومت معاویہ کو حکومت فرعون سے تشبیہ دیتی تھیں۔

خود نبی کریمؐ نے معاویہ اور بنو امیہ اور بنو مروان کی حکومت کو بندروں کے ناچ سے تشبیہ دی ہے پس حکومت معاویہ کو خلافت نبوی کا حکم دینا عالم اسلام کے لئے شرم کی بات ہے۔ نصائح الکافیہ صفحہ ۱۰۳ میں لکھا ہے کہ جناب عمر نے جب سعد بن ابی وقاص کو کوفہ کی گورنری سے ہٹا کر مغیرہ بن شعبہ کو حاکم بنایا تھا تو حذیفہ نے کہا کہ آپ نے ایک بدکار سے مدد حاصل کی ہے حضرت عمر نے کہا کہ میں نے مغیرہ کی قوت سے مدد حاصل کی ہے۔

خلاصہ۔ حدیث گزر چکی ہے کہ خدا اس دین کی مدد بدکار مرد سے بھی حاصل کرے گا۔ صوبہ شام سرحدی علاقہ تھا اور مکار دشمن کا بارڈر اس سے ملا ہوا تھا اور جناب معاویہ بھی فن کاری کے بہت بڑے پہلوان تھے پس جناب عمر نے معاویہ کو حاکم شام بنا کر ایک مخالف اسلام کی مکاری کو دوسرے دشمن اسلام کی مکاری سے ٹکرا دیا اور یہ تمام بحث اہل سنت دوستوں کی تسلی کے لئے ہے جہاں تک میری رافضی برادری کا تعلق ہے

وہ یہ کہتے ہیں کہ جناب عمر کی اپنی خلافت اور معاویہ کو حاکم بنانا دونوں کام درست نہیں ہیں۔

وکلاء معاویہ کو دعوت انصاف

حضرت عمر نے معاویہ کو حاکم شام بنایا تھا پھر حضرت عمر وفات پا گئے پھر حضرت عثمان کا زمانہ آیا اور گزر گیا۔ پھر حضرت علیؑ کا زمانہ آیا اور نواصب کے بزرگوں نے حضرت علیؑ کو بادشاہ تسلیم کیا اس وقت معاویہ نے حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کر دی اور پھر یہ بغاوت اس حد کو پہنچ گئی کہ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد معاویہ حضرت علیؑ اور دیگر خاندان نبوت پر برملا منبروں پر لعنت کرواتا رہا کیا کوئی سنی باور کرتا ہے کہ معاویہ کے اس فعل پر حضرت عمر راضی تھے۔ حضرت عمر تو اس وقت مر چکے تھے۔

پس وفات عمر کے بعد معاویہ نے ایسے کام کئے ہیں جیسے اس کا ایمان اور عدالت باقی نہ رہا، نبیؐ کریم نے کچھ لوگوں کو مسلمان بنایا۔ مگر حدیث حوض اور ارتد صحابہ گواہ ہے کہ وہ اصحاب اسلام سے پھر گئے اسی طرح حضرت عمر نے معاویہ کو حاکم بنایا۔ مگر معاویہ حضرت عمر کے بعد اپنے کردار کی وجہ سے حدیث حوض کی زد میں آگیا۔

حضرت علیؑ اور معاویہ دونوں قریش سے تھے

پچودھواں عذر: معاویہ اور امیر المومنین علیؑ شرافت نسبی میں

برابر تھے۔ دکلاد بنو مروان اس حاکم شام کی جو نکاح جماعت سے پیدا ہوا ہے کبھی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ حضرت عبد مناف میں جو نبیؐ کریم کے دادا تھے معاویہ اور حضرت علیؑ نسب نامہ میں مل جاتے کیونکہ عبدالشمس معاویہ کا دادا اور حضرت ہاشم مولیٰ علیؑ کا دادا یہ دونوں جناب عبد مناف کے بیٹے تھے پس جب معاویہ اور علیؑ ایک دادا کی نسل سے ہیں تو معاویہ شرافت نسب میں حضرت علیؑ کے برابر ہو گئے اور روافض کے دل پر چھری چل گئی۔

جواب ۱

بنو امیہ شجرہ ملعونہ تھے

۱- عالم اسلام کی مایہ ناز کتاب قرآن پاک پ ۱۵ س اسرا۔ آیت ۶۰
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۵ ص ۱۱۴ س اسرا
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۱۹۱ ج ۴ س اسرا
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۵۱۰ ج ۱ باب عرض قریش علیہ اشیاد
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۱۶ ج ۱۱ ذکر سنہ ۲۸۴
۶- اہل سنت کی معتبر تفسیر روح المعانی ص ۱۰۷ ج ۱۵ اسرا

وما جعلنا الرءیا التی اریناک الا فتنۃ للناس والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن ط ونخوفھم فما یزیدھم الا طغیانا کبیرا"

ترجمہ: اور ہم نے جو خواب دکھایا ہے آپ کو اور جو لوگ مثل لعنتی درخت کے ہیں قرآن میں یہ فتنہ لوگوں کے لئے اور لعنتی درخت

کی مثل اور لوگوں کو ہم ڈراتے ہیں اور یہ لوگ بڑی سرکشی میں ہی زیادہ ہوتے

تفسیر کبیر کی عبارت | قال ابن عباس الشجرة الملعونة بنو امیۃ وفی درمنثور قالت عائشة لمروان سمعت رسول اللہ یقول لابیک انکم الشجرة الملعونة فی القرآن -

ترجمہ: جناب ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں جن لوگوں کو لعنتی درخت کہا گیا ہے وہ بنو امیہ ہیں اور تفسیر الدرالمنثور میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ نے مروان سے کہا تھا کہ میں نے نبیؐ پاک سے سنا تھا کہ حضور تیرے باپ حکم کو کہہ رہے تھے کہ تم بنو امیہ کو قرآن پاک میں لعنتی درخت سے مشابہ قرار دیا گیا ہے -

تفسیر روح المعانی کی عبارت | اختصار کی خاطر صرف ترجمہ پیش کرتے ہیں مفسرین نے کہا ہے کہ لعنتی درخت سے مراد بنو امیہ ہیں اور بنو امیہ کے خلفاء کی حکومت کو قرآن پاک نے فتنہ سے تعبیر کیا ہے کیونکہ وہ خلفاء اور ان کے نائب ظالم تھے اور راہ حق سے ہٹ گئے تھے اور اس آیت میں ان کی مذمت میں مبالغہ کیا گیا ہے اور ان پر لعنت کی گئی ہے کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے خون کو ناحق گرایا ہے اور ان کی عزت و ناموس کو برباد کیا اور ان کے اموال کو غصب کیا ہے اور دین خدا میں بدعات جاری کی ہیں اور خلفا بنو امیہ نے ایسی ایسی برائیاں کی ہیں جن کو مسلمان کبھی نہیں بھلا سکتے - پس بنو امیہ پر قرآن پاک میں شیعوں کے عقیدہ کے مطابق بالمخصوص لعنت آئی ہے اور ہم اہل سنت کے عقیدہ میں ان پر بالعموم لعنت آئی ہے کیونکہ جو شخص خدا اور رسول کو اذیت دے اس پر آیت قرآن میں لعنت آئی ہے اور اس میں بنو امیہ سب سے پہلے داخل ہیں -

نوٹ : ہم نے اپنی کتاب "بغاوت بنو امیہ اور معاویہ" میں اس مبحث کو تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ بنو امیہ لعنتی درخت ہیں پس جس خاندان کو قرآن پاک نے لعنتی درخت کا خطاب دیا ہے وہ قبیلہ خاندان نبوت کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عالم اسلام کو دعوت فکر شجرہ خبیثہ کیا ہے؟

قرآن پاک پ ۱۳ سورہ ابراہیم آیت ۲۴۔

و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ ن اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار

ترجمہ : اور مثال گندے کلمہ کی خبیث درخت کی ہے جسے زمین سے اکھاڑ دیا جائے گا کیونکہ اس درخت کو قرار نہیں ہے۔

سنی عالم کا فیصلہ کہ شجرہ خبیثہ بنو امیہ ہیں

ثبوت۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۱۵/۱۳ سورہ ابراہیم

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب

روح المعانی کی عبارت } وفی بعض الروایات اہل السنۃ ما یعکر علی تفسیر الشجرۃ الخبیثۃ بنی امیۃ و اقوال بنی امیہ التی یستحقون بھا ما یستحقون غنیۃ نفیسۃ عند الطوائف والمخالف۔

ترجمہ : اہل سنت کے بلند پایہ یہ عالم شہاب الدین الشافعی فرماتے ہیں کہ اہل تشیع کے عقیدہ میں شجرہ طیبہ سے مراد خاندان نبوت ہے اور شجرہ خبیثہ سے مراد بنو امیہ ہیں اور اہل سنت کی بعض روایات بھی یہی بتاتی ہیں کہ خبیث درخت سے مراد خاندان بنو امیہ ہے اور بنو امیہ اپنے جن حالات اور بدکاریوں کی وجہ سے مذمت کی لائق ہیں۔ ان کے موافق اور مخالف سے چھپے ہوئے نہیں ہیں

نوٹ : ہمارے رسالہ "بغاوت بنو امیہ اور معاویہ" میں تفصیل سے حوالہ جات بیان ہو چکے ہیں کہ نبیؐ کریم نے جب وفات پائی تو آنجناب خاندان بنو امیہ کو ناپسند کرتے تھے بلکہ ان کو اپنا دشمن جانتے تھے اور حضرت عمر کہتے ہیں کہ بنو امیہ عرب کا بدترین قبیلہ ہے۔

ارباب انصاف عرب کے جس قبیلہ کو قرآن پاک میں لعنتی درخت اور خبیث درخت کہا گیا ہے اور حدیث شریف میں جس قبیلہ کو دشمن رسولؐ کا خطاب ملا ہے اور حضرت فاروق جس خاندان کو عرب کا بدترین خاندان سمجھتے تھے ایسے قبیلہ کو خاندان نبوت سے شرافت نسبی میں برابر سمجھنا قرآن و سنت سے یا ناواقفیت ہے اور یا در باطن بغاوت ہے پس معاویہ جو کہ بنو امیہ قبیلہ سے ہے شرافت نسبی میں حضرت علیؑ کے برابر نہیں ہے کیونکہ حضرت علیؑ بنو آدم کے افضل اور اشرف اور سردار قبیلہ بنو ہاشم سے ہیں۔

بنو آدم میں زیادہ شرف اور فضیلت والا قبیلہ بنو ہاشم ہے

ثبوت :

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۷۸/۲ کتاب الفضائل

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۲۴۲ باب المناقب

۳- اہل سنت کی معتبر الشفاء ص ۴۷ م قاضی عیاض

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۲۷۹/۱ ذکر نسب نبیؐ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۴۶/۱ ذکر نسب النبیؐ

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ص ۲۰/۱ ذکر نسب النبیؐ

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت نبویہ لابن کثیر ص ۱۹۱/۱ نسب النبی

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۷/۲ نسب النبیؐ

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب دلائل النبوۃ ص ۲۵ نسب النبیؐ

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب صفۃ الصفوۃ ص ۱۲/۱ نسب النبیؐ

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب المواہب اللدنیۃ ص ۱۶/۱ نسب النبی

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۶/۲ باب فضائل النبی

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۴۸/۹ کتاب المناقب

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۵۲۹/۹ کتاب المناقب

صحیح مسلم کی عبارت } قال سمعت رسول اللہ ان اللہ اصطفیٰ کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفیٰ قریشا من کنانۃ واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم۔

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ نبیؐ پاک نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل سے قبیلہ کنانہ کو چنا ہے اور کنانہ سے قبیلہ قریش کو چنا ہے قریش سے قبیلہ بنو ہاشم کو چنا ہے اور بنو ہاشم سے میری ذات کو چنا ہے

نوٹ: ارباب انصاف بے شک معیار فضیلت تقویٰ اور پرہیزگاری

ہے مگر یہ معیار بھی بنو ہاشم میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور مذکورہ چودہ عدد کتب علماء اہل سنت کی لکھی ہوئیں اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ قبیلہ بنو ہاشم کو خدا تعالیٰ نے اسی طرح فضیلت بخشی ہے جس طرح قرآن پاک گواہ ہے اللہ پاک گواہ ہے کہ اللہ پاک نے اولاد آدم کو دوسروں پر اور ابراہیم اور آل ابراہیم کو غیروں پر فضیلت عطا کی ہے اور بے چارے معاویہ کو جو بنو امیہ سے ہے فخر بنو ہاشم حضرت علیؑ کے ساتھ شرافت نسب میں برابر سمجھنا بہت بڑی بے انصافی ہے۔ ایک شخص کو جو کہ اسلام کا باغی ہے قرآن سے باغی ہے خدا رسولؐ سے باغی ہے اس کو امیر المومنین حضرت علیؑ کے برابر سمجھنا۔ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

جواب ۲

بنو امیہ کو نبی کریمؐ شرافت نسب میں بنو ہاشم کے برابر نہیں سمجھتے تھے

ثبوت :

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۵ ص ۱۳۷ کتاب المغازی باب غزوہ خیبر

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص ۱۴۵ کتاب الفئی باب مواضع خمس

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی ص ۱۳۰ کتاب قسم الفئی

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صـ۲۱۲ باب قسمۃ الخمس
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری صـ۳۱۵/۸ باب غزوہ خیبر
۶- اہل سنت کی معتبر فتح الباری صـ۴۸۴/۷ باب غزوہ خیبر۔

صحیح بخاری کی عبارۃ } عن سعید بن المسیب ان جبیر بن مطعم اخبرہ قال مشیت انا و عثمان بن عفان الی النبی فقلنا اعطیت بنی المطلب من خمس خیبر و ترکتنا و نحن بمنزلۃ واحدۃ منک۔۔ فقال انما ھاشم و بنو المطلب شئ واحد قال جبیر ولم یقسم النبیؐ عبد الشمس و بنی نوفل شئاً

ترجمہ: جبیر بن مطعم کہتا ہے کہ میں اور عثمان بن عفان نبی کریم کی خدمت میں گئے اور عرض کی کہ آپ نے خمس خیبر بنو مطلب کو دیا ہے اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ ہم اور وہ آپ سے ایک نسبت رکھتے ہیں۔ آنجناب نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہی شئ ہیں جبیر صحابی کہتا ہے کہ نبیؐ پاک نے بنو عبد الشمس اور بنو نوفل کو کچھ بھی خمس خیبر سے نہ دیا۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ عبد الشمس کی اولاد عزت و شرف میں نبیؐ کریم کی نگاہ میں برابر نہ تھی بلکہ حضرت عثمان بھی کسی چھوٹے سے چھوٹے ہاشمی کے برابر نہ تھے اور جب امیر عثمان کا یہ حال ہے تو معاویہ کبیر تو کسی کھاتے میں نہ رہا۔